اُمہاتُ المؤمنین، بناتِ رسول اور دیگر چند صحابیات رضی اللہ عنہن کا تعارف
اور ان کی مبارک زندگی کے مختصر اور جامع احوال

جنّتی خواتین

صفحات: 172

بیانات: خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت
حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عُبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ

جنّتی خواتین

بیانات

جانشینِ امیرِاہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابواُسید عُبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتُہمُ العالیہ

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ

المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

عنوان

جنتی خواتین

موضوع

سیرت

بیانات

دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ

جانشینِ امیرِ اہلِ سنَّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عُبید رضا عطاری مدنی

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ

المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)

صفحات

172

ٹوٹل تعداد

5000

Islamic Research Centre

پہلی اشاعت

محرم الحرام 1447ھ، جون 2025ء

تعداد: 5000

جملہ حقوق بحق مکتبۃ المدینہ محفوظ ہیں

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

QR CODE

اِن بیانات کو سننے اور دیکھنے کے لئے نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ جانشینِ امیرِ اہلِ سنَّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عُبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک بآسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۱ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۴۶ھ — حوالہ نمبر: ۳۰۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "جنَّتی خواتین" پر مجلس تَفتیشِ کُتُب و رَسائل کی جانِب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مَسائل اور عَربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تَفتیشِ کُتُب ورَسائل (دعوتِ اسلامی)

19-05-2025

UAN: +92211111252692, Ext : 1144, :92-313-1139278, Ext : 9223

www.dawateislami.net www.maktabatulmadinah.com

ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadinah.com

یادداشت

دَورانِ مُطالَعہ ضَرور تاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے، اِن شاءَاللہ عِلم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حدیثِ پاک "اِلٰہی ہمیں جنّت عطا فرما" کے 18 حُرُوف کی نِسبت سے اِس کتاب کو پڑھنے کی 18 نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجمِ کبیر، 6/185، حدیث:5942)

مَدَنی پھول: جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1) ہر بار حَمد و (2) صلٰوۃ اور (3) تعَوُّذ و (4) تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اِس صفحے کی اِبتدا میں دی گئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) (5) رِضائے اِلٰہی کے لئے اوّل تا آخر اِس کتاب کا مُطالعہ کروں گا (6) حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور (7) قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا (8) جہاں اللہ کا نامِ پاک آئے گا وہاں پاک اور (9) جہاں سرکار کا اِسمِ مُبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا (10) عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/335، حدیث:1075) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے صحابیات کے واقعات پڑھ کر اور دوسروں کو سنا کر ذِکر صالحین کی برکتیں حاصل کروں گا (11) اِن صالحات کی سیرت و کردار کے ذَریعے اپنی اِصلاح کرنے کی کوشش کروں گا (12) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کرام سے پوچھ لوں گا (13) کتاب مکمّل پڑھنے کے لئے بہ نیتِ حصولِ علمِ دِین روزانہ چند صفحات پڑھ کر علمِ دِین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا (14) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی تَرغیب دِلاؤں گا (15) اِس حدیثِ پاک: تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، 2/407، حدیث:1737) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حَسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا (16) اِس کتاب کے مُطالعے کا ثواب ساری اُمَّت کو اِیصال کروں گا۔ (17) ذاتی نسخے پر "یادداشت" والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا (18) کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Center)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو درست اسلامی لٹریچر پہنچانے اور اس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ 1424ھ / جولائی 2003ء کو اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اہلِ سنّت، بانی دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ چھ 6 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 126 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2024ء تک اس کے 30 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی و شافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیا وعلما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت (16) شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ ماہنامہ خواتین (18) شعبہ پیغاماتِ عطّار (19) شعبہ دینی کاموں کی تحریرات (20) دعوتِ اسلامی کے شب وروز (21) شعبہ بچّوں کی دنیا (22) شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (23) شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (24) شعبہ رابطہ برائے مصنفین

و محققین (25)شعبہ انتظامی امور (26)شعبہ تنظیمی رسائل (27)شعبہ جات کورسز کا نصاب (28)شعبہ میڈیاکانٹینٹ(29)شعبہ خود کفالت(30)شعبہ لغت۔

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں:☆ باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔ ☆ قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔ ☆ افادۂ خواص و عوام کے لئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆ سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆ اہل بیت و صحابہ کرام اور علما و بزرگانِ دین کی حیات وخدمات سے آگاہ کرنا۔ ☆ بزرگوں کی کتب ورسائل جدید منہج واسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆ نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا۔ ☆ دِینی و دُنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ واساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات وحواشی کے ساتھ شائع کرکے ان کی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اُصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین واساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین وایمان کی حفاظت کے لئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

تاریخ: 8 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / 15 جون 2024ء

www.dawateislami.net

مختصر فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
11	اُمُّ الْمُؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	1
18	اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	2
24	اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَودہ بنتِ زَمعہ رضی اللہ عنہا	3
29	اُمُّ الْمُؤمنین حضرت اُمِّ حَبیبہ رضی اللہ عنہا	4
34	اُمُّ الْمُؤمنین حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا	5
40	اُمُّ الْمُؤمنین حضرت اُمِّ سَلمہ رضی اللہ عنہا	6
47	اُمُّ الْمومنین حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا	7
52	اُمُّ الْمُؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	8
57	اُمُّ الْمومنین حضرت میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا	9
62	اُمُّ الْمُؤمنین حضرت حَفصہ رضی اللہُ عنہا	10
67	اُمُّ الْمُؤمنین حضرت صَفیہ رضی اللہُ عنہا	11
72	حضرت زینب بنتِ رسول اللہ رضی اللہ عنہا	12
78	حضرت رُقیہ بنتِ رسول اللہ رضی اللہ عنہا	13
83	حضرت اُمِّ کلثوم بنتِ رسول اللہ رضی اللہ عنہا	14
88	خاتونِ جنَّت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا	15

www.dawateislami.net

16	حضرت فاطمہ بنتِ اَسد رضی اللہ عنہا	94
17	حضرت اَسماء بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا	100
18	حضرت سُمَیّہ بنتِ خُبّاط رضی اللہ عنہا	105
19	حضرت رُبیع بنتِ مُعَوَّذ رضی اللہ عنہا	109
20	حضرت فُرَیْعہ بنتِ مالک رضی اللہ عنہا	113
21	حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ عنہا	118
22	حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا	123
23	حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا	127
24	حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا	131
25	حضرت اُمِّ رومان رضی اللہ عنہا	135
26	حضرت اُمِّ زُفَر رضی اللہ عنہا	139
27	حضرت اُمِّ سُلیم اَنصاریہ رضی اللہ عنہا	143
28	حضرتِ اُمِّ منذر رضی اللہ عنہا	148
29	حضرت اُمِّ وَرَقہ بنتِ نوفل رضی اللہ عنہا	153
30	حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہ عنہا	158
31	مَصادر و مراجع	162
32	تفصیلی فہرست	165

www.dawateislami.net

پہلے اِسے پڑھئے

نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے ،اِن کا ذِکرِ خیر بے چین دِلوں کے لیے راحت کا سامان ہوتا ہے، ان کے حالاتِ زندگی پڑھنے اور سننے سے گناہوں سے توبہ کی توفیق ملتی ہے اور نیکیوں کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ تاریخِ اسلام میں جس طرح بہت سے ایسے مَردوں کا تذکرہ ملتاہے کہ جن کی زندگی خوفِ خدا، عشقِ مصطفےٰ اور تقویٰ وپرہیز گاری کا عملی نمونہ تھی اِسی طرح بہت سی ایسی خواتین کا ذِکرِ خیر بھی ملتاہے کہ جنھوں نے اپنی زندگی کے شب وروز اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی اِطاعت وفرمانبرداری میں گزارے۔ ان کی مبارک زندگی بعد میں آنے والی خواتین کے لیے آئیڈیل کی حیثیت رکھتی ہے۔ آج کے اِس ماڈرن دور میں جب معاشرے میں فیشن پرستی اور بے پردگی بڑی تیزی سے عام ہوتی چلی جارہی ہے اگر خواتین ان بزرگ خواتینِ اسلام کو اپنا آئیڈیل بنا لیں تو دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل کر سکتی ہیں۔

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی سلمہ الغنی نے مدنی چینل کے سلسلے ”جنّت کی خوش خبری پانے والی خواتین“میں اُمہاتُ المؤمنین، بناتِ رسول اور دِیگر چند صحابیات رضی اللہ عنہن کا تعارف اور ان کی مبارک زندگی کے اَحوال کو مختصر اور جامع طور پر بیان فرمایاہے۔ اِس سلسلے کی افادیت کے پیشِ نظر اسے کتابی صورت میں مُرتب کیا گیاہے۔ اسے مُرتب کرنے کی سعادت مولانا عبد الماجد مدنی، مولانا محمد عدیل ذاکر مدنی اور مولانا محمد احمد مدنی نے حاصل کی ہے جبکہ تخریج وتفتیش کا کام مولانا محمد رمضان مدنی نے سرانجام دیاہے۔ اِس کتاب کا مطالعہ کرنے سے جہاں ان بزرگ خواتین کی مبارک سیرت کے بارے میں آگاہی حاصل ہوگی وہاں اِن شاءَ اللہ جنّت میں لے جانے والے اَعمال کرنے کا جذبہ بھی بڑھے گا۔ اللہ پاک اِس کتاب کو پڑھنے والوں کے لیے ہدایت کا ذَریعہ بنائے۔ اٰمین بجاہِ خاتَمِ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ خدیجةُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ان خوش نصیب خاتون کے بارے میں سنیں گے کہ جن کے ذِکر سے دِل عقیدت سے جھک جاتا ہے، جو اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہمدرد و غم گسار، رَفیقۂ حیات، خاتونِ جنَّت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی امی جان، سردارانِ نوجوانانِ جنَّت حضراتِ حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما کی نانی جان، جنہیں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبانِ حق ترجمان سے جنّتی ہونے کی بشارت ملی، وہ پہلی خوش نصیب خاتون وفا کی تصویر، پاکیزہ وبلند کردار کی مالکہ، عقل و دانش، فہم و فراست اور جود و سخا کی پیکر، جنہیں خواتین میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا، جن کے لیے اللہ پاک نے آسمان سے جبریلِ امین علیہ السّلام کے ذَریعے سلام بھیجا، جن کے گھر میں وحی نازل ہوتی رہی، جنہوں نے شَعبِ ابی طالب میں

---

1 ...... مسند ابی یعلیٰ، 3/95، حدیث: 2951۔

خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ محصور رہ کر رفاقت، محبت اور اِیثار کا مثالی کردار پیش کیا، جنھوں نے اپنی ساری دولت خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں ڈھیر کردی، جنہیں تاریخ سیدہ، طاہرہ، صدیقہ اور حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے نام سے جانتی ہے۔

آیئے! جنت کی خوش خبری پانے والی ان خوش نصیب خاتون یعنی ہماری پیاری امی جان کی سیرت کے بارے میں کچھ باتیں جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

نام، کنیت اور اَلقابات

اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وِلادت عامُ الفِیل (یعنی ہاتھیوں والے واقعے) سے 15 سال پہلے ہوئی۔[1] آپ کا نام خدیجہ، والِد کا نام خُوَیلِد اور والِدہ کا نام فاطمہ ہے۔[2] آپ کی کُنیت اُمُّ القَاسِم اور اُمِّ ہِند ہے۔[3] آپ کے اَلقابات بہت سے ہیں جن میں سب سے مشہور "الکبریٰ" ہے اور یوں آپ کو "خدیجۃُ الکبریٰ" کہا جاتا ہے۔

خاندان اور سلسلۂ نسب

آپ رضی اللہ عنہا خاندانِ قریش کی بہت ہی معزز اور نہایت ہی دولت مند خاتون تھیں اور حضرتِ قُصَیّ بن کِلَاب پر جاکر آپ کا نسب خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نسب شریف سے ملتا ہے۔[4]

1 ...... طبقات ابن سعد، 1/105۔
2 ...... طبقات ابن سعد، 8/11۔
3 ...... سیر اعلام النبلاء، 3/419، طبقات ابن سعد، 8/12۔
4 ...... مدارج النبوت، 2/464، فیضان اُمّہات المؤمنین، ص 32۔

طہارت و پاک دامنی

اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی طہارت و پاک دامنی ایسی تھی کہ اہلِ مکہ آپ کی پاک دامنی اور پارسائی کی بِنا پر زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ کو "طاہرہ" یعنی پاک کے لقب سے یاد کیا کرتے تھے۔ [1]

رِشتۂ اِزدواج میں منسلک ہونا

آپ رضی اللہ عنہا نے خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَخلاق و عادات اور سیرتِ مبارکہ سے متأثر ہو کر خود ہی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں نکاح کی رَغبت ظاہر کی اور پھر باقاعدہ خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے رِشتۂ اِزدواج میں منسلک ہو گئیں۔ [2]

آپ کی موجودگی میں دوسرا نکاح نہ فرمایا

آپ رضی اللہ عنہا وہ خوش نصیب اور بلند رُتبہ خاتون ہیں جنہوں نے کم و بیش 25 سال ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں رہنے کی سعادت حاصل کی گویا تمام اَزواجِ مطہرات میں سب سے زیادہ خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ساتھ بھی آپ کو ملا اور آپ کی زندگی میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کوئی دوسرا نکاح نہ فرمایا۔ [3]

اَولادِ پاک

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تمام اَوْلاد بشمول سیدۂ کائنات، حضرت فاطمۃُ الزہرا

---

1 ...... سیر اعلام النبلاء، 3/420۔

2 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 1/374۔

3 ...... مسلم، ص1016، حدیث: 6281۔

رضی اللہ عنہا اِنہیں سے ہوئیں سِوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے، وہ حضرتِ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔[1]

ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون

اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مؤمنین کی سب سے پہلی ماں اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایمان لانے والی سب سے پہلی عورت ہیں۔[2]

جنَّت میں آپ کیلئے موتی کا گھر

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ جبریلِ امین علیہ السّلام خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ خدیجہ ہیں جو آپ کے پاس ایک برتن لے کر آرہی ہیں جس میں کھانا ہے۔ جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو آپ اِن سے ان کے رَبِّ کریم کا اور میرا سلام کہہ دیں اور ان کو یہ خوش خبری سنادیں کہ جنَّت میں ان کے لئے موتی کا ایک گھر بنا ہے جس میں نہ کوئی شور ہوگا نہ کوئی تکلیف ہوگی۔[3]

حضور کی آپ سے محبت

خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو آپ رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت تھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا کے وِصال کے بعد ایک مرتبہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ سے اپنی بے پناہ محبت کی وجہ بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے مجھے اس سے بہتر

---

1 ...... مواھب اللدنیہ، 1/391، 397۔
2 ...... الاستیعاب، 4/380۔
3 ...... بخاری، 2/565، حدیث: 3820۔

بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اُس وقت ایمان لائیں جب لوگوں نے میرا اِنکار کیا اور میری اُس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اُس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ پاک نے مجھے اس سے اَولاد عطا فرمائی۔ (1)

چار افضل جنتی خواتین میں شامل

اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اُن چار خواتین میں سے ہیں جنہیں خاتمُ النبیین، رحمۃٌ لِّلعالَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنتی عورتوں میں سب سے افضل مرتبہ دیا ہے، جیسا کہ حضرتِ عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بار خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے زمین پر چار خُطُوط (یعنی چار لکیریں) کھینچ کر فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہیں؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت والی یہ عورتیں ہیں: خدیجہ بنتِ خُوَیْلِد، فاطمہ بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)، فرعون کی بیوی آسیہ بنتِ مُزاحِم اور مَریَم بنتِ عمران (رضی اللہ عنہنَّ)۔ (2)

آپ کی سخاوت

آپ رضی اللہ عنہا کی سخاوت کا عالَم یہ تھا کہ ایک بار قحط سالی اور مویشیوں کے ہلاک ہونے کی وجہ سے حضرتِ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تشریف لائیں تو آپ نے انہیں 40 بکریاں اور ایک اُونٹ تحفۃً پیش کیا۔ (3)

---

1 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/372۔
2 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/372۔
3 ...... طبقات ابن سعد، 1/92۔

www.dawateislami.net

جنتی پھل سے لطف اندوز ہونا

آپ رضی اللہ عنہا کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ دُنیا میں رہتے ہوئے جنتی پھل سے لطف اندوز ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: خاتَمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرتِ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنّتی انگور کِھلائے۔ (1)

وِصالِ پُرملال

آپ رضی اللہ عنہا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ رِشتۂ اِزدِواج میں منسلک ہونے کے بعد زندگی بھر خاتَمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے مُعاملات میں آپ کی مُعاوِن و مددگار رہیں اور ہر قسم کی پریشانی میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی غم خواری کرتی رہیں اور بالآخر اِعلانِ نبوت کے دسویں سال، دس رَمَضانُ الْمُبَارَک کو آپ رضی اللہ عنہا کا وِصال ہو گیا۔ بوقتِ وفات آپ کی عمر مُبارَک 65 برس تھی۔ (2)

جنّتُ المعلیٰ میں تدفین

جس وقت آپ رضی اللہ عنہا کا وِصال ہوا اُس وقت تک نمازِ جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا اس لئے آپ کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی۔ (3) آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین مکۂ مُکَرَّمَہ کے مشہور قبرستان جنّتُ المعلیٰ میں کی گئی اور خاتَمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم خود قبر میں اترے اور اپنے دَستِ مبارک سے اپنے ہاتھوں سے آپ کو زمین کے سپرد فرمایا۔ (4)

---

1 ...... معجم اوسط، 4/315، حدیث: 6098۔
2 ...... امتاع الاسماع، 6/28۔
3 ...... امتاع الاسماع، 6/28۔
4 ...... شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیہ، 2/49۔

بعدِ وصال آپ کی سہیلیوں کا اِکرام

اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وِصال کے بعد خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کثرت سے آپ کا ذِکر فرمایا کرتے تھے اور اپنی بلند و بالا شان کے باوجود آپ کی سہیلیوں کا اِکرام فرماتے تھے۔

خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں جب کوئی چیز پیش کی جاتی تو فرماتے: اسے فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی تھی، اسے فلاں عورت کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ سے محبت کرتی تھی۔ (1)

اِجازت طلب کرنا یاد آگیا

ایک بار آپ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرتِ ہالہ بنتِ خُوَیْلِد رضی اللہ عنہا نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بارگاہِ اقدس میں حاضِر ہونے کی اجازت طلب کی، ان کی آواز حضرتِ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آواز سے بہت ملتی تھی۔ چنانچہ اس سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو حضرتِ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اِجازت طلب کرنا یاد آگیا۔ (2)

اللہ پاک آپ رضی اللہ عنہا کے دَرَجات میں اِضافہ فرمائے اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتمِ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146253

1 ...... الادب المفرد، ص68، حدیث:232۔
2 ...... الادب المفرد، ص68، حدیث:232۔

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رضی اللّٰہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت عبدُ اللّٰہ بن عَمرو رضی اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: جو رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم پر ایک بار دُرُود بھیجے تو اللّٰہ پاک اور اس کے فرشتے اس پر 70 بار دُرُود بھیجتے ہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ان مقدس خاتون کا تذکرہ سنیں گے جن کے بارے میں رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت عطا فرمائی، وہ اُمُّ المؤمنین ہیں، جن کی شان قیامت تک قرآن بیان کرتا رہے گا، وہ جن کو حرمِ نبوی میں لانے کا اِہتمام آسمانوں پر کیا گیا، جنہیں تعلیماتِ نبوی پر بہت عبور حاصل تھا، جن کے جود وسخا اور علم و تقوے کے چرچے عام تھے، جن کے والد اَنبیائے کرام علیہم السّلام کے بعد سب سے بلند درجہ رکھتے ہیں، جن کی گود مبارک میں سر رکھ کر پیارے آقا صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِس دُنیا سے رُخصت ہوئے، جن کے حجرے میں رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسمِ مبارک کو زمین کے سپرد کیا گیا، اُمَّت کی ایسی ہمدرد، شفیق اور غم گسار ماں جن کے پاس جو بھی آیا، جھولی بھر کے گیا، وہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا ہیں۔

نام اور کُنیت

آپ رضی اللّٰہُ عنہا کا نام عائشہ ہے، والِدِ محترم عاشقِ اکبر، یارِ غار و مزار حضرتِ ابو بکر صِدّیق رضی اللّٰہ عنہ جو کہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ ہیں اور والِدۂ محترمہ کا نام زینب تھا لیکن آپ کی والدہ اپنی کنیت اُمِّ رُومان سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ رضی اللّٰہُ عنہا کی

1 ...... مسند امام احمد، 2/614، حدیث: 6766۔

کنیت اُمِّ عبد اللہ ہے، آپ کی یہ کنیت اَوْلاد کی نسبت سے نہیں بلکہ آپ کے بھانجے حضرتِ عبد اللہ بن زُبَیْر رضی اللہُ عنہما کی نسبت سے ہے۔

خاندانی شرف و کمال

آپ رضی اللہُ عنہا کا نسب حضرتِ مُرَّہ پر جا کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نسب شریف سے ملتا ہے۔ آپ رضی اللہُ عنہا کا خاندان عرب کے بہت معزز قبیلے بنو تمیم سے تَعَلُّق رکھتا تھا، آپ قبیلہ بنو تمیم کے اس عزت دار خاندان کی چشم و چراغ تھیں جو اِبتدائی دِنوں میں ہی اِسلام کے نور سے منور ہو گیا تھا۔ خاندانی اِعتبار سے آپ رضی اللہُ عنہا کو بہت شرف و کمال حاصل ہے، کیونکہ آپ رضی اللہُ عنہا کے خاندان کے بہت سے اَفراد ایمان کی دولت سے مالا مال ہو کر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بلند مقام صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی فہرست میں شامِل ہوئے۔

فضائل و کمالات

آپ رضی اللہُ عنہا کو اللہ پاک نے ایسے بہت سے فضائل سے نوازا جو آپ رضی اللہُ عنہا کی ذاتِ مبارکہ کو دِیگر صحابیات و اَزواجِ مطہرات رضی اللہُ عَنْہُنَّ سے ممتاز کرتے ہیں۔

پاک دامنی پر اٹھارہ (18) آیتیں

آپ رضی اللہُ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سب سے محبوب زَوجہ ہیں۔ آپ رضی اللہُ عنہا کی پاک دامنی کی گواہی خود اللہ پاک نے دی اور اِس بَراءَت میں اللہ پاک نے اٹھارہ آیتیں نازِل فرمائیں۔[1]

1 ...... تفسیر خزائن العرفان، پ18، النور، تحت الآیۃ:11۔

اِمتیازی خصوصیات

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہُ عنہا کے سِوا اور کسی کنواری عورت سے نِکاح نہیں فرمایا۔ آپ کے سِوا اَزواجِ مطہرات میں سے کوئی بھی ایسی خاتون نہیں ہیں جن کے ماں باپ دونوں مہاجر ہوں۔[1]

دُنیا و آخرت میں حضور کی زوجہ

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان و عظمت بہت بلند ہے، رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے آپ کا تعلق بہت خاص تھا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرتِ جبریلِ امین علیہ السّلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا کی تصویر لے کر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ دُنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔[2]

حجرۂ مُبارَکہ فِرِشتوں کے جھرمٹ میں

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہُ عنہا کے حجرۂ مُبارَکہ میں ہی آپ کی باری کے دِن دُنیا سے ظاہِری پردہ فرمایا۔ یہیں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رَوضہ شریف بنا جو عرش سے بھی افضل ہے۔ اس فضیلت کی وجہ سے آپ رضی اللہُ عنہا کا حجرۂ مُبارَکہ قیامت تک فِرِشتوں کے جھرمٹ میں رہے گا۔[4]

1. طبقات ابن سعد، 8/50، سیرت مصطفیٰ، ص659۔
2. ترمذی، 5/470، حدیث:3906۔
3. طبقات ابن سعد، 8/51۔
4. فیضانِ اُمہات المؤمنین، ص69۔

www.dawateislami.net

حضور کی آپ سے محبت

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہ میں آپ کا مقام و مرتبہ اور آپ سے جو محبت تھی الفاظ اس کا حق ادا نہیں کرسکتے۔ چنانچہ

حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے پوچھا: مَردوں میں کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ان کے والد (یعنی ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ)۔[1]

دِین کا ایک حصہ حمیرا سے سیکھو

آپ رضی اللہُ عنہا کو کئی عُلوم و فُنُون میں اس کامل دَرجے کی مہارت حاصل تھی کہ آج تک دُنیا میں آپ کی فقاہت و عِلمِیّت کے چرچے سنے جارہے ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحبتِ خاص کی بدولت آپ رضی اللہُ عنہا زمانے کی مفتیہ، عالِمہ، مُحَدِّثہ اور مُفَسِّرہ کہلائیں، آپ کے علمی مقام کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کے بارے میں فرمایا: اپنے دِین کا ایک حصہ حمیرا (یعنی عائشہ) سے سیکھو۔[2] ایک رِوایت میں تہائی علم کا بھی ذِکر آیا ہے۔[3]

وِصال تک فتویٰ دیتی رہیں

آپ رضی اللہُ عنہا کے دربارِ عالیشان سے ہمیشہ ہی علمِ دِین کی کرنیں پھوٹتی رہیں۔

1 ...... ترمذی، 5/471، حدیث: 3911۔

2 ...... مدارج النبوت، 2/469۔

3 ...... مسند الفردوس، 2/165۔

چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہا کے بھتیجے حضرت امام قاسِم بن محمد بن ابو بکر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا حضرت صِدّیق اَکبر رضی اللہُ عنہ کے عہدِ خِلافت میں ہی مُستقِل طور پر اِفتا کے مَنصَب پر فائز ہو چکی تھیں، نیز حضرت عُمَر فاروقِ اعظم، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہما اور اِن کے بعد اپنے وِصالِ مبارَک تک فتویٰ دیتی رہیں۔[1]

تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ

حضرتِ عطا رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر جاننے والی اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عام معاملات میں اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔[2]

عبادت وریاضت

آپ رضی اللہ عنہا گھر کے معاملات اَحسن اَنداز سے سر انجام دینے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی عِبادت بھی کثرت سے کیا کرتی تھیں، دن کو آپ اکثر روزہ دار ہوتیں اور رات کو اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہتیں۔ چنانچہ

نمازِ تہجد اور روزے کی پابند

حضرتِ قاسِم رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا بِلاناغہ نمازِ تہجد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزہ دار بھی رہا کرتی تھیں۔[3]

1. طبقات ابن سعد، 286/2
2. مستدرک، 18/5، حدیث:6808۔
3. سیرتِ مصطفیٰ، ص660۔

www.dawateislami.net

وفات و تدفین

17 رَمَضانُ المبارک منگل کی رات 58ھ کو آپ رضی اللہ عنہا اِس دُنیا سے رُخصت ہوئیں، جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور وصیت کے مطابق رات کے وقت جنّتُ البقیع میں آپ کو دفنایا گیا، وفات کے وقت آپ کی عمر شریف 66 سال تھی۔ (1)

اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146438

1 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/392۔

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سَودہ بنتِ زَمعہ رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 بار دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اُس پر 100 رَحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

مختصر تعارف

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ایک ایسی جنتی خاتون کا ذِکر کریں گے جن کے خاندان کے اکثر اَفراد کو رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ وہ خاتون تمام اہلِ ایمان کی ماں بھی ہیں اور ایک قول کے مطابق اُمُّ المومنین حضرتِ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اَزواج میں شامل ہونے والی پہلی خاتون ہیں، جنہیں اطاعت و فرمانبرداری، سخاوت و فیاضی اور اِیثار و قربانی میں اِمتیاز حاصل تھا، جنہیں اِبتدائی دِنوں ہی میں اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، جنہیں ہجرتِ حبشہ اور ہجرتِ مدینہ کا اِعزاز حاصل ہوا، جنہیں خواب میں حرمِ نبوی میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی، اس مبارک ہستی کا نام ہے حضرت سودہ بنتِ زَمعہ رضی اللہ عنہا۔

---

1 ...... معجم اوسط، 5/252، حدیث:7235۔

نام و نسب

آپ رضی اللہ عنہا کا نام سَوْدَہ، آپ کے والِد کا نام زَمعَہ اور والِدہ کا نام شَمُوس ہے۔ آپ کی کنیت اُمِّ اَسْوَد ہے۔[1] حضرتِ لُوی تک پہنچ کر آپ کا شجرۂ نسب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو اُن چھ اَزواجِ مطہرات میں سے ہونے کا شرف حاصل ہے جن کا تعلق قبیلۂ قریش سے تھا۔

قبولِ اسلام

آپ رضی اللہ عنہا اُن اَفراد میں سے ہیں جنہوں نے اِبتدائی دِنوں میں اِسلام قبول کیا اور سب سے پہلے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نبوت و رِسالت کی گواہی دی، اسی گروہ کے بارے میں قرآنِ پاک میں تین عظیم بشارتیں بھی آئیں ہیں:

❁ اللہ پاک اُن سے راضی ہے

❁ وہ اللہ پاک سے راضی ہیں

❁ اللہ پاک نے اُن کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔[2]

پہلا نکاح

آپ رضی اللہ عنہا پہلے اپنے چچا زاد بھائی سکران بن عَمرو کی زوجہ تھیں، اسلام کے اِبتدائی دِنوں ہی میں آپ دونوں خاوند اور زوجہ مسلمان ہو گئے تھے، لیکن جب حبشہ سے واپس آکر دونوں میاں بیوی مکہ مکرمہ میں رہنے لگے تو ان کے شوہر کا اِنتقال ہو گیا۔[3]

---

1 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/377۔

2 ...... پ 11، التوبہ: 100، فیضان امہات المؤمنین، ص 42۔

3 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/377۔

www.dawateislami.net

حضور سے نکاح

ان دِنوں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا کے اِنتقال کے بعد غم زدہ رہا کرتے تھے، یہ دیکھ کر حضرت خولہ بنتِ حکیم رضی اللہُ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں یہ درخواست پیش کی کہ یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! سودہ بنتِ زَمعہ سے نکاح کرلیں تاکہ آپ کے گھریلو معاملات بہتر اَنداز سے چل سکیں۔ حضرت سودہ رضی اللہُ عنہا بہت ہی دِین دار اور سلیقہ شعار خاتون ہیں اور بے حد خدمت گزار بھی ہیں۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت خولہ رضی اللہُ عنہا کے اِس مخلصانہ مشورے کو قبول کرلیا۔ چنانچہ پھر حضرت خولہ رضی اللہُ عنہا نے حضرت سَودہ رضی اللہُ عنہا کے والد سے بات چیت کر کے آپ کی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ نسبت طے کرادی اور پھر آپ کا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نکاح ہوگیا۔[1]

جنَّت کی بشارت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نکاح کی برکت سے آپ رضی اللہُ عنہا بھی اُن خوش نصیب خواتین کی فہرست میں شامل ہوگئیں جن کا جنّتی ہونا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِس فرمانِ مبارک سے ثابت ہے: اللہ پاک نے مجھے صرف جنّتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔[2]

خدمت ووفاداری

آپ رضی اللہُ عنہا نے کم و بیش تین سال رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت

1 ...... شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، 4/377، جنّتی زیور، ص481۔
2 ...... تاریخ ابن عساکر، 69/149، حدیث:13732۔

میں ایسے گزارے کہ اس عرصے میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں اور کوئی زوجہ مطہرہ نہیں تھیں۔ آپ عمر بھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجیت کے شرف سے سرفراز رہیں اور جس والہانہ محبت وعقیدت کے ساتھ وفاداری وخدمت گزاری کا آپ نے حق ادا کیا وہ آپ کا بہت ہی شاندار کارنامہ ہے۔

باری کا دِن حضرت عائشہ کو ہبہ کیا

آپ رضی اللہُ عنہا نے حضرتِ بی بی عائشہ رضی اللہُ عنہا کے ساتھ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت کو دیکھ کر اپنی باری کا دن بھی حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا کو دے دیا تھا۔[1] حالانکہ میاں بیوی کے رِشتے میں ایسی قربانی دینا معمولی بات نہیں۔

حُسْنِ اخلاق

آپ رضی اللہُ عنہا اپنے اعلیٰ اوصاف اور حُسْنِ اخلاق کی بدولت، حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کی پسندیدہ شخصیت بن چکی تھیں۔ حضرتِ عائشہ رضی اللہُ عنہا فرمایا کرتی تھیں: کسی عورت کو دیکھ کر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوتی تھی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی مگر میں حضرتِ سودہ رضی اللہُ عنہا کے جمالِ صورت اور حُسْنِ سیرت کو دیکھ کر یہ تمنا کیا کرتی تھی: کاش میں بھی سودہ جیسی ہوتی۔[2]

سخاوت

آپ رضی اللہ عنہا نہایت سخی خاتون تھیں، اللہ پاک نے آپ کو سخاوت کی نعمت سے خوب نوازا تھا۔ ایک دفعہ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے آپ کے پاس

1 ترمذی، 5/32، حدیث:3051۔
2 شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/377، جنتی زیور، ص482۔

www.dawateislami.net

درہموں سے بھرا ہوا ایک بڑا سا تھیلا بھیجا۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے ؟ کہا گیا: درہم ہیں۔ اس پر آپ نے حیران ہوتے ہوئے فرمایا: کھجوروں کی طرح اتنے بڑے تھیلے میں...! پھر آپ رضی اللہُ عنہا نے وہ سب دِرْہَم راہِ خدا میں صدقہ کر دیئے۔ (1)

وِصالِ پُر ملال

آپ رضی اللہُ عنہا کا وِصال 54 ہجری کو شوّال المکرم کے مہینے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کے دور میں ہوا۔ (2)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146454

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/45۔

2 ...... طبقات ابن سعد، 8/46۔

اُمُّ الْمؤمنین حضرت اُمِّ حَبیبہ رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: بے شک اللہ پاک نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فلاں بن فلاں نے آپ پر اِس وقت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

مختصر تعارف

اے عاشقانِ رسول! آج ہم جن جنتی خاتون کا تذکرہ کریں گے وہ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ کی کنیت اُمِّ حبیبہ، نام "رَمْلَہ" اور والدہ کا نام صفیہ ہے۔ آپ حضرتِ اَمیرِ مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ کی بہن اور حضرتِ ابو سفیان رضی اللہُ عنہ جنہوں نے فتحِ مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا ان کی صاحبزادی ہیں۔[2]

آپ رضی اللہُ عنہا کی ولادت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اعلانِ نُبُوّت سے 17 سال پہلے مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔[3] آپ اسلام کے اِبتدائی دِنوں میں ایمان لے آئی تھیں اور آپ نے حبشہ کی جانب ہجرت بھی کی تھی۔[4]

1. مسند بزار، 4/255، حدیث:1425۔
2. سیرت رسول عربی، ص611۔
3. طبقات ابن سعد، 8/154۔
4. تفسیر نعیمی، 11/26، فیضانِ امہات المؤمنین، 24۔

پہلی شادی اور ہجرتِ حبشہ

آپ رضی اللہُ عنہا کی پہلی شادی عبیدُ اللہ بن جحش سے ہوئی تھی جو اُمُّ المؤمنین حضرتِ زینب بنت جحش رضی اللہُ عنہا کا بھائی تھا۔ اس سے آپ کی ایک بیٹی بھی تھی جس کا نام حبیبہ تھا۔ آپ رضی اللہُ عنہا نے اپنے شوہر عبیدُ اللہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی مگر بعد میں وہ مُرتد ہو گیا تھا، جس کی وجہ سے آپ کی آپس میں علیٰحدگی ہو گئی تھی۔ [1]

حضور سے نکاح

علیحدگی کے بعد آپ رضی اللہُ عنہا تمام پریشانیوں و مصیبتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے صبر و اِستقلال کے ساتھ اپنی زندگی کے دن گزار رہی تھیں کہ ایک بار پھر آپ کی زندگی میں بہار کے دن آنے لگے۔ چنانچہ ایک رات آپ رضی اللہُ عنہا نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص آپ کو اُمُّ المُؤمنین کہہ کر پکار رہا ہے۔ بیدار ہونے کے بعد آپ نے اس کی یہ تعبیر نکالی کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ سے نکاح فرمائیں گے۔ چنانچہ

آپ رضی اللہُ عنہا کا یہ خواب سچ ثابت ہوا، جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو آپ کے بارے میں پتہ چلا کہ پہلے شوہر سے علیٰحدگی کے بعد آپ نہایت مشقت والی زندگی گزار رہی ہیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عَمرو بن اُمَیَّہ رضی اللہُ عنہ کو بادشاہِ حبشہ شاہِ نجاشی کے پاس بھیجا کہ وہ حضرتِ اُمِّ حبیبہ رضی اللہُ عنہا کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نکاح کا پیغام دیں۔ نجاشی بادشاہ نے اپنی کنیز اَبْرَہَہ کے ذَریعے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پیغام آپ رضی اللہُ عنہا کے پاس بھیجا، جب آپ نے یہ خوش خبری سُنی تو اَبْرَہَہ کو اِنعام کے طور پر اپنا زیور اتار کر دے دیا۔ پھر آپ نے حضرت خالد بن سعید

1 ...... طبقات ابن سعد، 8 / 76-77 بتغیر قلیل۔

رضی اللہُ عنہ کو اپنا وکیل بنایا، حبشہ کے بادشاہ نجاشی رضی اللہُ عنہ نے خطبہ پڑھا اور اپنے پاس سے آپ کا چار سو (400) دینار حق مہر ادا کیا۔ اس وقت وہ تمام مسلمان جو حبشہ میں موجود تھے اس محفلِ نکاح میں شریک ہوئے، پھر نجاشی بادشاہ نے سب کو کھانا پیش کیا۔ (1)

اَزواجِ پاک جنتی

حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہُ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجۂ مطہرہ اور اُمُّ الْمؤمنین ہیں۔ اَزواجِ پاک کے جنتی ہونے پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے کہ اللہ پاک نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا۔ (2)

آپ کی خصوصیات

❁ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہُ عنہا کو ان چھ اَزواجِ مطہرات رضی اللہُ عَنہُنَّ میں سے ہونے کا شرف حاصل ہے جن کا تعلق قبیلۂ قریش سے تھا۔ (3)

❁ اَزواجِ مطہرات رضی اللہُ عَنہُنَّ میں آپ کا مہر سب سے زِیادہ تھا۔

❁ آپ کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ سے نِکاح فرمایا اُس وقت آپ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قیام گاہ سے بہت دور حبشہ میں مکین تھیں۔

❁ اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی فِہرِست میں آپ کا بھی شمار ہوتا ہے۔ (4)

---

1. سیرتِ رسولِ عربی، ص203، فیضانِ امہات المؤمنین، ص262 ملتقطاً۔
2. تاریخ ابن عساکر، 69/ 149، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/ 363، سبل الہدی والرشاد، 11/ 143۔
3. سیرتِ رسولِ عربی، ص602۔
4. فیضانِ امہات المؤمنین، ص279۔

شوقِ عبادت

آپ رضی اللہ عنہا کے شوقِ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار آپ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سُنا کہ جو شخص 12 رکعت نفل روزانہ پڑھے گا اُس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے روزانہ 12 رکعت نفل پڑھنا شروع کر دیئے۔ (1)

حضور کا ادب و احترام

آپ رضی اللہ عنہا کے دِل میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بہت زیادہ اَدب و اِحترام تھا۔ چنانچہ ایک دَفْعہ آپ رضی اللہ عنہا کے والِد اَبُو سُفْیان جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، صُلحِ حدیبیہ کی مدت میں اِضافے کے سلسلے میں بات چیت کرنے کے لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے اور اس کے بعد اپنی بیٹی حضرتِ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ملنے بھی گئے۔ جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بسترِ مُبارَک پر بیٹھنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہا نے اُسے فوراً لپیٹ دیا۔ اس پر ابوسُفْیان نے کہا: بیٹی! معلوم نہیں، تم نے اس بستر کو مجھ سے بچایا ہے یا مجھے اس بستر سے بچایا ہے؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہا نے عشقِ مصطفٰے سے بھرپور بڑا ہی ایمان اَفروز جواب دیا: یہ اللہ پاک کے پاک رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مُبارَک بستر ہے اور آپ ناپاک مُشْرِک ہیں، اس لئے میں نے اِس پاکیزہ بستر پر آپ کا بیٹھنا گوارا نہ کیا۔ (2)

معافی مانگنا

آپ رضی اللہ عنہا حُقُوقُ العباد کے مُعاملے میں بہت فکر مند رہتی تھیں۔ آپ نے

---

1. مسند امام احمد، 10 / 235، حدیث: 26837۔
2. سیرتِ مصطفٰی، ص 417، فیضانِ امہات المؤمنین، ص 271۔

اپنے وِصال سے پہلے حضرتِ عائشہ صِدّیقہ اور حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے اُن معاملات میں معاف کر دیں جو ایک شوہر کی بیویوں کے درمیان ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اللہ پاک آپ کو معاف فرمائے، ہم بھی آپ کو معاف کرتی ہیں۔ یہ جواب سن کر آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ پاک تمہیں خوش رکھے، تم نے مجھے خوش کر دیا۔ (1)

وفاتِ غمناک

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ظاہری وفات کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کم و بیش 34 سال تک حیات رہیں۔ پھر حضرتِ امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ کے دَورِ حکومت میں 44 سن ہجری میں اس دُنیا سے آپ رُخصت ہوئیں۔ (2)

اللہ پاک کی حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا پر کروڑوں رحمتوں اور بَرَکتوں کا نُزول ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146561

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/79۔

2 ...... مستدرک، 5/29، حدیث: 6842۔

اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللّٰہ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ ابو بکر صِدّیق رضی اللّٰہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود پڑھنا، پانی کے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ تیزی سے گناہوں کو مِٹانے والا ہے اور آپ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور آپ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت، راہِ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم جن عظیمُ المرتبت خاتون کا تذکرہ کرنے والے ہیں وہ خاندانی وجاہت و شرافت سے آراستہ، اُمیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی، جرنیل صحابی حضرت عبدُ اللہ بن جحش اور شاعرِ اسلام ابو احمد بن جحش کی بہن، سید الشہداء حضرتِ حمزہ، حضرت عباس اور حضرت صفیہ بنتِ عبد المطلب رضی اللّٰہُ عنہم کی بھانجی، دریادِلی، فیاضی، سخاوت اور غربا و مساکین کے ساتھ ہمدردی کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، عبادت گزار، متقی پرہیز گار خاتون، ہمارے پیارے آقا صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجۂ مطہرہ اور ہماری پیاری امی جان اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللّٰہُ عنہا۔

نام و نسب

آپ رضی اللّٰہ عنہا کا پُرانا نام ”بَرَّہ“ تھا، پیارے آقا صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کا نام

1 ...... الصلات والبشر، ص166۔

تبدیل فرما کر زینب رکھا۔[1] آپ رضی اللہ عنہا کے والِد کا نام جحش اور والِدہ کا نام اُمَیْمَہ ہے جو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ والد کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہا کا نسب حضرتِ خُزَیْمَہ پر جا کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نسب شریف سے ملتا ہے اور والِدہ کی طرف سے دوسری پشت میں ہی آپ رضی اللہ عنہا کا نسب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔

کنیت واَلقابات

آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت اُمِّ حَکَم ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو اَوَّاھَہ کے لقب سے نوازا۔ چنانچہ حضرت عبدُ اللہ بن شدّاد رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ عُمَر بن خطّاب رضی اللہ عنہ سے اِرشاد فرمایا: زینب بنتِ جحش اَوَّاھَہ ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اَوَّاھَہ سے کیا مُراد ہے؟ اِرشاد فرمایا: خُشُوع کرنے والی اور اللہ پاک کے حُضُور گڑگڑانے والی۔[2]

اِبتدا میں ایمان قبول کرنے والی

آپ رضی اللہ عنہا قدیمُ الاسلام یعنی اِبتدائی دِنوں میں ایمان قبول کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہجرت فرما کر مدینۂ منوّرہ تشریف لانے کے بعد آپ نے بھی اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ حبشہ سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کرلی۔[3]

1 ...... بخاری، 4/153، حدیث: 6192۔

2 ...... اسد الغابۃ، 7/128۔ 3 ...... اسد الغابہ، 3/195۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہُ عنہا کے بعد آپ رضی اللہُ عنہا کو بارگاہِ رسالت میں ایک خاص مقام حاصل تھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سب سے محبوب زوجہ حضرتِ عائشہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں مقام و مرتبے کے اِعتبار سے یہ (یعنی زینب بنت جحش) میرے برابر تھیں۔ اور آپ رضی اللہُ عنہا کے چند اعلیٰ اَوصاف کا تذکِرہ کرتے ہوئے حضرتِ عائشہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ان سے بڑھ کر دِین دار، اللہ پاک سے ڈرنے والی، حق بات کہنے والی، صِلۂ رحمی کرنے والی اور صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ (1)

اعلیٰ اَوصاف

حضرتِ زینب بنتِ جحش رضی اللہُ عنہا کو اللہ پاک نے بہت سے اعلیٰ اَوصاف عطا فرمائے تھے، لیکن ان میں سے آپ رضی اللہُ عنہا کا وہ وَصف جو بہت ہی نمایاں تھا وہ آپ کی دُنیا سے بے رغبتی اور بے مثال سخاوت ہے۔ دُنیا کی عارِضی آسائشیں اور اس کی زیب و زینت آپ کی نظر میں ذرہ برابر بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی اس لئے آپ رضی اللہُ عنہا اس فانی دُنیا میں دِل لگانے کے بجائے ہمیشہ اور ہر وقت آخرت میں بلند و بالا مَراتب کے حُصُول کے لئے کوشش کرتی رہتی تھیں۔ چنانچہ

بے مثال سخاوت

حضرتِ بَرْزَہ بنتِ رافع رضی اللہُ عنہا سے رِوایَت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ زینب بنتِ جحش رضی اللہُ عنہا کی طرف کوئی تحفہ بھیجا، جب وہ تحفہ آپ رضی اللہُ عنہا کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا: اللہ پاک

(1) ...... مسلم، ص950، حدیث: 2442۔

www.dawateislami.net

عُمَر کی بخشش فرمائے، میری دوسری بہنیں اس کی مجھ سے زیادہ حق دار ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: یہ سب آپ ہی کا ہے۔ اس پر آپ رضی اللہُ عنہا نے سبحانَ اللہ! کہا اور فرمایا: اس پر کپڑا ڈال دو۔ پھر حضرتِ برزہ رضی اللہُ عنہا سے کہنے لگیں کہ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر بنو فلاں اور بنو فلاں کے پاس لے جاؤ، یہ آپ رضی اللہُ عنہا کے قریبی رشتے دار اور کچھ یتیم بچے تھے۔ (حضرت برزہ رضی اللہُ عنہا اسے تقسیم کرتی رہیں) یہاں تک کہ جب عطیے کا تھوڑا سا مال باقی رہ گیا تو عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین! بخدا، اس میں ہمارا بھی حق ہے۔ فرمایا: جو کچھ کپڑے کے نیچے بچا ہے تمہارا ہے، پھر آپ رضی اللہُ عنہا نے اپنے دستِ مُبارَک آسمان کی طرف اُٹھا دیئے اور عرض کی: مولیٰ! آئندہ سال عمر کا کوئی ہدیہ مجھ تک نہ پہنچے۔ اللہ پاک نے آپ رضی اللہُ عنہا کی دُعا کو قبول فرمایا اور پھر آپ رضی اللہُ عنہا کا اِنتقال ہو گیا۔ [1]

صدقہ و خیرات کرنے والی

حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے رِوایت ہے کہ بعض اَزواجِ مُطَہَّرات رضی اللہُ عَنہُنَّ نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کی: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں (یعنی جو زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والی ہے۔) حضرت زینب رضی اللہُ عنہا کثرت سے صدقہ کرنے والی خاتون تھیں۔ اس لئے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دُنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد اَزواجِ مُطَہَّرات رضی اللہُ عَنہُنَّ میں سے سب سے پہلے آپ کا ہی وِصال ہوا۔ [2] یہ

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/86 ملتقطاً۔

2 ...... بخاری، 1/479، حدیث: 1420 ماخوذاً۔

آپ رضی اللہُ عنہا کی فضیلت میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وہ فرمان ہے جس سے آپ کا جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے۔

خاص فضیلتیں

آپ رضی اللہ عنہا اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ یعنی اِبتدائی دِنوں میں اِسلام قبول کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے پہلے حبشہ اور بعد میں ہجرتِ مدینہ کی بھی سعادت حاصل کی۔ [1] پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ آپ رضی اللہُ عنہا کا نِکاح خود اللہ پاک نے فرمایا۔ [2] جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہُ عنہا سے نِکاح کے بعد ولیمہ فرمایا تو اس موقع پر آیتِ حجاب نازِل ہوئی جس سے غیر محرم عورتوں اور مَردوں کے درمیان پردہ فرض ہوگیا۔ [3] آپ رضی اللہ عنہا کے نانا جان اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دادا جان ایک ہی شخص حضرت عبدُ المطلب رضی اللہُ عنہ ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دُنیا سے ظاہِری پردہ فرمانے کے بعد اَزواجِ مطہرات رضی اللہُ عَنہُنَّ میں سے سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا کا اِنتقال ہوا۔ [4]

وِصالِ پُر ملال

آپ کا سِنِ وِصال 20 ہجری ہے۔ یہ امیرُ الْمؤمنین حضرتِ عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کا دَورِ خلافت تھا۔ وِصال شریف سے پہلے بھی آپ نے صدقہ کرنے کی وصیت کی، فرمایا: میں نے اپنا کفن تیار کر رکھا ہے، ہوسکتا ہے کہ حضرتِ عمر رضی اللہُ عنہ بھی کفن بھیجیں اگر

1 ...... اسد الغابہ، 3/195۔
2 ...... طبقاتِ ابن سعد، 8/81۔
3 ...... فیضانِ امہات المؤمنین، ص216۔
4 ...... بخاری، 1/479، حدیث:1420۔

وہ بھیجیں تو ان میں سے کسی ایک کو صدقہ کر دینا۔[1]

وراثت میں کوئی مال نہیں چھوڑا

آپ رضی اللہ عنہا نے وراثت میں کوئی مال نہیں چھوڑا صرف ایک گھر تھا جسے بعد میں وُرَثا نے مسجدِ نبوی شریف کی توسیع کے وقت وَلید بن عبدُ الملک کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے اِنتقال پر اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ تعریفی کلمات کہے: ایک قابلِ تعریف اور بے مثال خاتون چل بسیں جو یتیموں اور بیواؤں کی پناہ گاہ تھیں اور فرمایا: زینب ایک نیک خاتون تھیں۔[2]

اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146562

1 ...... طبقاتِ ابن سعد، 8/91 ملتقطاً۔

2 ...... طبقاتِ ابن سعد، 8/91 ملتقطاً۔

اُمُّ الْمؤمنین حضرت اُمِّ سَلمہ رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ایک ایسی جنتی خاتون کا تذکرہ کریں گے جو حسب و نسب کے اِعتبار سے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، علم و ہنر، دِین و دانش کے اِعتبار سے ممتاز حیثیت کی حامل ہیں، دینِ اسلام کے لیے اپنے شوہر اور بچے کی جدائی برداشت کرنے والی، مشکل اور کٹھن حالات میں دینِ اسلام پر ثابت قدم رہنے والی، دونوں ہجرت کی سعادت حاصل کرنے والی، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجۂ مطہرہ، ہماری پیاری امی جان اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا کا۔

نام و نسب

آپ رضی اللہُ عنہا کا نام ہِند اور کنیت اُمِّ سَلَمَہ ہے، آپ نام کے بجائے اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کے والِد کا نام حُذَیْفَہ یا سُہیل اور والِدہ کا نام عاتِکہ ہے۔[2]

---

1 ...... البدور السافرۃ للسیوطی، ص 131، حدیث: 366۔

2 ...... الاصابۃ، 8/455 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

حضرتِ مُرَّہ بن کَعب رضی اللہُ عنہ پر جا کر آپ رضی اللہُ عنہا کا نسب ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نسب شریف سے ملتا ہے۔ (1)

نکاح

آپ رضی اللہُ عنہا کا نکاح پہلے حضرت ابو سلمہ رضی اللہُ عنہ سے ہوا تھا جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔ آپ اور آپ کے شوہر ابو سلمہ نے اعلانِ نبوت کے بعد جلد ہی دینِ اسلام قبول کر لیا تھا۔ (2)

ہجرت

آپ رضی اللہُ عنہا اور آپ کے شوہر ابو سلمہ نے پہلے حبشہ کی جانب ہجرت کی پھر دونوں حبشہ سے مکۂ مکرمہ آ گئے اور مدینۂ منورہ کی طرف ہجرت کا اِرادہ کیا۔ مگر ہجرت کے موقع پر حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا کے خاندان والوں نے آپ کو ساتھ جانے سے روک دیا کہ ہم اپنی لڑکی کو نہیں جانے دیں گے، اس پر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے خاندان والوں نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا سے ان کے بیٹے حضرت سلمہ رضی اللہُ عنہ کو لے کر اپنے پاس رکھ لیا اور ان کے خاندان والوں سے کہا کہ تم اگر اپنی لڑکی کو نہیں جانے دو گے تو ہم بھی بچہ تمہارے پاس رہنے نہیں دیں گے، اس لئے کہ یہ بچہ ہمارے خاندان کا ایک فرد ہے۔ یہ کہہ کر ان لوگوں نے بچہ کو اس کی ماں کی گود سے چھین لیا مگر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا اِرادہ ترک نہیں کیا بلکہ بیوی اور بچہ دونوں کو چھوڑ کر تنہا مدینۂ منورہ چلے گئے۔

---

1 ...... الجوھرۃ فی نسب النبی واصحابہ العشرۃ، 2/65۔

2 ...... شرح زرقانی علی المواھب، 1/458۔

www.dawateislami.net

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر اور بچے کی جُدائی پر صبح سے شام تک مکہ کی پتھریلی زمین میں کسی چٹان پر بیٹھی ہوئی تقریباً سات دِنوں تک زاروقطار روتی رہیں پھر بالآخر آپ کے خاندان والوں کو آپ پر رحم آگیا اور انہوں نے بچے کو آپ کے سپرد کردیا اور آپ بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر سوار ہوگئیں اور اکیلی مدینہ کو چل پڑیں۔ جب مقامِ تنعیم پر پہنچیں تو آپ کی ملاقات عثمان بن طلحہ سے ہوئی جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے، یہ مکہ کے ایک بہت ہی شریف انسان تھے، انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اے اُمِّ سلمہ! کہاں کا اِرادہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے شوہر کے پاس مدینے جارہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے درد بھری آواز میں جواب دیا کہ نہیں میرے ساتھ اللہ اور میرے اس بچہ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ یہ سن کر عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم! میرے لئے یہ زیب نہیں دیتا کہ میں آپ جیسی ایک شریف زادی اور ایک شریف انسان کی بیوی کو تنہا چھوڑ دوں۔ یہ کہہ کر آپ نے اونٹ کی مہار اپنے ہاتھ میں لے لی اور آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیدل چلنے لگے۔ یہ قباء تک آپ کے ساتھ رہے، وہاں پہنچ کر انہوں نے آپ سے کہا کہ اب آگے آپ چلی جائیں آپ کے شوہر اسی گاؤں میں ہیں۔ چنانچہ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا اس طرح بخیر و عافیت مدینۂ منورہ پہنچ گئیں اور دونوں میاں بیوی عافیت کے ساتھ مدینۂ منورہ میں رہنے لگے۔ (1)

حضور کی زوجیت کا شرف

4 سن ہجری میں جب آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا اِنتقال

1 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/360، سیرت مصطفٰی، ص664۔

ہو گیا تو باوجود یکہ آپ کے چند بچے تھے، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہُ عنہا سے نکاح فرمایا اور پھر آپ اپنے بچوں کے ساتھ کاشانۂ نبوت میں رہنے لگیں اور اُمُّ المؤمنین کے معزز لقب سے سرفراز ہو گئیں۔[1]

حضور سے محبت

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے آپ رضی اللہُ عنہا کو بہت محبت تھی جس کا اَندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دفعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک ایسے بستر اور تکیے پر آرام فرما ہوئے جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بیدار ہوئے تو آپ کے مبارک جسم پر اُس کے نشانات موجود تھے۔ یہ دیکھ کر آپ رضی اللہُ عنہا رونے لگیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے اُمِّ سلمہ! تمہیں کس بات نے رُلایا؟ عرض کی: میں نے آپ کے جسمِ اقدس پر کھجور کی چھال کے نشانات دیکھے ہیں اس وجہ سے رو پڑی۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: خُدائے ذُوالجلال کی قسم! اگر میں چاہوں کہ پہاڑ میرے ساتھ ساتھ چلیں تو ضرور وہ چل پڑیں۔[2]

فضائل وخصائص

آپ رضی اللہُ عنہا کو اَزواجِ مطہرات رضی اللہُ عَنۡہُنَّ میں بہت نمایاں مقام حاصل تھا اور آپ رضی اللہُ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبوب ترین اَزواج میں سے ایک تھیں۔ ایک بار حضرت عُروہ بن زُبیر رضی اللہُ عنہما نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ

---

1. طبقات ابن سعد، 8 / 69، فیضان امہات المؤمنین، ص154۔
2. المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ، 13 / 251، حدیث: 3160۔

رضی اللہُ عنہا سے عرض کیا: خالہ جان! پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو کون سی زوجۂ مطہرہ زیادہ محبوب تھیں؟ آپ رضی اللہُ عنہا نے فرمایا: میں اس بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتی، ہاں! زینب بنتِ جحش اور اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں خاص مقام حاصل تھا اور میرا خیال ہے کہ میرے بعد یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔[1]

حضور کے مُوئے مبارَک

آپ رضی اللہُ عنہا کے پاس رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مُوئے مبارَک بھی تھے جب کسی انسان کو نظرِ بد لگ جاتی یا کوئی اور بیماری آن پڑتی تو آپ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مُوئے مبارک سے اس کا علاج فرماتی تھیں۔[2]

جبریلِ امین علیہ السّلام کی زیارت

آپ رضی اللہُ عنہا نے جبریل امین علیہ السّلام کی بھی زیارت کی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام (حضرتِ دحیہ کلبی رضی اللہُ عنہ کی صورت میں) پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہُ عنہا بھی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس موجود تھیں۔ حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ گفتگو کرتے رہے پھر اُٹھ کر چلے گئے، اس کے بعد پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے آپ رضی اللہُ عنہا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ عرض کی: حضرتِ دِحیہ رضی اللہُ عنہ، آپ فرماتی ہیں: اللہ رَبُّ الْعِزت کی قسم! میں نے انہیں دِحیہ کلبی ہی سمجھا تھا لیکن پھر میں نے

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/91۔
2 ...... بخاری، 4/76، حدیث: 5896۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خطبہ سنا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ وہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام تھے۔[1]

آپ رضی اللہُ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجۂ مطہرہ اور تمام مؤمنوں کی امی جان ہیں اور اُمُّ المومنین کے فضائل میں یہ حدیثِ پاک کافی ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔[2]

آپ رضی اللہُ عنہا کو ان چھ اَزواجِ مطہرات میں سے ہونے کا شرف بھی حاصِل ہے جن کا تَعَلُّق قبیلہ قریش سے تھا۔ آپ رضی اللہُ عنہا نے پہلے حبشہ پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ رضی اللہُ عنہا کو فقہاء (یعنی شرعی اَحکام و قوانین کی ماہِر) صحابیات میں شمار کیا جاتا ہے۔[3] آپ رضی اللہُ عنہا صلحِ حدیبیہ کے موقع پر بیعتِ رضوان میں بھی شریک تھیں اور ان بیعتِ رضوان میں شریک ہونے والے اَفراد کے لیے قرآنِ پاک میں خصوصی فضیلت نازِل ہوئی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ مجید میں فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ﴾ (پ26، الفتح:18) ترجَمۂ کنزُالعرفان: "بیشک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے تمہاری بیعت کررہے تھے تو اللہ کو وہ معلوم تھا جو ان کے دلوں میں تھا تو اس نے ان پر اطمینان اتارا۔" اور رَسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں نے

1 ...... بخاری، 2/510، حدیث:3634۔
2 ...... تاریخ ابن عساکر، 69/149، حدیث:13732۔
3 ...... سیر اعلام النبلاء، 2/203۔

www.dawateislami.net

درخت کے نیچے بیعت کی تھی اُن میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہو گا۔[1] اس فضیلت کے اِعتبار سے بھی آپ کا جنتی ہونا یقینی ہے۔ آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ بعض اَفراد کی توبہ کے اَحکامات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اس وقت نازل ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔[2]

اِنتقال و تدفین

59 سن ہجری میں آپ اس دُنیا سے رُخصت ہوئیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس دُنیا سے ظاہِری پردہ فرمانے کے بعد اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عَنْہُنَّ میں سب سے پہلے حضرتِ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کا اِنتقال ہوا اور سب سے آخر میں آپ رضی اللہ عنہا کا اِنتقال ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنّتُ البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک 84 سال تھی۔[3]

اللہ پاک آپ کے دَرجات میں اِضافہ فرمائے اور آپ کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146640

1 ...... ترمذی، 5/463، حدیث:3889۔
2 ...... کتاب المغازی للواقدی، 2/508۔
3 ...... سیر اعلام النبلاء، 3/474، مواھب اللدنیہ، 1/408۔

اُمُّ الْمومنین حضرتِ زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت ابو بکر شبلی بغدادی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مَرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، منکر نکیر کے سوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں دیئے جارہے تھے، میں نے دِل میں خیال کیا کہ مجھ پر اِس مصیبت کے آنے کی کیا وجہ ہے؟ کیا میرا خاتمہ اِیمان پر نہیں ہوا؟ اتنے میں ایک آواز میرے کان میں آئی: تجھے یہ سزا دُنیا میں زبان کے غیر ضروری اِستِعمال کی وجہ سے دی جارہی ہے۔ اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حسن و جمال کے پیکر اور خوشبوؤں سے معطر تھے، وہ میرے اور عذاب کے دَرمیان حائل ہوگئے اور انہوں نے مجھے منکر نکیر کے سوالات کے جوابات یاد دِلا دیئے اور میں نے اسی طرح جوابات دے دیئے، اَلحمدُلِلّٰہ! مجھ سے عذاب دور ہوگیا۔ اِس کے بعد میں نے ان بزرگ سے عرض کی: اللہ پاک آپ پر رَحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ فرمایا: تیرے کثرت کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھنے کی برکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری اِمداد پر مامُور کیا گیا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم جس عظیم خاتون کا تذکرہ کریں گے اُن کا شمار تاریخ کی اُن ہستیوں میں ہوتا ہے، جو غریبوں کا خیال رکھنے، مسکینوں کو نوازنے، رحم دلی، سخاوت

---

1 ...... القول البدیع، ص127۔

اور فیاضی جیسے اَوصاف میں نہایت بلند مقام پر فائز تھیں۔ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ مہربانی وشفقت کے ساتھ پیش آنے اور کثرت سے انہیں کھانا کھلانے کے سبب وہ اُمُّ المساکین (یعنی مسکینوں کی ماں) کے لقب سے مشہور ہو گئیں۔ رِوایات میں یہ بھی آتا ہے کہ کثرت سے مساکین کو کھانا کھلانے کی وجہ سے زمانۂ جاہلیت میں ہی آپ رضی اللہُ عنہا کو اُمُّ المساکین کے لقب سے پکارا جانے لگا تھا۔ وہ عظیم خاتون ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہُ عنہا ہیں۔ (1)

مختصر تعارف

آپ رضی اللہُ عنہا کا نام زینب ہے۔ آپ کے والد خُزیمہ بن حارث ہیں۔ حضرت مُضَر رحمۃُ اللہِ علیہ پر جا کر آپ کا نسب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نسب شریف سے ملتا ہے اِس لیے آپ قریشی ہیں۔ (2)

قبولِ اسلام

آپ رضی اللہُ عنہا اِسلام کے اِبتدائی دِنوں ہی میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اِیمان لے آئی تھیں۔ (3)

نکاح

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے آپ رضی اللہُ عنہا حضرت عبدُ اللہ بن جحش رضی اللہُ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے

---

1 ...... مواھب اللدنیہ، 1/411۔

2 ...... عیون الاثر، 2/396، فیضانِ امہات المؤمنین، ص125۔

3 ...... مستدرک، 5/44، حدیث:6884، فیضانِ امہات المؤمنین، ص120۔

پھوپھی زاد بھائی تھے اور قدیمُ الاسلام یعنی اِبتدائی دِنوں میں اِسلام قبول کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم میں شامل ہیں۔ آپ رضی اللہُ عنہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دارِ اَرقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اِسلام لے آئے تھے۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں شرکت کرنے والے صحابی ہیں اور اُحد میں ہی اللہ پاک نے آپ رضی اللہُ عنہ کو شہادت کی سعادت عطا فرمائی۔ (1)

حضور کی زوجیت کا شرف

حضرت عبدُ اللہ بن جحش رضی اللہُ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت زینب رضی اللہُ عنہا نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجیت کا شرف پایا اور اُمُّ المؤمنین کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجیت سے آپ کو یہ فضیلت حاصل ہوئی کہ دُنیا ہی میں آپ کا جنتی ہونا یقینی ہو گیا۔ (2) کیونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ (3)

اس وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نکاح میں تین اَزواجِ مطہرات حضرتِ عائشہ صدیقہ، حضرتِ سودہ اور حضرتِ حفصہ رضی اللہُ عَنہُنَّ پہلے سے موجود تھیں، جبکہ حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا کا کم و بیش چھ سال پہلے اِنتقال ہو چکا تھا۔

حضور کے لئے خود کو ہبہ کرنا

حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہُ عنہا اُن صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے اپنی

1. اُسد الغابۃ، 3/195۔
2. طبقات ابن سعد، 8/91 ماخوذاً، فیضانِ امہات المؤمنین، ص123 ماخوذاً۔
3. تفسیر قرطبی، 7/4066۔

www.dawateislami.net

جانیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے ہبہ کر دی تھیں۔[1]

سنِ وفات وجنازہ

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نکاح میں آنے کے فقط آٹھ ماہ بعد ہی ربیعُ الآخر 4ہجری میں آپ رضی اللہُ عنہا کا وِصال ہو گیا،اُس وقت آپ کی عمر مبارک 30سال تھی۔[2] آپ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اپنے ہاتھوں سے آپ کی تدفین بھی فرمائی۔[3]

حضور کی زندگی میں وفات پانے والی اَزواج

اَزواجِ مطہرات رضی اللہُ عَنہُنَّ میں سے صرف دو اَزواج ایسی ہیں جنھوں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں وفات پائی۔پہلی اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا۔ انہوں نے اعلانِ نبوت کے دسویں سال ماہِ رَمَضانُ المبارک میں وفات پائی، ان کی تدفین مکۂ مکرمہ میں واقع حجون کے مقام پر ہوئی جو اہلِ مکہ کا قبرستان ہے۔اب اسے جَنَّتُ الْمَعْلٰی کہا جاتا ہے۔[4]

دوسری اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہُ عنہا،ان کا اِنتقال مدینۂ منورہ میں ہوا اور جَنَّتُ الْبَقِیع میں تدفین ہوئی۔[5] ان سے پہلے جب حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا کا اِنتقال ہوا تھا،اس وقت نمازِ جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا اس لئے ان پر جنازہ کی

1 ...... طبقات ابن سعد،8/91ماخوذاً،فیضانِ امہات المؤمنین،ص124۔
2 ...... شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیہ،4/418،سیرت مصطفیٰ،ص674۔
3 ...... طبقات ابن سعد،8/92۔
4 ...... فتاویٰ رضویہ،9/369،فیضانِ امہات المؤمنین،ص127۔
5 ...... شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیہ،4/416-417،سیرت مصطفیٰ،ص674۔

نماز نہیں پڑھی گئی۔[1] لہٰذا اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنَّ میں سے صرف آپ کو یہ اِعزاز حاصل ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[2]

اللہ پاک کی آپ پر رَحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146738

1 ...... فتاویٰ رضویہ، 9/369۔

2 ...... ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جنوری 2017۔

Go To Index

اُمُّ المؤمنین حضرتِ جویریہ رضی اللہ عنہا

دُرود شریف کی فضیلت

امیرُ المؤمنین حضرت عَلِیُّ المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم سے رِوایَت ہے کہ جس شخص نے روزِ جمعہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر 100 مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا قیامت کے دن وہ اِس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر نوروں میں سے ایک نور ہو گا جسے دیکھ کر لوگ حیرت سے کہیں گے: یہ کون سا عمل کرتا تھا؟(جس کی وجہ سے اِس کا چہرہ اِس قدر پُرنور ہے)[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کا جب بھی تذکرہ کیا جائے یا ان کی سیرت کو پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کا اپنا ہی مقام ہے، چاہے وہ صحابی ہوں یا صحابیہ، ہر ایک کی زندگی مسلمانوں کے لئے ایسا نمونہ ہے کہ جس پر عمل پیرا ہو کر ہر ایک کے لئے دینِ اسلام پر چلنا آسان اور ہر ایک اپنی زندگی کو بہتر سے بہترین بنا سکتا ہے۔

جان و مال اور اولاد سے بڑھ کر حضور سے محبت

جس طرح صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور ان کے فرمان پر عمل کرنے کو ہر چیز پر فوقیت دیتے تھے اِسی طرح صحابیات رضی اللہُ عَنہُنَّ کا بھی یہی معمول تھا۔ وہ اپنی جان و مال اور اولاد سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کرتی تھیں، یہاں تک کہ بعض رِوایات میں آتا ہے کہ جو چیزیں عورتوں کو عام طور پر بہت پسند ہوا کرتی ہیں اگر اس کے متعلق بھی رسولِ کریم

1 ...... شعب الایمان، 3/112، حدیث:3036۔

www.dawateislami.net

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم منع فرما دیتے تو وہ اسے بھی قربان کر دیا کرتی تھیں۔ اِسی طرح اگر سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جنگ کا اِعلان فرما دیتے تو وہ اپنے شوہروں اور اپنے بیٹوں کو بِلا جھجک جنگ میں بھیج دیا کرتی تھیں۔

شاہی محلات میں پرورش پانے والی

آج ہم انہیں صحابیات میں سے ایک صحابیہ رضی اللہُ عنہا کے بارے میں بات کریں گے جن کے لیے جنَّت کی بشارت ہے، جنہیں صحابیہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجہ ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ حُسنِ اخلاق کی پیکر، نازو نعمت سے شاہی محلات میں پرورش پانے والی، عقل و دانش اور فہم و فراست سے آراستہ، عربی زبان کی فصاحت وبلاغت میں ممتاز حیثیت کی حامل ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجہ مطہرہ، ہماری پیاری امی جان حضرت جویریہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا۔

نام وتعارف

اِسلام لانے سے پہلے حضرتِ جویریہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا کا نام "بَرَّہ" تھا، رسولِ کریم، رَءُوف رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کا نام تبدیل فرما کر "جویریہ" رکھا۔ [1] قبیلہ بنی مصطلق سے آپ رضی اللہ عنہا کا تعَلُّق تھا جو خُزاعَہ کی ایک شاخ ہے۔ آپ کے والِد کا نام حارِث ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ نِکاح سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا مُسافِع بن صفوان کے نِکاح میں تھیں، مُسافِع غزوۂ مُرَیسِیع میں حالتِ کفر میں ہی ہلاک ہوا۔ [2]

1. مستدرک، 5/36، حدیث: 6861۔
2. امتاع الاسماع، 6/82۔

سرکار نے زوجیت میں قبول فرمایا

اس کے مَرنے کے بعد (آپ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول فرمایا پھر) پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی زوجیت میں قبول فرمایا اور آپ سے نِکاح فرمایا۔ نکاح کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر 20 سال تھی۔ اِس اِعتبار سے آپ رضی اللہُ عنہا کی وِلادت بعثتِ نبوی سے تقریباً دو سال پہلے 608 عیسوی میں ہوئی۔ [1]

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نکاح کی بدولت آپ کا شمار جنتی خواتین میں ہو گیا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: اللہ پاک نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ [2]

جنَّت کا وعدہ

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجہ ہونا تو آپ کی اِضافی فضیلت ہے ورنہ آپ رضی اللہُ عنہا کے جنتی ہونے کے لیے آپ کا صحابیہ ہونا بھی کافی ہے کیونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ یا صحابیات میں سے کوئی بھی ایک لمحے کے لیے بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحبت کی برکت سے اللہ پاک نے ان سب سے جنَّت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

صحابۂ کرام نے آپ کے قبیلے کے غُلام آزاد کر دیئے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نِکاح فرمانے کی خبر جب صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو پہنچی تو انہیں یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ جس قبیلے میں سردارِ دوجہاں

1 ...... سیرتِ حلبیہ، 2/380، فیضانِ امہات المؤمنین، ص 245۔

2 ...... کنزالعمال، جزء: 11، 6/186، حدیث: 31936۔

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نِکاح فرمائیں اس قبیلے کا کوئی فرد ان کی غُلامی میں رہے۔ چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے پاس اس قبیلے کے جتنے غُلام تھے سب کو یہ کہہ کر آزاد کر دیا کہ یہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رِشتے دار ہیں۔[1]

خیر و برکت والا نِکاح

اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا اسے بہت زیادہ خیر و برکت والا نِکاح قرار دیتے ہوئے فرماتی ہیں: ہم نے اپنی قوم پر خیر و برکت لانے والی کوئی عورت حضرتِ جُوَیْرِیہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر نہیں دیکھی۔[2]

حُسن و جَمال

اللہ پاک نے آپ رضی اللہ عنہا کو حُسنِ اخلاق کے ساتھ ساتھ حُسنِ صورت سے بھی بہت نوازا تھا۔ حُسن و جَمال میں آپ رضی اللہ عنہا اپنی مثال آپ تھیں۔ چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے حُسن و جمال کا تذکِرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نِہایَت شِیریں و ملیح حسن والی عورت تھیں۔[3]

عبادت کا ذوق

آپ رضی اللہ عنہا کو اللہ پاک کی عبادت کا بھی بہت شوق تھا۔ آپ کثرت سے اللہ پاک کی عبادت کیا کرتی تھی۔ رِوایات میں آتا ہے: ایک مرتبہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کے پاس سے فجر کی نماز کے بعد تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہُ عنہا اس

1 ...... ابو داوٗد، 4/30، حدیث: 3931۔
2 ...... ابو داوٗد، 4/30، حدیث: 3931۔
3 ...... ابو داوٗد، 4/30، حدیث: 3931۔

www.dawateislami.net

وقت اپنی سجدہ گاہ میں تھیں۔ پھر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو آپ اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پوچھا کہ تم تب سے یہیں بیٹھی ہو جیسا میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ آپ رضی اللہُ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد، تین بار چار ایسے کلمات پڑھے ہیں کہ تم نے دن بھر میں جو کچھ بھی پڑھا اگر اس سے ان چار کلمات کا وزن کیا جائے تو وہ چار کلمات بھاری ہو جائیں گے۔ (وہ کلمات یہ ہیں:)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ[1]

وفات و تدفین

اسلام لاکر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجیت میں آنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا شب وروز اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے زندگی بسر کرتی رہیں اور پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دُنیا سے ظاہِری پردہ فرمانے کے کم و بیش 40 سال بعد ربیعُ الاوّل 50ھ میں 65 سال کی عمر پاکر آپ اِس دنیا سے رُخصت ہوئیں۔ مَروان بن حکم جو اس وَقْت مدینۃُ المنورہ کا حاکم تھا، اس نے آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنَّتُ البقیع میں آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین کی گئی۔[2] اللہ پاک کی آپ پر رَحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❀❀❀

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146228

1 ...... مسلم، ص1119، حدیث:2726۔
2 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/428۔

اُمُّ الْمومنین حضرت میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ پاک اس سے راضی ہو اُسے چاہیے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم بات کریں گے اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ بنتِ حارث رضی اللہُ عنہا کے بارے میں، یہ وہ خاتون ہیں جنہیں خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبانِ حق ترجمان سے جنتی ہونے کی بشارت عطا فرمائی گئی ہے۔

نام و نسب

آپ رضی اللہُ عنہا کا نام پہلے "بَرَّہ" یعنی نیکوکار تھا، (چونکہ اس نام میں خودستائی یعنی اپنی تعریف پائی جاتی ہے اس لئے) پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کا نام تبدیل فرما کر "میمونہ" رکھا۔ آپ کے والِد کا نام حارِث اور والِدہ کا نام ہِند بنتِ عَوف ہے۔ مُضَر پر جاکر آپ کا نسب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نسب شریف سے ملتا ہے۔ (2)

معزز خاندان

آپ رضی اللہُ عنہا کا تعلق اُس معزز گھرانے سے تھا جسے شرافت و عَظَمت نے ہر

---

1 ...... مسند الفردوس، 2/284، حدیث: 6083۔

2 ...... سبل الہدیٰ والرشاد، 11/207۔

www.dawateislami.net

طرف سے گھیر رکھا تھا، اللہ پاک نے اس خاندان کو ایسے بہت سے اعزازات سے نوازا تھا جن پر زمانہ رَشک کرتا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہا کی والِدہ ہند بنتِ عَوف کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سسرالی رِشتوں کے اِعتبار سے سب سے معزز خاتون ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی دو بیٹیاں حضرتِ زینب بنتِ خُزیمہ اور حضرت میمونہ بنتِ حارِث رضی اللہُ عنہما یکے بعد دِیگرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجیت میں آئیں، جب حضرت زینب رضی اللہُ عنہا کا انتقال ہوگیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا مگر ان کے علاوہ آپ کی دیگر بیٹیاں بھی معزز ترِین اَفْرَاد کے نکاح میں تھیں۔ چنانچہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچا حضرتِ عبّاس اور حضرتِ حمزہ رضی اللہُ عنہما نیز مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ ابوبکر صِدّیق، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ عَلِیُّ المرتضٰی، حضرتِ جعفر بن ابوطالِب اور حضرتِ شَدَّاد بن ہاد رضی اللہُ عنہم جیسے عظیم صحابۂ کرام بھی آپ رضی اللہ عنہا کے دامادوں میں شامِل ہیں۔[1]

آپ رضی اللہُ عنہا کے رشتے داروں میں ایسے بہت سے مَردوں اور عورتوں کے نام آتے ہیں جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایمان لاکر شرفِ صحابیّت سے مُشَرَّف ہوئے، جن میں حضرت اُمِّ فضل، حضرت سلمٰی بنت عمیس، حضرت اسماء بنت عمیس[2] حضرت عبدُ اللہ بن عباس[3] اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہُ عنہم شامل ہیں۔[4]

1 ...... اسد الغابہ، 7/274، رقم: 7252۔
2 ...... معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، 6/3354، حدیث: 7676۔
3 ...... الاکمال، ص 63، رقم: 507۔
4 ...... الاکمال، ص 29، رقم: 216۔

ازدواجی زندگی

آپ رضی اللہ عنہا کا نِکاح پہلے مَسْعُود بن عَمرو ثقفی سے ہوا تھا، لیکن کسی وجہ سے دونوں میں علیٰحدگی ہوگئی تھی، پھر آپ رضی اللہُ عنہا ابورُہم بن عَبْدُ الْعُزی کے نِکاح میں آئیں تھیں، کچھ عرصہ بعد جب اس کا اِنتقال ہوگیا تو ذوالقعدۃُ الحَرام 7 ہجری کو جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم عمرۃُ القضاء کی ادائیگی کے لئے مکۂ مکرمہ تشریف لائے تب آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے چچا جان حضرت عبّاس رضی اللہُ عنہ کی درخواست پر آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو نِکاح کا پیغام بھیجا۔ جب آپ کو پیغامِ نکاح ملا تو اُس وَقْت آپ اُونٹ پر سوار تھیں، یہ خوش خبری سنتے ہی آپ نے فرمایا: اونٹ اور جو اس پر ہے وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لئے ہے۔[1] پھر آپ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ساتھ رِشتۂ اِزْدِواج میں منسلک ہوئیں اور ان خوش نصیب خواتین کی فہرست میں شامل ہوئیں جن کے بارے میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے صرف جنّتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔[2]

حالتِ اِحْرام میں نِکاح

آپ رضی اللہ عنہا کو یہ اِعزاز بھی حاصل ہے کہ اُمَّتِ مسلمہ کو مختلف مَسائل کا حل آپ رضی اللہُ عنہا کے ذَریعے سے مِلا ہے جن میں سے ایک اَہم مسئلہ حالتِ اِحْرام میں نِکاح کرنے کا بھی ہے، چونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے جس وقت آپ رضی اللہُ عنہا

1 ...... سیرتِ حلبیہ، 3/91، فیضانِ امہات المؤمنین، ص 321 ملخصاً۔
2 ...... کنزالعمال، 6/186، حدیث: 31936۔

سے نِکاح فرمایا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حالتِ اِحرام میں تھے۔[1] چنانچہ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہو گیا کہ مُحرِم (یعنی جس نے حج یا عمرے کا اِحرام باندھا ہو اُس) کو اس حالت میں نِکاح کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔

خوفِ خدا

آپ رضی اللہُ عنہا بہت زیادہ خوفِ خدا رکھنے والی تھیں، اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: حضرت میمونہ رضی اللہُ عنہا ہم میں سب سے زیادہ اللہ پاک سے ڈرنے والی اور صِلۂ رحمی کرنے والی تھیں۔[2]

وِصالِ پُر ملال

51 سن ہجری میں آپ رضی اللہُ عنہا بیمار ہوئیں۔ جب مرضِ وفات نے شدّت اِختیار کی تو آپ فرمانے لگیں: مجھے مکہ شریف سے باہر لے جاؤ، کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے بتایا ہے کہ میرا اِنتقال مکہ میں نہیں ہو گا۔ چنانچہ جب آپ رضی اللہُ عنہا کو مکہ شریف سے باہر مقامِ سَرِف میں اس درخت کے پاس لایا گیا جہاں آپ نِکاح کے بعد رُخصت ہو کر آئی تھیں تو اس مقام پر آپ کا اِنتقال ہو گیا۔[3] یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کا دورِ حکومت تھا۔ عظیم صحابیٔ رسول حضرتِ عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہُ عنہما نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور پھر قبر میں بھی اُترے۔[4]

1 ...... بخاری، 1/607، حدیث: 1837۔
2 ...... طبقات ابن سعد، 8/110۔
3 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/423، دلائل النبوۃ للبیہقی، 6/437۔
4 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/424۔

www.dawateislami.net

آپ رضی اللہ عنہا کی چند خصوصیات

(1) آپ رضی اللہ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سب سے آخری زوجۂ مطہرہ ہیں۔

(2) آپ اُن خواتین میں سے ہیں جنہوں نے خُود کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا تھا۔

(3) پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ سے حالتِ احرام میں نِکاح فرمایا۔

(4) آپ اُن چار بہنوں میں سے ہیں جنہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اَلْاَخَوَاتُ الْمُؤْمِنَات کے خوبصورت خِطاب سے نوازا تھا۔

(5) آپ کو یہ خُصُوصیت حاصل ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مقامِ سرف میں آپ سے نِکاح فرمایا، پھر اسی مقام پر آپ کا اِنتقال ہوا اور اسی مقام پر آپ کی مُبارَک تُرْبَت (یعنی قبر) بنی۔ (1)

اللہ پاک آپ کے دَرَجات میں اِضافہ فرمائے اور آپ کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔ اٰمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146079

1 ...... معجم اوسط، 3/172، حدیث: 4225، فیضانِ امہات المؤمنین، ص 336-337۔

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ حَفصہ رضی اللّٰہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو دِن بھر میں مجھ پر 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔[2] ہمیں اللہ پاک کی ذات پر یقین ہے کہ اس کے فضل و کرم سے ہم پر بھی اس وقت اس کی رحمتیں نازِل ہو رہی ہوں گی کیونکہ ہم تذکرہ کر رہے ہیں اس کی ایسی پاک اور نیک خواتین کا، جنہیں دُنیا ہی میں اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنّت کی بشارت عطا فرما دی تھی۔

اے عاشقانِ رسول! آج ہم جن عظیم خاتون کا تذکرہ کریں گے، یہ وہ خوش نصیب خاتون ہیں جن کی خوبیاں جبرائیل امین علیہ السلام نے بیان فرمائیں، جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بھانجی، عظیم الشان جرنیل صحابی حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بھتیجی، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی نورِ چشم، عابدہ، زاہدہ، قاریہ حق بیان کرنے میں صاف گو، تمام مومنین کی ماں اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا حفصہ بنتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔

1 القربۃ لابن بشکوال، ص 91، حدیث: 90۔
2 حلیۃ الاولیاء، 7/335، رقم: 10750۔

نام و تعارف

آپ رضی اللہ عنہا کا نام حَفصَہ اور آپ کے والد مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیر المومنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اور والِدہ کا نام زینب بنتِ مَظعُون ہے۔ آپ رضی اللہُ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِعلانِ نُبُوت سے 5 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ حضرتِ کعب پر جا کر آپ رضی اللہُ عنہا کا نسب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نسب شریف سے ملتا ہے۔ (1)

اسلام قبول کرنے اور ہجرت کا واقعہ

آپ رضی اللہُ عنہا نے اپنے والدِ محترم حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ترغیب پر اسلام قبول کیا اور اپنے پہلے شوہر صحابیِ رسول حضرت خُنَیس بن حُذافَہ سَہمی رضی اللہُ عنہ کے ساتھ مکۂ مکرمہ سے مدینۂ مُنوَّرَہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ (2)

عابِدہ اور زاہدہ خاتون

آپ رضی اللہُ عنہا نہایت بلند ہمت، کثرت سے روزے رکھنے والی اور رات عبادت میں گزارنے والی عابدہ اور زاہدہ خاتون تھیں۔ ایک بار جبرائیلِ امین علیہ السّلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور آپ کی عبادت و ریاضت کا ذِکر کرتے ہوئے عرض کی: یہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والی، رات کو بہت زیادہ قیام کرنے والی اور جنَّت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔ (3) اِس رِوایت میں آپ کے جنتی ہونے کی گواہی فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیلِ امین علیہ السّلام نے دی۔

---

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/65۔

2 ...... طبقات ابن سعد، 8/65۔

3 ...... الاصابہ، 8/86۔

تلاوتِ قرآن

آپ رضی اللہ عنہا کثرت سے تلاوتِ قرآن کیا کرتی تھیں۔ حق گوئی اور حاضر جوابی جیسی عمدہ صفات میں آپ نے اپنے والدِ محترم حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا مِزاج پایا تھا۔[1]

اَزواجِ مطہرات میں شامل

3 سن ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت خُنیس بن حُذافہ سہمی رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں ان کی وفات کے بعد پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ سے نکاح فرما کر اُمّہاتُ المؤمنین کے عظیم الشان منصب میں شامل فرمایا۔[2] آپ رضی اللہ عنہا اُن چھ اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ہیں جن کا تعلق قبیلۂ قریش سے تھا۔

خاندان کے چھ اَفراد کی جنگِ بدر میں شرکت

آپ رضی اللہ عنہا کو ایک بہت بڑی نسبت یہ بھی حاصِل ہے کہ غزوۂ بدر جس میں مسلمانوں کو غلبہ اور کُفّار کو زبردست شکست ہوئی تھی اور جس میں شریک ہونے والوں کے بارے میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔[3] اِس میں آپ رضی اللہ عنہا کے خاندان کے چھ اَفراد نے شرکت کی سعادت حاصِل کی تھی:

(1) آپ کے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رضی اللہ عنہ۔

(2) آپ کے چچا جان حضرت سیِّدُنا زید بن خطّاب رضی اللہ عنہ۔

1 سیرت مصطفیٰ، ص662۔
2 سبل الہدیٰ والرشاد، 11/184۔
3 مسند امام احمد، 10/163، حدیث:26502۔

(5-3) تین ماموں جان حضرتِ عثمان بن مظعون، حضرتِ عبد اللہ بن مظعون اور حضرتِ قُدامہ بن مظعون رضی اللہُ عنہم۔

(6) آپ کے ماموں زاد بھائی حضرت سیِّدُنا سائب بن عثمان بن مظعون رضی اللہُ عنہ ہیں۔

عِلمِ دِین کا شوق

آپ رضی اللہُ عنہا کو علمِ دِین حاصل کرنے کا بہت شوق تھا یہی وجہ تھی کہ آپ کو جو بات معلوم نہ ہوتی بِلا جھجک پوچھ لیا کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک بار رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنگِ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہونے والے مسلمانوں کے بارے میں فرمایا: مجھے اُمید ہے اِن شاءَ اللہ ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا، تو آپ کے ذہن میں اس حوالے سے ایک سوال پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا: ﴿ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ ﴾ (پ16، مریم:71) (ترجَمۂ کنز العرفان: اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔) تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جواباً اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے یہ بھی اِرشاد فرمایا ہے: ﴿ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ۝۷۲ ﴾ (پ16، مریم:72) (ترجَمۂ کنز العرفان: پھر ہم ڈرنے والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گِرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔)[1]

عِلمِ حدِیث اور فقہ میں مَہارَت

آپ رضی اللہُ عنہا علمِ حدِیث اور فقہ میں کافی مہارت رکھتی تھیں یہاں تک کہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے عورتوں کے متعلق شرعی مسائل میں آپ

1 ...... ابن ماجہ، 4/508، حدیث: 4281۔

رضی اللہ عنہا سے رجوع فرمایا۔[1]

اللہ پاک کی راہ میں صدقہ

آپ رضی اللہ عنہا نے اِنتقال سے پہلے اپنا تمام مال اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کر دیا تھا اور جائیداد وَقف کر دینے کی وَصیت فرمائی تھی۔[2]

اِنتقال اور تدفین

آپ رضی اللہ عنہا کا اِنتقال حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں 45ہجری شعبانُ المعظم کے مہینے میں مدینۃ المنورہ میں ہوا۔ مَروان بن حکم اس وقت مدینے کا حاکم تھا، اسی نے آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور کچھ دُور تک آپ کے جنازے کو بھی اُٹھایا پھر صحابیِ رسول حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قبر تک جنازے کو کاندھا دیئے چلتے رہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے دو بھائیوں حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عمر اور حضرتِ سیّدُنا عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما اور تین بھتیجوں نے آپ کو قبر میں اُتارا۔[3] جنَّتُ البقیع میں دوسری اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پہلو میں آپ کی تدفین کی گئی۔ وفات کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر 60 یا 63 سال تھی۔[4]

اللہ پاک کی آپ پر رَحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146219

1 ...... تفسیر در منثور، 1/653۔
2 ...... اسد الغابۃ، 7/75۔
3 ...... سبل الہدیٰ والرشاد، 11/186۔
4 ...... سیرتِ مصطفیٰ، ص664۔

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ صَفیہ رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ایسی خوش نصیب خاتون کا تذکرہ کریں گے جنہیں زُہد و تقویٰ، صِدق ووفا، عبادت وریاضت، علم وفضل، عزت وشرف، دِین ودانش، ذِکر وفکر اور فہم و فراست الغرض ہر اِعتبار سے اللہ پاک نے انہیں بلند مقام عطا فرمایا ہے، جنہیں تین نبیوں سے نسبت حاصل ہے، حضرت ہارون علیہ السّلام کی اَولاد سے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی بھتیجی ہیں اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ہیں۔[2] ہم بات کر رہے ہیں اُمُّ المؤمنین حضرتِ صفیہ بنتِ حیی رضی اللہُ عنہا کی۔

نام ونسب

آپ رضی اللہُ عنہا کا نام صفیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے آپ کا نام زینب تھا پھر جب آپ غزوۂ خیبر کے بعد قیدی ہو کر آئیں اور رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو اپنے لئے منتخب فرمایا تو آپ کو صفیہ کہا جانے لگا۔ آپ کے والِد کا نام حیی اور والِدہ کا نام ضَرَّہ بنتِ سَمَوْاَل ہے۔ آپ رضی اللہُ عنہا بنی اسرائیل میں سے حضرتِ ہارون بن عمران علیہ السّلام

---

1 مسند ابی یعلیٰ، 5/458، حدیث: 6383۔

2 مراٰۃ المناجیح، 6/433۔

کی اَوْلاد میں سے ہیں۔[1] حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام پر جاکر آپ رضی اللہ عنہا کا نسب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نسب شریف سے ملتا ہے، کیونکہ آپ بنی اسرائیل (بنی یعقوب بن اِسحاق بن ابراہیم علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام) میں سے ہیں اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بنی اسماعیل (بن ابراہیم علیہما السلام) میں سے ہیں۔[2]

قبولِ اسلام

آپ رضی اللہ عنہا کا تَعَلُّق مدینۂ منورہ کے ایک یہودی قبیلے بنی نَضِیر سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فتحِ خیبر کے موقع پر 7 ہجری صفر المظفر کے مہینے میں اسلام قبول کیا اور فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسول کو اِختیار کرتی ہوں۔[3]

سرکار کی زوجیت کا شرف

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب آپ کے ساتھ نِکاح فرمایا اس وقت آپ کی عمر 17 سال تھی اور چونکہ یہ 7 ہجری کا واقعہ ہے لہٰذا اِس اِعتبار سے آپ کی وِلادت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِعلانِ نبوت کے تقریباً دو سال بعد بنتی ہے۔[4]

فضل و کمال والی خاتون

آپ بہت عقلمند، بُردبار اور صاحبِ فضل و کمال خاتون تھیں۔ آپ تقویٰ و پرہیز گاری، عبادت و ریاضت اور صدقہ و خیرات کرنے میں عظیم مقام رکھتی تھیں۔[5] آپ کی

---

1. شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/428۔
2. فیضان امہات المؤمنین، ص308۔
3. صفۃ الصفوۃ، 2/36، فیضان امہات المؤمنین، ص308۔
4. فیضانِ امہات المؤمنین، ص309۔
5. البدایہ والنہایہ، 5/539، الاصابہ، 8/211۔

سیرتِ مبارکہ میں حِلم وبُرُدباری اور عَفْو ودَرگُزر کی صفت بہت نمایاں تھی، دوسروں کی خطاؤں پر چشم پوشی کرنا اور مُعاف کر دینا آپ رضی اللہُ عنہا کے اَخلاق کا ایک واضح اور بالکل نمایاں پہلو تھا۔ چنانچہ

جاؤ! آج سے تم آزاد ہو

ایک دَفعہ آپ کی ایک باندی نے امیر المؤمنین حضرتِ عُمَر فاروق رضی اللہُ عنہ کے پاس آکر آپ رضی اللہُ عنہا کے بارے میں کوئی جھوٹی بات کہی، بعد میں جب آپ کو اس بات کا عِلْم ہوا تو آپ نے اُس باندی سے پوچھا: تمہیں ایسا کرنے پر کس نے اُکسایا؟ اس باندی نے سچ کا اِظہار کرتے ہوئے کہا: شیطان نے۔ اس کے سچ کہنے کی وجہ سے آپ رضی اللہُ عنہا نے عَفْو ودَرگُزر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے فرمایا: جاؤ! آج سے تم آزاد ہو۔ (1)

حضور کا اَدب واِحترام

آپ رضی اللہُ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا بہت زیادہ اَدب واِحترام کیا کرتی تھیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد غزوۂ خیبر سے واپسی کے سفر میں جب سواری کے لئے اُونٹ قریب لایا گیا، تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے آپ رضی اللہُ عنہا کو اپنے کپڑے سے پردہ کرایا اور اپنے زانوئے مُبارَک کو آپ کے قریب کیا تاکہ آپ اس پر پاؤں رکھ کر اُونٹ پر سُوار ہو جائیں۔ (2) لیکن آپ نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی تعظیم کے پیشِ نظر زانوئے مُبارَک پر پاؤں نہیں رکھا بلکہ گھٹنا رکھ کر سوار ہوئیں۔ (3)

1. الاصابۃ، 8/211، رقم: 11407۔
2. کتاب المغازی للواقدی، 2/708۔
3. معجم کبیر، 11/303، حدیث: 12068۔

حضور کی آپ سے محبت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی آپ سے بہت محبت فرماتے تھے، ماہِ رَمَضان کے آخری عشرے کی بات ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں اِعتکاف کئے ہوئے تھے، ایک رات حضرتِ صفیہ رضی اللہُ عنہا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کے لئے حاضِر ہوئیں، تھوڑی دیر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے گفتگو کی پھر جب آپ واپس جانے کے لئے کھڑی ہوئیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی اُٹھ کر آپ کے ساتھ چلے اور مسجد کے دَروازے تک آپ رضی اللہُ عنہا کو چھوڑنے کے لیے آئے۔[(1)]

تین نبیوں سے نسبت

ایک مرتبہ آپ رضی اللہُ عنہا کو پتہ چلا کہ کسی خاتون نے آپ کو یہودی کی بیٹی کہا ہے اس پر آپ رضی اللہُ عنہا بہت غمزدہ ہوئیں یہاں تک کہ آپ رونے لگ گئیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں اور تم نبی کی بیوی ہو، یعنی تمہیں تو تین تین نبیوں سے نسبت حاصل ہے کوئی خاتون تم پر کیسے فخر کر سکتی ہے۔[(2)] اِس حدیثِ پاک میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہماری پیاری امی جان کی دِل جوئی فرمائی (کہ تم نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں اور تم نبی کی بیوی ہو، یعنی تمہیں تو تین تین نبیوں سے نسبت حاصل ہے)۔

جنتی خاتون

آپ رضی اللہُ عنہا مسلمانوں کے اُس گروہ میں شامل ہیں جن کے نام کے ساتھ رضی اللہُ عنہا

1 ...... بخاری، 1/668، حدیث:2035۔
2 ...... ترمذی، 5/474، حدیث:3920۔

پکارا جاتا ہے اور جن سے اللہ پاک نے اپنے کلام میں جنَّت کا وعدہ فرمالیا ہے اور آپ کے جنتی ہونے کی خصوصی سند پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمانِ عالی شان بھی ہے کہ اللہ پاک نے مجھے صرف جنتی خاتون سے شادی کرنے کا حکم دیا۔ [1]

وفات و تدفین

آپ رضی اللہ عنہا کا اِنتقال 50 سن ہجری میں رَمَضانُ الْمُبارَک کے بابرکت مہینے میں ہوا، یہ حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کا دورِ حکومت تھا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر مُبارَک 60 سال تھی۔ آپ کا مزار مدینۂ منورہ کے مشہور قبرستان جنَّتُ البقیع میں واقع ہے۔ [2]

❁❁❁

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146301

1 ...... کنزالعمال، جز:11، 6/186، رقم:31936۔

2 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/436۔

حضرتِ زینب بنتِ رسول اللہ رضی اللہُ عنہا

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک کے کچھ سَیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ محافلِ ذِکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھ جاؤ۔ جب ذاکرین (یعنی ذِکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر آمین کہتے ہیں۔ جب وہ نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی اُن کے ساتھ مل کر دُرود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ مُنْتَشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوش خبری ہے کہ وہ مغفرت کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم اُن جنتی خاتون کا ذِکر کریں گے جو دونوں جہانوں کے سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بیٹی ہیں، جنھوں نے اسلام کی خاطر مشکلات برداشت کیں، پریشانیاں اُٹھائیں، قربانیاں دیں، جن کی پریشانیوں کا سوچ کر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم غم زدہ ہو جاتے تھے، وہ عظیم خاتون ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہُ عنہا ہیں۔

مختصر تعارف

اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو چار بیٹیوں سے نوازا تھا۔ اُن میں سے آپ کی سب سے بڑی صاحب زادی حضرت زینب رضی اللہُ عنہا ہیں۔ آپ کی

1 ...... جمع الجوامع، 3/125، حدیث: 7750۔

www.dawateislami.net

والدہ حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا ہیں۔ آپ کی ولادت اعلانِ نبوت سے 10 سال پہلے ہوئی، اُس وقت پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عمر شریف 30 سال تھی۔[1] آپ کا نکاح آپ کی والدہ کی زندگی میں ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا کی حقیقی بہن حضرت ہالہ بنتِ خُوَیلد رضی اللہُ عنہا کے بیٹے تھے۔[2]

قبولِ اسلام اور والدہ کا ہار

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب نبوت کا اِعلان فرمایا تو حضرت زینب رضی اللہُ عنہا نے تو اسلام قبول کر لیا مگر آپ کے شوہر اَبُو العاص مسلمان نہیں ہوئے اور نہ ہی انہوں نے آپ کو اپنے سے جدا کیا۔ جنگِ بدر کے موقع پر جب یہ مسلمانوں کے ہاتھوں قید کر لیے گئے تو انہوں نے مکۂ مکرمہ میں حضرت زینب رضی اللہُ عنہا کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ فدیے کی رقم بھیج دیں۔ آپ رضی اللہُ عنہا کے پاس اُس وقت ایک ہار تھا جو آپ کی والدہ حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا نے آپ کو جہیز میں دیا تھا۔ آپ نے فدیے کی رقم کے ساتھ وہ ہار بھی اپنے گلے سے اتار کر مدینہ بھیج دیا۔ جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظر اس ہار پر پڑی تو بی بی خدیجہ رضی اللہُ عنہا اور اُن کی محبت کی یاد نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قلبِ مبارک پر ایسا رِقت انگیز اثر ڈالا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے فرمایا: اگر تم لوگوں کی مرضی ہو تو بیٹی کو اُس کی ماں کی یادگار واپس کر دوں؟ یہ سن کر تمام صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے سرِ تسلیم خم کر دیا اور یہ ہار بی بی زینب

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/25، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/318۔

2 ...... سیر اعلام النبلاء، 3/501، معرفۃ الصحابۃ، 5/139۔

رضی اللہُ عنہا کے پاس مکہ بھیج دیا گیا۔ [1]

ہجرت اور آزمائش

صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے مشورے سے یہ طے پایا کہ اَبُو العاص کو بغیر فدیے کے چھوڑ دیا جائے اس شرط پر کہ وہ واپس جا کر حضرت زینب رضی اللہُ عنہا کو مدینہ بھیج دیں۔ اس غرض سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دو آدمی حضرت زینب رضی اللہُ عنہا کو لینے کے لیے اَبُو العاص کے ساتھ کر دیئے کہ وہ مکہ سے باہر ٹھہر جائیں اور اَبُو العاص آپ رضی اللہُ عنہا کو ان تک پہنچوا دیں۔ [2]

مکہ پہنچ کر آپ رضی اللہُ عنہا کے دیور کِنانہ آپ کو لے کر مکے سے روانہ ہوئے، کفار کو جب اس کی خبر ہوئی تو ان کی ایک جماعت آپ کو روکنے کے لئے وہاں پہنچ گئی۔ اسی مزاحمت کے دوران کفار میں سے کسی نے آپ رضی اللہُ عنہا کو نیزے سے ڈرا کر اونٹ سے گرا دیا جس سے آپ کا حمل ضائع ہو گیا، یہ دیکھ کر کنانہ نے تیر نکال کر سامنے رکھ دیئے اور کہا: کوئی بھی سامنے آیا تو وہ بچ کر نہیں جا سکے گا۔ یہ دیکھ کر لوگ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے اور اُن میں سے ایک نے کہا کہ ٹھہرو! ہماری بات سن لو! محمد کی بیٹی کو روکنے کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں لیکن تم اگر انہیں دن دہاڑے لے کر جاؤ گے تو یہ ہماری کمزوری کی دلیل ہو گی، لہٰذا ابھی تم انہیں واپس لے جاؤ، جب شور شرابا کم ہو جائے تو رات کو انہیں لے جانا۔ کنانہ نے اس تجویز کو قبول کر لیا اور انہیں واپس لے گئے۔ پھر چند روز بعد ایک رات آپ رضی اللہُ عنہا کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہُ عنہ کے پاس پہنچا دیا گیا اور آپ انہیں نہایت

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/25-26، سیرتِ مصطفیٰ، ص240-241 بتغیر قلیل۔
2 ...... طبقات ابن سعد، 8/25-26، صحابہ کرام کا عشق رسول، ص118 بتغیر قلیل۔

عزت اور ادب واِحترام کے ساتھ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس مدینے لے آئے۔ اس طرح آپ رضی اللہُ عنہا مدینۂ منورہ میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس پہنچیں۔[1]

ابو العاص کا قبولِ اسلام

7 سن ہجری میں آپ رضی اللہُ عنہا کے شوہر ابُو العاص نے بھی دینِ اسلام قبول کر لیا اور مدینہ میں آکر بی بی زینب رضی اللہُ عنہا کے ساتھ رہنے لگے۔

حضرت زینب کی اَولاد

اللہ پاک نے آپ رضی اللہُ عنہا کو ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا تھا۔ بیٹے کا نام علی بن ابو العاص رضی اللہُ عنہ جبکہ بیٹی کا نام اُمامہ بنت ابو العاص رضی اللہُ عنہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان دونوں پر خصوصی شفقت فرماتے تھے۔ چنانچہ رِوایات میں آتا ہے کہ حضرت علی بن ابو العاص رضی اللہُ عنہ کو فتحِ مکہ کے موقع پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ یہ بلوغت کو پہنچنے سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔[2] حضرت اُمامہ بنتِ ابو العاص رضی اللہُ عنہا کو کئی مرتبہ دیکھا گیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم انہیں کندھے پر اُٹھائے نماز پڑھتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سجدے میں جاتے تو انہیں اُتار دیتے اور جب سجدے سے اٹھنے لگتے تو انہیں واپس اٹھا لیتے تھے۔[3]

حضرت زینب کا جنتی ہونا

آپ رضی اللہُ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صاحبزادی ہیں، صحابیہ ہیں، اسلام

---

1 ...... السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ص 271۔

2 ...... معرفۃ الصحابۃ، 5/140۔

3 ...... بخاری، 1/192، حدیث: 516۔

کے لیے تکالیف برداشت کرنے والی ہیں، یہ نسبتیں آپ کے جنتی ہونے کے لیے کافی ہیں مگر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے دنیا ہی میں انہیں جنتی قرار دے دیا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ان کی (یعنی حسن و حسین) کی خالائیں جنتی ہیں۔[1] آپ رضی اللہ عنہا بھی حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی خالہ ہیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان آپ کے جنتی ہونے کی واضح سند ہے۔

وفاتِ غمناک

مدینہ شریف آتے وقت حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو جو اونٹ سے گرنے کی وجہ سے زخم ہوا تھا۔ وہ زخم کئی سال تک رہا، کئی سال تک اس زخم سے بیمار رہ کر 8 سن ہجری میں آپ رضی اللہ عنہا کا اِنتقال ہو گیا۔[2]

حضور کا غمگین ہونا

آپ رضی اللہ عنہا کے اِنتقال کے بعد پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: زینب میری سب سے اچھی بیٹی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی۔[3]

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کی قبر میں اُترے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پریشان اور غم زدہ تھے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم باہر تشریف لائے تو پریشانی اور غم کے آثار زائل ہو چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھے زینب کی کمزوری یاد آگئی تو میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کی قبر کی تنگی اور غم میں تخفیف کا سوال کیا تو

1 ...... معجم کبیر، 3/66، حدیث: 2682۔
2 ...... طبقات ابن سعد، 8/28، صحابہ کرام کا عشقِ رسول، ص118۔
3 ...... معرفۃ الصحابۃ، 5/141۔

اللہ پاک نے ایسا ہی کیا اور اسے اس پر آسان فرما دیا۔[1]

قبر میں تبرک رکھنا

پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے آپ رضی اللہُ عنہا کے کفن میں اپنا تہبند شریف بھی رکھا۔[2] تاکہ آگے کے مَراحل آپ رضی اللہُ عنہا کے لیے مزید آسان ہو جائیں۔

اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

❁❁❁

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146307

1 ...... معرفۃ الصحابۃ، 5/140۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، 3/224۔

Go To Index

حضرتِ رُقیہ بنتِ رسول اللہ رضی اللہ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اس کی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت کے ساتھ دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج تذکرہ ہے گلشنِ مصطفےٰ کے مہکتے پھولوں میں سے ایک پھول کا، ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جنتی شہزادیوں میں سے ایک شہزادی کا، جن کے جوڑے کو تمام اِنسانوں میں سب سے خوبصورت جوڑا کہا جاتا تھا۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دوسری شہزادی حضرت رُقیہ بنتِ رسول اللہ رضی اللہُ عنہا۔

تعارف

آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلانِ نبوت سے سات سال پہلے ہوئی تھی، جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عمر مبارک 33 سال تھی۔ آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے چھوٹی اور حضرتِ اُمِّ کلثوم اور بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہما سے بڑی ہیں۔ [2]

قبولِ اسلام

آپ کی والدہ ماجدہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ اِبتدائی دِنوں میں ہی دینِ اسلام قبول کر لیا تھا اور اپنی والدہ اور بہنوں کے

1 ...... مسند الفردوس، 5/375، حدیث: 8210۔

2 ...... المواھب اللدنیہ، 1/392۔

www.dawateislami.net

ساتھ ہی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کر لی تھی۔[1]

پہلا نکاح

آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح پہلے ابو لہب کے بیٹے عتبہ سے ہوا تھا۔ لیکن جب ابو لہب کی مذمت میں سورۂ لہب نازل ہوئی تو ابو لہب نے عتبہ اور اپنے دوسرے بیٹے عتیبہ، جس کے نکاح میں (پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تیسری شہزادی) حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا تھیں، ان دونوں سے کہا کہ اگر تم نے محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دی تو آج کے بعد میری ملاقات تم سے حرام ہے۔ لہٰذا اِس پر ان دونوں بیٹوں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دونوں شہزادیوں کو طلاق دے دی۔ یہ نکاح بچپن میں ہوئے تھے، ابھی ان کی رُخصتی نہیں ہوئی تھی۔[2]

عثمانِ غنی سے نکاح اور ہجرت

اس کے بعد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کا نکاح مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے کرا دیا۔ نکاح کے بعد حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کو ساتھ لے کر پہلے مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر حبشہ سے مکہ واپس آکر مدینۂ منورہ کی جانب ہجرت کی۔ یوں یہ دونوں مبارک ہستیاں "صاحب الہجرتین" (یعنی دو ہجرتوں والے) کی فضیلت اور لقب سے سرفراز ہوگئے۔[3]

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک ان دونوں کو اپنا قرب عطا

1. شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 1 / 460، صحابہ کرام کا عشق رسول، ص 58۔
2. المواھب اللدنیہ، 1 / 392۔
3. شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4 / 323، سیرتِ مصطفیٰ، ص 694۔

فرمائے، حضرت لوط علیہ السّلام کے بعد عثمان وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کی۔ (1)

سب سے خوبصورت جوڑا

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ اور بی بی رُقیہ رضی اللہُ عنہا کا جوڑا اتنا حسین تھا کہ اُس وقت کے لوگ یہ کہتے تھے کہ سب سے خوبصورت جوڑا جو اِنسانوں نے دیکھا ہے وہ بی بی رُقیہ رضی اللہُ عنہا اور ان کے شوہر حضرتِ عثمان رضی اللہُ عنہ کا ہے۔ (2)

آپ کی اَولاد

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے ایک بیٹے بھی پیدا ہوئے جن کا نام عبدُ اللہ تھا۔ بچپن میں ایک مُرغے نے ان کی آنکھ میں چونچ مار دی تھی جس کی وجہ سے ان کا چہرہ سوج گیا تھا اور بیمار ہو کر 4 ہجری میں چھ سال کی عمر پا کر یہ اِنتقال کر گئے تھے۔ (3)

وِصالِ پُرملال

جنگِ بدر کے دِنوں میں آپ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ بیمار تھیں۔ چنانچہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کو جنگِ بدر میں شریک ہونے سے روک دیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ وہ بی بی رقیہ رضی اللہُ عنہا کی تیمارداری کریں۔ لیکن وہ بیماری آپ رضی اللہ عنہا کی آخری بیماری ثابت ہوئی اور جس دن حضرت زید بن حارثہ رضی اللہُ عنہ جنگِ بدر میں مسلمانوں کی فتحِ مبین کی خوش خبری لے کر مدینہ پہنچے، اسی دن آپ رضی اللہُ عنہا

1 معجم کبیر، 1/90، حدیث:143۔

2 شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/323، تاریخ الخلفاء، ص119۔

3 شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/323، سیرتِ مصطفٰی، ص695۔

20 سال کی عمر پا کر وفات پا چکی تھیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جنگِ بدر کے سبب آپ کے جنازہ میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ (1)

جنگِ بدر کے مالِ غنیمت سے حصہ

آپ رضی اللہ عنہا کے مقام و مرتبے کا اَندازہ اِس بات سے لگایئے کہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ اگرچہ جنگِ بدر میں شریک نہ ہو پائے مگر چونکہ آپ، پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اِطاعت کرتے ہوئے ان کی صاحبزادی کی تیمار داری میں مصروف تھے لہٰذا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو جنگِ بدر میں حصہ لینے والے صحابہ میں شمار فرمایا۔ جنگِ بدر کے مالِ غنیمت میں سے بھی آپ کو برابر حصہ عطا فرمایا اور شرکاءِ جنگِ بدر کے برابر اجرِ عظیم کی بشارت بھی عنایت فرمائی۔ (2)

جنتی خاتون

حضرت بی بی رُقیہ رضی اللہ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صاحبزادی ہیں، اِبتدائی دِنوں میں دینِ اسلام قبول کرنے والی ہیں، صحابیہ ہیں، دو ہجرتوں کی سعادت حاصل کرنے والی ہیں، یہ تمام نسبتیں اور فضیلتیں آپ کے جنتی ہونے کی گواہی دیتی ہیں مگر ان تمام کے علاوہ بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک ایسا فرمان ہے جو آپ کے جنتی ہونے کی واضح سند ہے۔ چنانچہ

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (ایک دن) نمازِ عصر ادا فرمائی، چوتھی رَکعت ادا فرما رہے تھے کہ حضرتِ امام حسن و حسین

---

1 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/323، سیرتِ مصطفیٰ، ص695۔

2 ...... ترمذی، 5/395، حدیث:3726۔

رضی اللہُ عنہما حاضر ہوئے اور دونوں آپ کی کمر مبارک پر سوار ہوگئے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد انہیں اپنے سامنے بٹھالیا۔ پھر حضرتِ حسین رضی اللہُ عنہ آگے بڑھے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ حسن رضی اللہُ عنہ کو اپنے دائیں کندھے پر اور حضرتِ حسین رضی اللہُ عنہ کو اپنے بائیں کندھے پر اُٹھالیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا، نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اِعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین (رضی اللہُ عنہما) ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنتِ خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی اُمِّ ہانی بنتِ ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ ان کی خالائیں اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور اُمِّ کلثوم رضی اللہُ عنہم ہیں۔ (پھر فرمایا:) ان کے نانا جنتی، ان کے والد جنتی، ان کے چچا جنتی، ان کی پھوپھی جنتی، ماموں جنتی اور ان کی خالائیں جنتی ہیں۔[1] آپ رضی اللہ عنہا چونکہ حسنین کریمین (رضی اللہُ عنہما) کی خالہ ہیں اس وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا بھی اس حدیث میں بیان کردہ جنتی اَفراد میں شامل ہیں۔

اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146453

1 ...... معجم کبیر، 3/66، حدیث:2682۔

www.dawateislami.net

حضرتِ اُمِّ کلثوم بنتِ رسول اللہ رضی اللہُ عنھا

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے کچھ فرشتے قافلے کی صورت میں ذِکر کے حلقوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی اِجتماعِ ذِکر پر آتے ہیں تو اسے اپنے پَروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے قاصِد فرشتے کو آسمان کی طرف رَبِّ کریم کے پاس بھیجتے ہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رَب! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ بندوں کے پاس سے آئے ہیں، وہ تیری نعمتوں کی عظمت بیان کر رہے تھے، تیری کتاب کی تلاوت کر رہے تھے، تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود بھیج رہے تھے اور تجھ سے دُنیا و آخرت کی بھلائیاں مانگ رہے تھے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ان کو میری رَحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ وہ ایسی قوم ہے جن کا ہم نشین محروم نہیں رہتا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری شہزادی حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کے بارے میں سنیں گے۔

مختصر تعارف

آپ رضی اللہُ عنہا کی ولادت اعلانِ نبوت سے چھ سال پہلے اس وقت ہوئی کہ جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عمر مبارک 34 سال تھی۔ آپ حضرتِ زینب اور حضرت رُقیہ رضی اللہُ عنہما سے چھوٹی اور بی بی فاطمہ رضی اللہُ عنہا سے بڑی ہیں۔ آپ کی والدۂ ماجدہ

1 ..... مجمع الزوائد، 10/77، حدیث: 16769۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خود اپنے زیرِ سایہ آپ کی شاندار پرورش کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدۂ ماجدہ کے ساتھ اِبتدائی دِنوں میں ہی دینِ اسلام قبول کرلیا تھا اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرلی تھی۔

جنتی گھرانہ

آپ رضی اللہُ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شہزادی ہیں، اِبتدائی دِنوں میں دینِ اسلام قبول کرنے والی ہیں۔ ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں جن کے نام رضی اللہُ عنہا کے ساتھ ذِکر کیے جاتے ہیں۔ یہ تمام نسبتیں اور فضیلتیں آپ کے جنتی ہونے کی گواہی دیتی ہیں مگر ان تمام کے علاوہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ایک ایسی حدیثِ پاک ہے جو آپ کے جنتی ہونے کی واضح سند ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ حضرتِ امام حسن رضی اللہُ عنہ کو اپنے دائیں کندھے پر اور حضرتِ امام حسین رضی اللہُ عنہ کو اپنے بائیں کندھے پر اُٹھالیا۔ پھر آپ نے اپنے دونوں نواسوں کے فضائل بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ان کے نانا جنتی، ان کے والد جنتی، ان کے چچا جنتی، ان کی پھوپھی جنتی، ماموں جنتی اور ان کی خالائیں جنتی ہیں۔[1] آپ رضی اللہُ عنہا چونکہ حسنینِ کریمین رضی اللہُ عنہما کی خالہ ہیں اِس وجہ سے آپ بھی اِس حدیثِ پاک میں بیان کردہ جنتی اَفراد میں شامل ہیں۔

پہلا نکاح

آپ رضی اللہُ عنہا پہلے ابو لہب کے بیٹے عتیبہ کے نکاح میں تھیں لیکن سورۂ لہب کے

1 ...... معجم کبیر، 3/66، حدیث: 2682۔

نازل ہونے کے بعد جب ابو لہب نے اپنے بیٹے کو طلاق دینے پر مجبور کیا تو اس بدنصیب نے آپ کو رُخصتی سے قبل ہی طلاق دے دی۔ اس نے صرف طلاق پر اِکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے بارگاہِ نبوت میں شدید گستاخی بھی کی۔ یہاں تک کہ بدزبانی کرتے ہوئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر جھپٹ پڑا اور آپ کے مقدس لباس کو اس بدبخت نے پھاڑ ڈالا۔ اس گستاخ کی بے ادبی سے آپ کے قلبِ نازک کو بڑا صدمہ پہنچا جس کی وجہ سے آپ کی زبانِ مبارک سے یہ اَلفاظ نکل پڑے: یا اللہ! اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط فرمادے۔ (1)

عتیبہ خوں خوار شیر کے حملے کا شکار

اِس دُعائے نبوی کا اثر تب ظاہر ہوا کہ جب ابو لہب اور عتیبہ دونوں ایک مرتبہ تجارت کے لیے ایک قافلے کے ساتھ ملکِ شام گئے، دورانِ سفر یہ رات کے وقت ایک مقام پر کسی راہب کے پاس ٹھہرے۔ اس راہب نے قافلے والوں کو بتایا کہ یہاں درندے بہت ہیں لہٰذا آپ لوگ ذرا ہوشیار ہو کر یہاں سویئے گا۔ یہ سن کر ابو لہب نے قافلے والوں سے کہا: اے لوگو! محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے میرے بیٹے عتیبہ کے لیے ہلاکت کی دُعا کی ہے لہٰذا تم لوگ تمام تجارتی سامانوں کو اِکٹھا کرکے اس کے اوپر عتیبہ کا بستر لگا دو اور سب لوگ اس کے اِردگرد چاروں طرف اپنا بستر لگاؤ تاکہ میرا بیٹا درندوں کے حملے سے محفوظ رہے۔ چنانچہ قافلے والوں نے عتیبہ کی حفاظت کا پورا پورا بندوبست کیا لیکن رات میں اچانک ایک شیر آگیا اور وہ سب کو سونگھتے ہوئے کود کر سیدھا عتیبہ کے بستر پر پہنچا اور اس نے عتیبہ کے سر کو چبا ڈالا۔ بعد میں لوگوں نے شیر کو تلاش کرنے کی بہت

1 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/325-326 ملتقطاً، سیرتِ مصطفیٰ، ص695۔

کوشش کی مگر کچھ بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ شیر کہاں سے آیا تھا؟ اور کدھر چلا گیا۔ اس طرح یہ بدبخت اپنے انجام کو پہنچا۔

خدا کی شان دیکھئے کہ ابولہب کے دونوں بیٹوں عتبہ اور عتیبہ نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دونوں شہزادیوں کو اپنے باپ کے مجبور کرنے پر طلاق دے دی مگر عتبہ نے چونکہ بارگاہِ نبوت میں کوئی گستاخی اور بے اَدبی نہیں کی تھی اِس لیے وہ عذابِ الٰہی میں مبتلا نہیں ہوا بلکہ فتحِ مکہ کے دِن دینِ اسلام قبول کر لیا۔ عتیبہ نے چونکہ بارگاہِ اقدس میں گستاخی و بے اَدبی کی تھی اِس لئے وہ قہرِ الٰہی میں گرفتار ہو کر کفر کی حالت میں ایک خونخوار شیر کے حملے کا شکار بن گیا۔ [1]

حضرت عثمانِ غنی سے نکاح

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی بڑی بہن حضرت بی بی رُقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد جب حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ بہت غم زدہ ہو گئے اور رونے لگے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ سے پوچھا، عثمان! کیوں روتے ہو؟ آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! میں آپ کی دامادی سے محروم ہو گیا ہوں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: (اے عثمان!) مجھ سے جبریلِ امین نے کہا ہے کہ ربُّ الْعالمین کا حکم ہے کہ میں اپنی دوسری صاحبزدی اُمِّ کلثوم (رضی اللہُ عنہا) کا نکاح آپ سے کر دوں بشرطیکہ وہی مہر ہو جو رُقیہ (رضی اللہُ عنہا) کا تھا اور تم اس سے ویسا ہی سلوک کرو جو رُقیہ (رضی اللہُ عنہ) سے کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس طرح آپ رضی اللہُ عنہا کا نکاح حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ [2]

1 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/325-326 ملتقطاً، سیرتِ مصطفیٰ، ص 696 تا 697 ماخوذاً۔

2 ...... مرآۃ المناجیح، 8/405 ماخوذاً۔

نکاح اور شوہر کا اِنتخاب

آپ رضی اللہ عنہا کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ آپ کے نکاح اور زوج (شوہر) کے اِنتخاب کا حکم اللہ پاک نے آسمانوں سے نازِل فرمایا۔ آپ سے نکاح کے بعد ہی حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کا لقب ”ذوالنورین“ یعنی دو نور والے پڑا۔[1] ربیعُ الاول 3 ہجری میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہُ عنہا کا حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ سے نکاح کیا اور تادَمِ حیات آپ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کے نکاح میں رہیں۔[2]

وفات و تدفین

آپ رضی اللہُ عنہا نے شعبان 9 ہجری میں وفات پائی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنّتُ البقیع میں آپ کو دَفن کیا گیا۔[3]

حضور کی بے پناہ محبت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، حضرتِ انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بیٹی حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہُ عنہا کے جنازے پر حاضر ہوئے۔ جب ان کی تدفین کی جارہی تھی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قبر پر بیٹھے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آنکھوں کو دیکھا کہ وہ آنسو بہارہی تھیں۔[4] اللہ پاک آپ کے دَرجات میں اِضافہ فرمائے اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146641

1 ...... مراٰۃ المناجیح، 8/405 ملتقطاً۔
2 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/327، سیرتِ مصطفٰی، ص697۔
3 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/327، سیرتِ مصطفٰی، ص697۔
4 ...... بخاری، 1/435، حدیث: 1285 ملتقطاً۔

خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمۃُ الزہرا رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم بات کریں گے اللہ پاک کی مخلوق میں سب سے افضل، اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے سردار، حبیبِ کبریا حضرتِ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی صاحبزادی، اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں کا نور اور دِل کی ٹھنڈک، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی رَفیقۂ حیات، جنّتی نوجوانوں کے سردار حضرتِ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی والدہ جنہیں جنّتی خواتین کی سردار ہونے کا شرف حاصل ہے اور جنہیں خاتونِ جنت حضرت فاطمۃُ الزہرا رضی اللہ عنہا کہا جاتا ہے۔ جن کا تذکرہ دِل کی طہارت، جن کی عزت و حرمت اور اَدب و اِحترام ایمان کا تقاضا، جن کی خوشی اللہ پاک کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوشی اور جن کو تکلیف پہنچانا اللہ پاک کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تکلیف پہنچانا ہے۔

نام اور اَلقابات

آپ رضی اللہ عنہا کا نام "فاطمہ" لقب "زَہراء" اور "بَتُول" ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی

---

1 ...... مسند ابی یعلیٰ، 3/95، حدیث:2951۔

ولادتِ باسعادت اعلانِ نبوت سے 5 سال پہلے ہوئی۔[1] آپ رضی اللہ عنہا کے بے شمار اَلقابات ہیں جیسے اُمُّ السّادات، مخدومۂ کائنات، دُخترِ مصطفٰے، بانوئے مُرتضٰی، سردارِ خواتینِ جہاں و جِناں، حضرتِ سیِّدہ، طیِّبہ، طاہِرہ، اِن کے علاوہ آپ کی ایک خاص کُنیَّت "اُمِّ اَبِیہَا" بھی ہے۔[2]

پرورش کا خاص اِہتمام

آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت حضرت خدیجۃُ الکبری رضی اللہ عنہا کے گھر پر ہوئی اسی لئے حضرت خدیجۃُ الکبری رضی اللہ عنہا کے گھر کو "مولدِ فاطمہ" کہا جاتا تھا۔[3] حضرتِ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دِیگر اَولاد کی طرح آپ رضی اللہ عنہا کو دائی کے سپرد نہیں کیا تھا بلکہ آپ نے خود اپنے زیرِ سایہ آپ رضی اللہ عنہا کی پرورش فرمائی۔[4]

حضور سے مشابہت

آپ رضی اللہ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شہزادیوں میں سب سے پیاری اور لاڈلی شہزادی تھیں۔ آپ وضع قطع اور شکل وصورت میں آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بہت مشابہ تھیں۔[5] آپ ہی وہ ہستی ہیں جنہیں "سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ" یعنی جنتی عورتوں کی سردار اور "سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِین" تمام مومنات کی سردار جیسے اَلقابات عطا ہوئے۔[6]

1. شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 4/331۔
2. معجم کبیر، 9/361، حدیث: 18418۔
3. تاریخ الخمیس، 1/302۔
4. تاریخ ابن عساکر، 3/128۔
5. ابوداؤد، 4/454، حدیث: 5217۔
6. بخاری، 2/508، حدیث: 3624۔

www.dawateislami.net

عبادت وریاضت کا شوق

آپ رضی اللہ عنہا روزوں اور عبادت وریاضت کا بہت شوق رکھتی تھیں، کئی بار ایسا ہوتا کہ آپ پوری پوری رات عبادات کرتے ہوئے گزار دیتی تھیں۔

شرم وحیا اور پردہ کرنا

شرم وحیا اور پردہ کرنا آپ رضی اللہ عنہا کے اعلیٰ اَوصاف میں سے تھا، کبھی کسی غیر محرم کی طرف آپ کی نگاہ نہیں پڑی، بلکہ آپ کی یہ تمنا تھی کہ وصال کے بعد بھی آپ پر کسی غیر مرد کی نظر نہ پڑے۔[1] اور آپ کو یہ شان واِعزاز حاصل ہے کہ بروزِ محشر پل صراط سے گزرتے وقت اہلِ محشر کو نگاہیں جھکانے کا حکم ہو گا تاکہ آپ رضی اللہ عنہا پل صراط سے گزر جائیں۔[2]

اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا

اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا آپ کا محبوب اور پسندیدہ ترین عمل تھا۔ آپ کی یہ شان قرآنِ کریم کے انتیسویں پارے کی سورۃُ الدھر میں بھی بیان کی گئی ہے۔[3]

نکاح واولاد

آپ رضی اللہ عنہا کو یہ اِعزاز حاصل ہے کہ حضرتِ علی رضی اللہُ عنہ سے آپ کا نکاح رب تعالیٰ نے آسمانوں پر فرمایا۔[4] آپ کے نکاح میں ربِ کریم کی رضا اور رَسولِ کریم

1 ...... مدارج النبوت، 2/461۔
2 ...... جامع صغیر مع فیض القدیر، 1/945، حدیث:228۔
3 ...... پ29، الدھر:8۔
4 ...... الروض الفائق، ص276، شانِ خاتونِ جنت، ص227۔

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دُعائیں، نصیحتیں اور شفقتیں شامل تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کے تین بیٹے حسن، حسین، محسن رضی اللہُ عنہم اور تین بیٹیاں زینب، رُقیہ اور اُمِّ کلثوم رضی اللہُ عَنہُنَّ تھیں، ان میں حضرت محسن اور حضرتِ رُقیہ رضی اللہُ عنہما کا بچپن میں اِنتقال ہو گیا تھا۔[1] آپ رضی اللہُ عنہا کا یہ مقام و مرتبہ ہے کہ آپ جنّتی عورتوں کی سردار اور آپ کے بیٹے حسن و حسین رضی اللہُ عنہما جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

حضور سے بے اِنتہا محبت

آپ رضی اللہُ عنہا اپنے بابا جان، ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بے اِنتہا محبت فرماتی تھیں، ان کی خوشی سے خوش اور ان کی تکلیف پر غم زدہ ہو جاتی تھیں۔ آپ کے بچپن کا واقعہ ہے کہ ایک بار کفارِ مکہ نے مَعاذَ اللہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر نماز کی حالت میں گندگی ڈال دی تھی، جب آپ رضی اللہُ عنہا کو پتا چلا تو فوراً وہاں گئیں اور گندگی کو اُٹھا کر پھینکا اور کفارِ مکہ کو بُرا بھلا کہا۔[2]

اِظہارِ محبت کا ایک اَنداز

اِظہارِ محبت کا ایک اور اَنداز بیان کرتے ہوئے اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ، طیّبہ، طاہِرہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے چال ڈھال، شکل و شباہَت (یعنی رنگ رُوپ) اور بات چیت میں فاطمہ (رضی اللہُ عنہا) سے بڑھ کر کسی کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مُشابِہ نہیں دیکھا۔ حضرتِ بی بی فاطمہ رضی اللہُ عنہا جب بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوتیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کے اِستقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے، آپ کا ہاتھ

---

1 ...... مرأۃ المناجیح، 8/56، ریاض النضرۃ، 2/239، شانِ خاتونِ جنت، ص256 تا 261۔

2 ...... بخاری، 1/193 حدیث: 520۔

تھام کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ رضی اللہ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم میں کھڑی ہو جاتیں، آپ کے مُبارَک ہاتھوں کو تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔ (1)

اَحادیثِ مبارکہ میں آپ کے فضائل

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بہت سے فرامین آپ کی شانِ عظمت نشان میں بیان فرمائے گئے ہیں:

(1) ایک موقع پر ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا: تمہاری ناراضی سے غضَبِ الٰہی ہوتا ہے اور تمہاری رِضا سے رِضائے الٰہی۔ (2)

(2) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا حصّہ ہے جو اِسے ناپسند وہ مجھے ناپسند اور جو اِسے پسند وہ مجھے پسند، روزِ قیامت سِوائے میرے نَسَب، میرے سبب اور میرے اِزدواجی رِشتوں کے تمام نَسَب ختم ہو جائیں گے۔ (3)

(3) فرمایا: فاطمہ تمام جہانوں کی عورتوں اور سب جنّتی عورتوں کی سردار ہیں۔ مزید فرمایا: یہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اِسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ (4)

حضور کے وِصالِ ظاہری کے بعد حضرتِ فاطمہ کی کیفیت

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونَین، حضرتِ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا پر غمِ مصطفٰے کا اِس قدَر غَلَبہ ہوا کہ آپ

1 ...... ابو داؤد، 4/454، حدیث: 5217۔
2 ...... مستدرک، 4/137، حدیث: 4783۔
3 ...... مستدرک، 4/144، حدیث: 4801۔
4 ...... مشکوٰۃ المصابیح، 2/436، حدیث: 6139۔

کے لبوں کی مسکراہٹ ہی خَتم ہو گئی! اپنے وِصال سے قبل صرف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے: حضرتِ خاتونِ جنَّت رضی اللہ عنہا کو یہ تشویش تھی کہ عُمر بھر تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرتِ اَسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر دَرَخْت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈَولی کی سی صورَت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنَّت رضی اللہ عنہا کو دِکھایا۔ آپ بَہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد دیکھی گئی۔[1]

وِصالِ پُرملال

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وفات کے صرف چھ ماہ بعد تین رَمَضانُ المبارک 11 سن ہجری منگل کی رات کو آپ رضی اللہ عنہا بھی اس دُنیا سے رُخصت ہو گئیں۔[2]

جنازہ و مزارِ پُر انوار

حضرت ابو بکر صِدِّیق رضی اللہُ عنہ نے آپ رضی اللہُ عنہا کا جنازہ پڑھایا۔[3] آپ کا مزارِ پُر انوار جنَّتُ البقیع میں واقع ہے۔[4] اللہ پاک کی آپ پر رَحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146080

1. جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص159۔
2. مدارج النبوت، 2/461۔
3. کنز العمال، الجزء:15، 8/303، حدیث:42856، مرآۃ المناجیح، 8/456۔
4. مدارج النبوت، 2/461۔

حضرتِ فاطمہ بنتِ اَسد رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان عالی شان ہے: جس نے مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، وہ اس وقت تک مرے گا نہیں جب تک جنّت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ایسی عظیم خاتون کا تذکرہ کریں گے جنہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی والدہ کا دَرجہ دیا، جنہیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے کُرتے میں کفن دیا اور اپنے مبارک ہاتھوں سے لحد میں اُتارا، وہ جنہوں نے بچپن میں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پرورش کی اور حضرت آمنہ رضی اللہُ عنہا کے بعد انہیں ماں کا پیار دیا، اِبتدائی کٹھن حالات میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر جان نچھاور کرنے والی، تین سال تک شعبِ ابی طالب میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ صبر و شکر اور استقامت کے ساتھ ڈٹے رہنے والی، حضرتِ علیُ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ کی والدۂ محترمہ، نوجوانانِ جنّت کے سردار حضراتِ حسنینِ کریمین رضی اللہُ عنہما کی دادی جان، جلیلُ القدر جرنیل صحابی حضرتِ جعفر طیار رضی اللہُ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہُ عنہا کا۔

تعارف

آپ رضی اللہُ عنہا تاریخِ اسلام کی ایک اہم ہستی ہیں۔ آپ کے والد کا نام اسد بن

1 ...... الترغیب والترھیب، 2/328، حدیث: 22۔

ہاشم بن عبد مناف اور والدہ کا نام فاطمہ بنت ھَرِم بن رواحہ ہے، آپ کا تعلق قبیلہ بنی ہاشم سے ہے۔

نکاح واَولاد

آپ کا نکاح ابو طالب سے ہوا، آپ کی اولادوں میں حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت اُمِّ ہانی، حضرت جُمانہ اور رِیطہ شامل ہیں۔

رسولُ اللہ کی پرورش

جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دادا حضرت عبدُ المطلب رضی اللہُ عنہ نے وفات پائی اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کفالت ابو طالب کے ذمے آئی تو حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہُ عنہا نے اِنتہائی شفقت و محبت کے ساتھ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پرورش کی، اسی لیے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ رضی اللہُ عنہا کو ”اماں جان“ کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

قبولِ اسلام

جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اللہ پاک نے اپنے قریبی رشتے داروں کو اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے رشتے داروں کو اسلام کی دعوت پیش کی تو آپ رضی اللہُ عنہا فوراً اسلام قبول کرتے ہوئے دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئیں۔

مشکل میں حضور کا ساتھ

قریشِ مکہ جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ہر قسم کے ظلم ڈھا رہے تھے اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا رہے تھے، ان کٹھن حالات میں آپ رضی اللہُ عنہا نے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ ایسا شفقت بھرا رویہ اِختیار کیا جیسے کوئی ماں اپنے بیٹے کے ساتھ کرتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کا بہت اِحترام کیا کرتے تھے۔ قریشِ مکہ نے جب ظلم کی اِنتہا کرتے ہوئے بنوہاشم کو تین سالوں کے لیے شعبِ ابی طالب میں قید کرکے مکمل بائیکاٹ کر دیا، یہ اتنے مشکل اور کٹھن حالات تھے کہ مسلمان دَرختوں کے پتے اور گھاس وغیرہ کھاکر گزارا کر رہے تھے، ان مشکل دِنوں میں بھی حضرت فاطمہ بنت اَسد رضی اللہُ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ صبر و اِستقامت کے ساتھ ڈٹی رہیں۔

ہجرتِ مدینہ

بعثت کے دسویں سال یہ بائیکاٹ ختم ہوا، وقت گزرتا گیا مگر مسلمانوں پر کفارِ قریش کے ظلم وستم کا سلسلہ مسلسل جاری رہا، جب یہ ظلم وستم اپنی اِنتہا کو پہنچ گیا اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو مدینۂ منورہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تو مدینۂ منورہ کی جانب ان ہجرت کرنے والوں میں آپ رضی اللہُ عنہا بھی شامل تھیں۔

وفات

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ رضی اللہُ عنہا سے بہت محبت کیا کرتے تھے، جب مدینۂ منوّرہ میں آپ رضی اللہُ عنہا کا اِنتقال ہوا تو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے اور آپ رضی اللہُ عنہا کے سِرہانے بیٹھ کر اِرشاد فرمایا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! میری والدۂ محترمہ کے بعد آپ میری ماں تھیں، خود بھوکی رہتیں مجھے کھلاتیں، خود پُرانے کپڑوں میں گزارہ کرتیں مجھے نئے کپڑے پہناتیں، اچھے کھانے خود نہ کھاتیں بلکہ مجھے کھلاتیں، صرف

اس نیّت سے کہ اللہ پاک کی رضا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہو۔[1]

کفن دفن اور نمازِ جنازہ

آپ رضی اللہُ عنہا کو یہ اِعزاز حاصل ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا کُرتا مبارک آپ کے کفن کے لئے عطا فرمایا اور آپ کی قبر میں اُتر کر آپ کو اپنے دَستِ مبارک سے قبر میں اُتارا۔ چنانچہ رِوایات میں آتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ بنتِ اَسد رضی اللہُ عنہا کی لَحَد بنانے کا وقت آیا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود آپ کی لحد بنائی اور اس میں لیٹ کر اللہ پاک سے اِس طرح دُعا کی: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا، (اے اللہ!) میری ماں فاطمہ بنتِ اسد کو بخش دے، انہیں اِن کی حُجّت سکھا اور اپنے نبی اور مجھ سے پہلے اَنبیاء کے صدقے ان کی قبر کو وسیع فرما، تُو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔ پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ کو قبر میں اُتارا۔[2]

حضور کی آپ سے محبت

جب قبر پر مٹی برابر کر دی گئی تو کسی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آج ہم نے آپ کو وہ عمل کرتے دیکھا جو آپ نے پہلے کسی کے ساتھ نہ کیا۔ فرمایا: انہیں میں نے اپنا کُرتا اِس لئے پہنایا تاکہ یہ جنَّت کے کپڑے پہنیں اور ان کی قبر میں اس لئے لیٹا تاکہ قبر دَبانے میں ان کے لئے آسانی کرے اور یہ ابو طالب کے بعد مخلوقِ خدا میں سب

1 ...... معجم کبیر، 24/351، حدیث: 871۔
2 ...... معجم کبیر، 24/351، حدیث: 871۔

www.dawateislami.net

سے زیادہ میرے ساتھ نیک سلوک کرنے والی تھیں۔[1] پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان آپ رضی اللہُ عنہا کے جنتی ہونے کی سند ہے۔

فاطمہ بنتِ اَسد کی قبر میں حضور اُترے

حضرت عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ صرف پانچ ہی ایسی خوش نصیب ہستیاں ہیں جن کی قبر میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود اُترے۔ پہلی: حضرت بی بی خدیجہ، دوسری: حضرت بی بی خدیجہ کا ایک بیٹا، تیسری: عبدُ اللہ مزنی جن کا لقب ذُو البجادین ہے، چوتھی: حضرت بی بی عائشہ کی والدہ حضرت اُمِّ رومان، اور پانچویں: حضرت فاطمہ بنتِ اَسد رضی اللہُ عنہم۔[2]

قبر کے دبوچنے سے محفوظ

رِوایات میں یہ بھی آتا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: فاطمہ بنتِ اَسد کے سِوا کوئی شخص بھی قبر کے دَبوچنے سے نہیں بچا۔[3]

کفن کے لیے اپنا کپڑا دیا

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا آپ رضی اللہُ عنہا کے کفن کے لیے اپنا کپڑا دینا اور آپ کی لحد میں اُتر کر آپ کے لیے دُعا کرنا، یہ اُس اِحسان کا بدلہ تھا کہ جب آپ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا بڑا خاص خیال رکھتی تھیں۔[4] اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1 ...... معجم اوسط، 5/165، حدیث: 6935۔
2 ...... مدارج النبوت، 2/150۔
3 ...... مدارج النبوت، 2/150، سیرتِ مصطفےٰ، ص303۔
4 ...... مدارج النبوت، 2/150 ماخوذاً، سیرت مصطفےٰ، ص857۔

کو ماں کا سا پیار دیتی تھیں۔

مزارِ پُر انوار

آپ رضی اللہ عنہا کا مزار جنّتُ البقیع میں امیرُ المؤمنین حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کے پاس ہے۔[1] اللہ پاک کی آپ پر رَحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146308

1 ...... الاعلام للزرکلی، 5/130۔

حضرتِ اَسماء بنتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: بے شک اللہ پاک نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فلاں بن فلاں نے آپ پر اِس وقت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم جنت کی بشارت پانے والی جن خاتون کا تذکرہ کریں گے انہیں یہ اِعزاز حاصل ہے کہ وہ خود صحابیہ، ان کے والد صحابی، دادا صحابی، بیٹے صحابی، بھائی صحابی، بہن اُمُّ المؤمنین، حوارِیِ رَسول اور عشرۂ مبشرہ میں شامل ہو کر جنت کی بشارت پانے والے صحابی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی رَفیقۂ حیات ہیں۔ الغرض ہر طرف سے انہیں یہ سعادت بھری نسبتیں حاصل ہیں۔ ان کا نام حضرت اَسماء بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہے۔ آیئے! آپ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مقدسہ کے نمایاں پہلو سنتے ہیں۔

نام اور لقب

آپ رضی اللہ عنہا کا نام اَسماء اور لقب ''ذاتُ النطاقین'' ہے۔ آپ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ہجرت سے 27 سال پہلے مکۂ مکرمہ میں

1 ...... مسند بزار، 4/255، حدیث: 1425۔

آپ کی وِلادت ہوئی۔[1] رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِعلانِ نبوت فرمانے کے بعد اِبتدائی اَیّام ہی میں آپ دینِ اسلام کے دامن سے وابستہ ہوگئی تھیں۔[2]

قبولِ اسلام

رِوایات میں آتا ہے کہ آپ نے 17 اَفْراد کے بعد اسلام قبول کیا۔ چنانچہ آپ کا شمار قدیمُ الاسلام صحابیات رضی اللہُ عَنہُنَّ میں ہوتا ہے۔

اسلام سے محبت

آپ رضی اللہُ عنہا کی اسلام سے محبت اور کفر سے عداوت بے مثال تھی، ایک مرتبہ آپ کی ماں قُتَیلَہ جس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، آپ رضی اللہُ عنہا کے لئے کچھ تحفے لے کر آئی لیکن آپ رضی اللہُ عنہا نے انہیں لینے سے اِنکار فرما دیا اور حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا کے ذَریعے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں قبول کرنے کی اجازت عطا فرمادی، تب آپ نے وہ تحائف قبول فرمائے۔[3]

آپ کا نکاح

آپ رضی اللہُ عنہا کا نِکاح عشرۂ مبشرہ میں سے ایک جلیلُ القدر صحابی حضرتِ زبیر بن عوام رضی اللہُ عنہ کے ساتھ ہوا۔ اس اِزْدِوَاجی زندگی میں بعض اوقات آپ کو مالی لحاظ سے بڑی تنگی اور مشکلات کا سامنا رہا لیکن آپ کبھی اس سے پریشان نہ ہوئیں اور زبان سے

1 ...... معرفۃ الصحابہ، 5/182۔
2 ...... الاستیعاب، 4/346۔
3 ...... مستدرک، 3/302، حدیث:3857۔

کبھی اِظہارِ رَنج نہ کیا۔ گھر کے سارے کام کاج آپ خود کیا کرتی تھیں پھر کچھ عرصہ بعد حضرت ابو بکر صِدّیق رضی اللہُ عنہ نے کام کاج کے لئے آپ کو ایک خادِم عطا فرمایا جس سے آپ کا بوجھ کم ہو گیا۔ (1)

عشقِ مصطفٰے

عشقِ مصطفٰے آپ کو اپنے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ سے ورثے میں ملا تھا۔ ہجرت کے موقع پر جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے عاشقِ صادق حضرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کے ساتھ مدینۂ مُنَورہ کی جانب ہجرت کے لیے روانہ ہو رہے تھے تو اس موقع پر اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ اور آپ رضی اللہُ عنہما نے ہی زادِ سفر تیار کرنے کی خدمت سرانجام دی تھیں، جب سامان باندھنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے اپنے نِطاق (یعنی کمربندھ) کے دو ٹکڑے کر کے اس سے سامانِ سفر باندھ دیا، اسی وجہ سے آپ کا لقب "ذَاتُ النِّطاقَیْن" ہے۔ (2) اور یہی وہ موقع تھا جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک سے آپ کو جنت کی بشارت ملی۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہُ عنہا سے فرمایا: اس ایک کمربندھ کے بدلے جنت میں تجھے دو کمربند عطا کیے جائیں گے۔ (3)

سخاوت

سخاوت آپ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا۔ آپ کی سخاوت کا عالَم یہ تھا کہ

---

1. بخاری، 3/469، حدیث: 5224 ملخصًا۔
2. بخاری، 2/304، حدیث: 2979۔
3. طرح التثریب فی شرح التقریب، 7/276۔

آپ کوئی چیز اپنے پاس بچا کر نہیں رکھتی تھیں، جو کچھ ہوتا فقیروں اور ضرورت مندوں پر خرچ کر دیا کرتی تھیں۔ چنانچہ آپ ہی کے نورِ نظر آپ کے صاحبزادے حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ اور اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ اَسماء رضی اللہُ عنہما سے بڑھ کر کوئی سخی نہیں دیکھا، ان دونوں کا اندازِ سخاوت مختلف تھا، حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہُ عنہا چیزیں جمع کرتی رہتیں، جب کافی مقدار ہو جاتی تو انہیں تقسیم کر دیتیں اور والدۂ ماجِدہ حضرت اَسماء رضی اللہُ عنہا کوئی بھی چیز دوسرے دن کے لیے بچا کر نہیں رکھتی تھیں (بلکہ جیسے ہی کچھ آتا صدقہ کر دیتیں تھیں)۔[1]

جرأت، دلیری اور حق گوئی

آپ رضی اللہُ عنہا کی جرأت، دلیری اور حق گوئی بے مثال تھی۔ وقت کے ظالم حاکم حجاج بن یوسف کے سامنے آپ نے جس جرأت اور دلیری کا مُظاہَرہ کیا تاریخ میں اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ چنانچہ عبدُ الملک بن مَروان کے زمانۂ حکومت میں حجاج بن یوسف ثقفی ظالم نے جب مکۂ مکرمہ پر حملہ کیا اور آپ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما نے اس ظالم کی فوجوں کا مُقابلہ کیا تو اس خون ریز جنگ کے وَقْت بھی آپ رضی اللہُ عنہا مکۂ مکرمہ میں اپنے بیٹے کا حوصلہ بڑھاتی رہیں یہاں تک کہ جب حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما کو شہید کر کے حجاج بن یوسف نے ان کے جسمِ مبارَک کو سولی پر لٹکا دیا اور اس ظالم نے آپ کو مجبور کر دیا کہ آپ چل کر اپنے بیٹے کے جسم کو سولی

1 ...... الادب المفرد، ص80، حدیث:280۔

پر لٹکا ہوا دیکھیں تو آپ وہاں تشریف لے گئیں، جب آپ نے اپنے بیٹے کو سولی پر لٹکا دیکھا تو اس وقت نہ آپ روئیں نہ بِلبلائیں بلکہ آپ نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا۔[1] حجاج یہ دیکھ کر آپ کے پاس آیا اور کچھ گستاخانہ باتیں کیں، جن کے جواب میں آپ نے حجاج سے یہ جملہ اِرشاد فرمایا: میں دیکھ رہی ہوں کہ تو نے میرے بیٹے کی دُنیا خراب کی تو اُس نے تیری آخرت برباد کرڈالی۔[2]

وِصالِ پُرملال

حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دس دن بعد یعنی 27 جمادی الاولیٰ کو آپ رضی اللہ عنہا بھی دارِ فانی سے اِنتقال فرما گئیں۔[3] وفات کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک سو سال تھی۔[4]

اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146134

1 ...... سیر اعلام النبلاء، 3/531، جنتی زیور، ص527 بتغیر قلیل۔
2 ...... مسلم، ص1377، حدیث: 2545۔
3 ...... الاستیعاب، 4/346۔
4 ...... الاصابہ فی تمیز الصحابہ، 8/14۔

حضرتِ سُمَیّہ بنتِ خُبّاط رضی اللہ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کے غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کر لیا کرو، جو ایسا کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع و گواہ بنوں گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب دینِ اسلام کی دعوت کا آغاز فرمایا تو وہی قریشِ مکہ جن کی زبانیں آپ کو "صادق و امین" کہتے نہیں تھکتی تھیں، وہی لوگ نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خون کے پیاسے بن گئے بلکہ جو شخص بھی آپ کی دعوت پر لبیک کہتا اس پر بے تحاشا ظلم و ستم ڈھانا شروع کر دیتے۔ اس میں چاہے مرد ہو یا عورت کوئی تخصیص نہیں کرتے تھے۔ اسلام کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والی خواتین میں ایک جنتی خاتون حضرت سُمَیّہ بنت خُبّاط رضی اللہ عنہا بھی تھیں، جنہیں دینِ اسلام کی پہلی شہیدہ ہونے کا بھی اِعزاز حاصل ہے۔

تعارف

آپ رضی اللہ عنہا کا شمار اُن عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اِبتدائی دور میں ہی اسلام قبول کر کے کفر و شرک کے اندھیروں سے ایسی دوری اِختیار کی کہ پھر کوئی قوت اور کوئی طاقت آپ کو کفر کی جانب واپس نہ کھینچ سکی۔

---

1 ...... شعب الایمان، 3/111، حدیث: 3033۔

نکاح و اَولاد

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا مکّے کے ایک قبیلے بنو مخزوم کے رئیس ابو حذیفہ بن عبدُ اللہ مخزومی کی کنیز تھیں۔ آپ کی شادی حضرت یاسر بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیدائش سے پہلے یمن سے اپنے دو بھائیوں کے ساتھ مکّہ آئے تھے۔ بعد میں آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں بھائی واپس چلے گئے مگر آپ رضی اللہُ عنہ نے مکے ہی میں سکونت اِختیار کرلی۔ یہاں آپ کی دوستی ابو حذیفہ سے ہوگئی جنہوں نے اپنی کنیز حضرت سُمیّہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے کروادیا اور جب آپ کے ہاں (حضرت عمّار رضی اللہُ عنہ کی) ولادت ہوئی تو اس نے آپ کو آزاد کردیا۔[1]

آپ کے گھرانے پر ظلم و ستم

حضرت سُمیہ رضی اللہُ عنہا اور آپ کے شوہر چونکہ ان سات لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا تو کفّارِ مکہ نے آپ اور آپ کے گھرانے پر ظلم و ستم کی حد کردی۔ ایسا کون سا ظلم تھا جو آپ پر اور آپ کے خاندان پر نہیں کیا گیا اور وہ بھی ایک بار نہیں بلکہ آپ کا خاندان مشرکینِ مکہ کے ظلم و ستم کا بار بار نشانہ بنتا رہا۔

اے آلِ یاسر! صبر کا دامن تھامے رہنا

کفار ان سب کو لوہے کی زِرَہ پہنا کر تپتی ریت پر دھوپ میں کھڑا کر دیتے، لیکن ایسی صورتِ حال میں بھی آپ رضی اللہُ عنہا نے صبر و اِستقلال سے کام لیا اور ناشکری کا کوئی بھی کلمہ اپنی زبان سے ادا نہ کیا۔ ایک مرتبہ جب کفارِ قریش آپ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے تھے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ نے انہیں

1 ...... الاصابۃ، 8/190 بتغیر۔

تپتے صحرا میں اِیذائیں پاتا دیکھ کر اِرشاد فرمایا: اے آلِ یاسر! صبر کا دامن تھامے رہنا، تمہارے لئے جنّت کا وعدہ ہے۔[1] رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان آپ رضی اللہ عنہا کے جنتی ہونے کی سند ہے۔

حضرت عمار پر ظلم وستم

آپ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت عمار رضی اللہُ عنہ پر بھی بہت ظلم ڈھائے گئے، کبھی وہ ظالم آپ کے سینے پر بھاری پتھر رکھ دیتے تو کبھی پانی میں غوطے دے کر بے حال کر دیتے اور کبھی آگ سے آپ کے جسم کو داغدار کر کے نڈھال کر دیتے تھے۔[2] یہاں تک کہ آپ رضی اللہُ عنہ کی پیٹھ مبارک ان زخموں سے بھر گئی، بعد میں کسی نے آپ کی پیٹھ کو دیکھا تو پوچھا: یہ کیسے نشانات ہیں؟ اِرشاد فرمایا: کفارِ قریش مجھے مکہ کی تپتی ہوئی پتھریلی زمین پر ننگی پیٹھ لٹاتے اور سخت اِذیتیں اور تکالیف پہنچاتے تھے، یہ اُن زخموں کے نشانات ہیں۔[3]

آپ کی شہادت

کفارِ مکہ نے حضرت سمیہ رضی اللہُ عنہا پر جب ہر قسم کا ظلم وستم آزما کر دیکھ لیا کہ آپ کسی صورت بھی اسلام کا دامن چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہیں، تو بالآخر ایک دن ابو جہل نے نیزہ تان کر آپ کو دھمکا کر کہا کہ تو کلمہ نہ پڑھ ورنہ میں تجھے یہ نیزہ مار دوں گا۔ آپ رضی اللہُ عنہا نے اس کے سامنے سینہ تان کر بہادری سے اسی وقت زور زور سے

1 ...... حلیۃ الاولیاء، 1/189، رقم:452۔
2 ...... الکامل لابن اثیر، 1/589۔
3 ...... طبقات ابن سعد، 3/188۔

www.dawateislami.net

کلمہ پڑھنا شروع کر دیا، اس پر ابو جہل طیش میں آگیا، اس نے غصہ میں آکر آپ کو بے دردی سے اس زور سے نیزہ مارا کہ آپ خون میں لت پت ہو کر گر پڑیں اور اسی حالت میں شہید ہو گئیں۔[1]

آلِ یاسر کیلئے حضور کی دُعا

جب آپ رضی اللہ عنہا کو شہید کیا گیا تو آپ کے بیٹے حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ سخت صدمے کی حالت میں کریم آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مشرکین نے ظلم کی اِنتہا کر دی، انہوں نے میری ماں کو شہید کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں صبر کی تلقین کی اور ان کے لئے اِن الفاظ میں دُعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ لَا تُعَذِّبْ اَحَدًا مِّنْ اٰلِ یَاسِرٍ بِالنَّارِ یعنی اے اللہ! آلِ یاسر کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما۔[2] جب جنگِ بدر میں ابو جہل مارا گیا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلا کر مبارک باد دی اور اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے تیری والدہ کے قاتل سے بدلہ لے لیا۔[3] جس وقت آپ رضی اللہ عنہا کو شہید کیا گیا اس وقت آپ ایک عمر رسیدہ بوڑھی خاتون تھیں[4] لیکن ایمان میں آپ پہاڑ کی طرح مضبوط تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مبارکہ اور اسلام پر ثابت قدمی ساری دُنیا کی مسلمان خواتین کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146231

1. الاستیعاب، 4/419، رقم: 3421، جنتی زیور، ص508۔
2. الاستیعاب، 4/419۔
3. طبقات ابن سعد، 8/207۔
4. الاصابۃ، 8/190۔

حضرت رُبیع بنتِ مُعَوَّذ رضی اللہ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں (سارے وِرد، وَظیفے، دُعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صرف کروں گا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم جن جنتی خاتون کا تذکرہ کریں گے وہ دینِ اسلام کے سب سے بڑے دشمن ابو جہل کو اس صفحۂ ہستی سے مٹانے والے صحابیِ رسول حضرت مُعَوَّذ بن عفرا رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں، آپ کو اور بھی بہت سی سعادتیں حاصل ہیں۔ آیئے! آپ کی سیرت کے حوالے سے سنتے ہیں۔

مختصر تعارف

آپ رضی اللہ عنہا کا نام رُبیع بنتِ مُعَوَّذ بن عَفْراء ہے۔ آپ کی والدہ کا نام اُمِّ یزید بنتِ قَیس ہے۔ آپ انصاری صحابیہ ہیں۔ آپ کا تعلق عرب کے مشہور قبیلے بنو نَجّار سے تھا۔ [2] آپ کے والد حضرت مُعَوَّذ رضی اللہ عنہ وہ بدری صحابی ہیں جنہوں نے دُشمنِ اسلام ابو جہل کو جہنم

1 ...... ترمذی، 4/207، حدیث: 2465۔

2 ...... الاصابۃ، 7/132۔

واصل کرنے میں حصّہ لیا اور غزوۂ بدر ہی میں آپ رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔[1]

گستاخِ رسول مسلمانوں کا سردار نہیں

آپ رضی اللہ عنہا بھی اپنے والد کی طرح اپنے دل میں دشمنانِ اسلام کے لیے بہت عداوت کے جذبات رکھتی تھیں۔ چنانچہ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت جو مدینۂ منورہ میں عطر بیچا کرتی تھی وہ عطر لے کر آپ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور کہا کہ کیا تم اس شخص کی بیٹی ہو جس نے اپنے سردار یعنی ابو جہل کو قتل کر دیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اذیتیں اور تکالیف پہنچانے والے ابو جہل کے لیے جب سردار کے لفظ سنے تو طیش میں آ گئیں، آپ نے تڑپ کر اس عورت کو جواب دیا کہ نہیں میں اس شخص کی بیٹی ہوں جس نے اپنے غلام یعنی ابو جہل کو قتل کر دیا یعنی وہ بدبخت شخص جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اِیذا پہنچاتا تھا وہ ہم مسلمانوں کا سردار نہیں بلکہ ہمارا غلام تھا بلکہ اس کی تو ہمارے غلام ہونے کی بھی حیثیت نہیں تھی۔ یہ جواب سن کر وہ عطر بیچنے والی عورت جھلا گئی اور کہا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تمہیں اپنا عطر بیچوں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے بھی اسے جواب دیا کہ مجھ پر بھی حرام ہے کہ میں تجھ سے عطر خریدوں۔[2] یہ آپ رضی اللہ عنہا کی اسلام سے محبت اور جرأت تھی کہ اس عورت کو ایسا جواب دیا کہ اس کا منہ ہی بند کر دیا۔ اس واقعے سے آپ رضی اللہ عنہا کی حاضر جوابی کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

1 ...... سیر اعلام النبلاء، 2/359۔
2 ...... الاستیعاب، 4/396۔

نکاح میں حضور کی تشریف آوری

آپ رضی اللہُ عنہا کا نکاح جلیلُ القدر بدری صحابی حضرت اِیاس بن بُکَیْر رضی اللہُ عنہ سے ہوا اور آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ کی شادی کی تقریب میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود تشریف لائے۔(1) حضرت اِیاس بن بُکَیْر رضی اللہُ عنہ سے آپ کا ایک بیٹا ہوا جس کا نام محمد بن اِیاس ہے۔(2)

بیعتِ رضوان میں شرکت

آپ رضی اللہُ عنہا کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ آپ ان خوش نصیب اَفراد میں سے ہیں جنہوں نے بیعتِ رضوان میں شرکت کی سعادت پائی اور زبانِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جہنم سے آزادی کی بشارت پائی۔ چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اُن میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمانِ مبارک آپ رضی اللہ عنہا کے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہے۔(3)

غزوات میں شرکت

آپ رضی اللہ عنہا نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ کئی غزوات میں بھی شرکت کی۔ خود فرماتی ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہمراہ غزوات میں مجاہدین کو پانی پلانے اور زخمیوں کے علاج مُعالجے کی خدمات سرانجام دیتی تھیں۔(4)

---

1 الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 4/396۔
2 طبقات ابن سعد، 8/329۔
3 ترمذی، 5/462، حدیث:3886۔
4 بخاری، 2/276، حدیث:2882 ملخصاً۔

Go To Index

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی آپ پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ ایک بار آپ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں کچھ ہدیہ بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے قبول فرمایا اور بدلے میں آپ رضی اللہ عنہا کو مٹھی بَھر سونا عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کا زیور بنوا لینا۔[1]

حُسنِ مصطفےٰ کا بیان

آپ رضی اللہ عنہا کا دل رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت سے بھرا ہوا تھا ایک بار آپ رضی اللہ عنہا سے کسی نے کہا: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَوصاف بیان کیجئے تو آپ نے نہایت خوبصورت انداز میں حُسنِ مصطفےٰ کا نقشہ کھینچتے ہوئے کچھ یوں فرمایا: لَوْ رَاَیْتَهٗ لَرَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً اگر تم پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کرتے تو گویا طلوع ہوتے ہوئے سورج کو دیکھتے۔[2]

وِصالِ پُر ملال

آپ رضی اللہ عنہا کا وِصالِ مبارَک عبد المِلک کے دورِ حکومت میں ہوا۔[3] ایک قول کے مطابق آپ حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت تک زندہ رہیں۔[4]

اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146318

1 ...... الاستیعاب، 4/396۔
2 ...... الاصابۃ، 7/133۔
3 ...... سیر اعلام النبلاء، 3/198۔
4 ...... الاعلام للزرکلی، 3/15۔

www.dawateislami.net

حضرتِ فُرَیْعہ بنتِ مالک رضی اللہ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت وَہب بن منبہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جو دو سو سال تک اللہ پاک کی نافرمانی کرتا رہا، جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ پاک نے حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی کہ جاکر اُس کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔ آپ علیہ السّلام نے عرض کی: یااللہ! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ دو سو سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نامِ محمد کو دیکھتا تو اُسے چوم کر آنکھوں سے لگاتا تھا اور اُن پر دُرود پڑھتا تھا۔ پس میں نے اُس کا یہ عمل قبول کر کے اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں اور 70 جنتی حوروں سے اُس کا نکاح کر دیا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج تذکرہ ہے جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرت مالک بن سِنان بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ کی بیٹی، مفتیِ مدینہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہُ عنہ کی بہن، والدہ کی جانب سے جرنیل صحابی حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہُ عنہ کی بہن اور خاتمُ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی صحابیہ حضرت فُرَیْعہ بنتِ مالک رضی اللہ عنہا کا۔

مختصر تعارف اور خاندانی نسب

آپ رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلے خُدرہ سے تھا۔[2] آپ کا نام فُرَیْعہ ہے مگر آپ

1 حلیۃ الاولیاء، 4/45، حدیث: 4695۔

2 طبقات ابن سعد، 8/272۔

کو فارِعہ بھی کہا جاتا ہے۔[1] اِس کے علاوہ کتابوں میں آپ کا نام "فرعہ" بھی ذِکر کیا گیا ہے۔[2] آپ رضی اللہُ عنہا کے والد صحابیِ رسول حضرت مالک بن سِنان رضی اللہُ عنہ ہیں۔ غزوۂ اُحد کے موقع پر جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چہرۂ مبارک سے لوہے کی ٹوپی کے حلقے کو نکالا جارہا تھا، جس کے نتیجے میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چہرۂ انور سے خون نکلنے لگا تھا تو حضرت مالک بن سنان رضی اللہُ عنہ ہی وہ صحابی تھے جنہوں نے جوشِ عقیدت سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے مبارک خون کو پی لیا تھا اور ایک قطرہ بھی زمین پر گرنے نہیں دیا تھا۔ پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا تھا کہ جس نے میرا خون پی لیا جہنم کی کیا مجال جو اس کو چھو سکے۔[3] آپ کی والدۂ ماجدہ صحابیۂ رسول حضرت اُنیسہ بنتِ ابی خارجہ رضی اللہُ عنہا ہیں۔[4] کتابوں میں آپ کی والدہ کا نام حبیبہ بنتِ عبدُ اللہ بھی آیا ہے۔[5] آپ رضی اللہُ عنہا اَصحابِ صفہ میں شامل جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہُ عنہ کی بہن ہیں۔[6]

جہاد کی خواہش

حضرت فُرَیعہ رضی اللہُ عنہا اور آپ کے بھائی حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہُ عنہ کے دل میں جہاد کی بہت خواہش تھی۔ چنانچہ غزوۂ اُحد کے موقع پر آپ کے والد حضرت مالک

1 ...... اسد الغابہ، 7/254۔
2 ...... الاصابہ فی تمیز الصحابہ، 8/279۔
3 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 2/426، سیرت مصطفٰی، ص275۔
4 ...... طبقات ابن سعد، 8/272۔
5 ...... الاستیعاب، 4/456۔
6 ...... اسد الغابہ، 7/254۔

www.dawateislami.net

رضی اللہُ عنہ اپنے بیٹے ابو سعید کو لئے دربارِ نبوت میں حاضر ہوئے تاکہ وہ بھی جہاد کا شرف حاصل کریں لیکن ابو سعید رضی اللہُ عنہ کو جہاد میں جانے کی اِجازت نہیں ملی۔[1] رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں دوسرے بچوں کے ساتھ کم عمری کی وجہ سے واپس کر دیا، اس پر آپ آنسو بہاتے ہوئے واپس آئے۔ اس موقع پر آپ رضی اللہُ عنہا ان کے آنسو صاف کرنے لگیں اور ان کے دل میں دوسرے کسی جہاد میں شریک ہونے کی امید ڈالنے لگیں۔ پھر آپ خود بھی دوسرے جہاد کی خبروں کی نگرانی کرتی رہیں اور معلومات لینے کی کوشش کرتی رہیں۔

آنکھ بہہ کر رُخسار پر آگئی

آپ رضی اللہُ عنہا والدہ کی جانب سے جرنیل صحابی حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہُ عنہ کی بہن ہیں۔ حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہُ عنہ وہ صحابی ہیں جو غزوۂ اُحد میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کو بچانے کے لئے اپنا چہرہ دشمنوں کے سامنے کئے ہوئے تھے کہ اچانک کافروں کی طرف سے ایک تیر اُن کی آنکھ میں آلگا اور آنکھ بہہ کر اُن کے رُخسار پر آگئی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے دَستِ مبارک سے اُن کی آنکھ کو اُٹھا کر آنکھ کے حلقے میں رکھ دیا اور یوں دعا فرمائی کہ یا اللہ! قتادہ کی آنکھ بچالے جس نے تیرے رسول کے چہرہ کو بچایا ہے۔ مشہور ہے کہ آپ رضی اللہُ عنہ کی وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ روشن اور خوبصورت ہوگئی تھی۔[2]

شوہر کے گھر عدت

آپ رضی اللہُ عنہا پہلے حضرتِ سہل بن رافع رضی اللہُ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت

1 ...... اسد الغابہ، 6/151۔ 2 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 2/432، سیرتِ مصطفیٰ، ص 274۔

سہل بن رافع رضی اللہُ عنہ اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کے پیچھے گئے تو غلاموں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عدت گزارنے کی غرض سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بنو خُدرہ میں اپنے گھر لوٹنے کے متعلق پوچھا کہ یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا میں اپنے گھر لوٹ جاؤں؟ کیونکہ میرے شوہر نے نہ تو کوئی ایسا گھر چھوڑا ہے جس کے وہ مالک ہوں اور نہ ہی خرچہ؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو اِجازت مرحمت فرمادی۔ چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہا لوٹ آئیں، ابھی آپ حجرے یا مسجد میں ہی تھیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دوبارہ آپ کو بلایا یا کسی کے ذَریعے بلوانے کا حکم دیا، (جب آپ واپس آئیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے) فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ آپ نے اپنے شوہر کا واقعہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں دوبارہ عرض کیا۔ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر میں رہو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔ چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہا نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن عدت گزاری۔[1] آپ سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کئی اَحادیثِ مبارکہ بھی مروی ہیں جو کتبِ اَحادیث میں مذکور ہیں۔[2]

بیعتِ رضوان

آپ رضی اللہُ عنہا اور آپ کی والدہ حضرت حبیبہ رضی اللہُ عنہا کو بیعتِ رضوان میں شرکت کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔[3]

1 ...... ترمذی، 2/411تا412، حدیث: 1208۔
2 ...... الاستیعاب، 4/456۔
3 ...... الاستیعاب، 4/456۔

بیعتِ رضوان سن 6 ہجری میں صلحِ حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت کو کہتے ہیں، جس میں 1400 صحابہ وصحابیات نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھ مبارک پر کفارِ مکہ کے خلاف مَر مٹنے کے لیے بیعت کی تھی۔ [1] اِس بیعت میں شرکت کرنے والوں کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں خصوصی فضیلت حاصل ہے۔ قرآنِ پاک اور اَحادیثِ مبارکہ میں اِس بیعت کے شرکاء کے لئے خصوصی فضائل وارد ہوئے ہیں۔ اللہ پاک ان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے قرآنِ مجید میں فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۱۸﴾ (پ26، الفتح:18) ترجمۂ کنز العرفان: ”بیشک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر رہے تھے تو اللہ کو وہ معلوم تھا جو ان کے دلوں میں تھا تو اس نے ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔“

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس بیعت میں شریک ہونے والے صحابہ وصحابیات کے بارے میں ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ [2]

قرآنِ پاک کی آیتِ مبارکہ اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیثِ مبارکہ آپ رضی اللہ عنہا کے جنتی ہونے کی واضح سند ہے۔

اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146763

1 ...... تفسیر صراط الجنان، 9/339۔

2 ...... ترمذی، 5/462، حدیث:3886۔

حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم بات کریں گے ان عظیم خاتون کی جنھوں نے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی والدۂ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد شفقت و محبت بھرے انداز میں آپ کی والدہ کا کردار ادا کیا اور اپنی ساری زندگی آپ کی خدمت میں گزار دی۔ وہ عظیم خاتون، جلیل القدر، جرنیل صحابی حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ اور غزوۂ موتہ کے موقع پر شہید ہونے والے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی زوجہ، حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا ہیں۔

نام و تعارف

آپ رضی اللہ عنہا کا نام ”برکۃ“ ہے۔ آپ مقامِ حبشہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے والدِ ماجد حضرتِ عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ کی کنیز تھیں، جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو آپ کے والدِ ماجد کی میراث میں ملی تھیں۔ (2)

---

1 ...... مجمع الزوائد، 10/253، حدیث: 17298۔

2 ...... اسد الغابۃ، 7/325، کراماتِ صحابہ، ص335۔

حضور کی رضاعی والدہ

آپ رضی اللہ عنہا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضاعی والدہ بھی ہیں۔[1] جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے مکۂ مکرمہ پہنچ گئے اور اپنی والدۂ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خاطر داری اور خدمت گزاری میں دن رات جی جان سے مصروف رہنے لگیں۔ پھر والدۂ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مکۂ مکرمہ لائیں اور آپ کے دادا عبدُ المطلب کے سپرد کیا اور دادا نے اپنی آغوشِ تربیت میں اِنتہائی شفقت و محبت کے ساتھ آپ کی پرورش فرمائی۔[2]

حبشہ اور مدینۂ منورہ کی طرف ہجرت

آپ رضی اللہ عنہا نے حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تبلیغ سے اِبتدا ہی میں اِسلام قبول فرما لیا تھا نیز آپ نے پہلے حبشہ، پھر سخت گرمی میں بحالتِ روزہ بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے پیدل مکّۂ مکرّمہ سے مدینۂ منورہ ہجرت کی، راستے میں اتنی سخت پیاس آپ کو محسوس ہوئی قریب تھا کہ آپ وِصال کر جاتیں۔[3]

غیبی مدد

آپ رضی اللہ عنہا کو اللہ پاک کی جانب سے غیبی طور پر پانی سے سیراب کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں: جب سُورج غروب ہو گیا تو میں نے دیکھا سفید رسّی سے بندھا ہوا

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، 30/296۔

2 ...... مواھب اللدنیۃ، 1/88 ملخصاً، سیرت مصطفیٰ، ص82۔

3 ...... اسد الغابۃ، 7/325، حلیۃ الاولیاء، 2/80، رقم:1531۔

www.dawateislami.net

Go To Index

پانی کا ایک ڈول آسمان سے لٹک رہا تھا جب قریب ہوا تو میں نے اسے پکڑ کر سیر ہو کر پیا، آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اِس واقعے کے بعد میں سخت گرمی کے دن دھوپ میں پھرتی تھی تاکہ مجھے پیاس لگے لیکن پھر بھی مجھے پیاس نہیں لگتی تھی۔ [1] یہ آپ رضی اللہ عنہا کی کرامت تھی۔

حضور کی نگاہوں میں آپ کا احترام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہوں میں آپ کے اِحترام اور محبت کا اَندازہ اِس بات سے لگایئے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اُمُّ اَیْمَن اُمِّیْ بَعْدَ اُمِّیْ یعنی اُمِّ اَیمَن میری ماں کے بعد میری ماں ہیں۔ [2]

عبادت گزار خاتون

آپ رضی اللہ عنہا روزہ دار، نہایت عبادت گزار اور اللہ پاک کے خوف سے گریہ و زاری کرنے والی خاتون تھیں۔ [3] آپ جہادوں میں جاتیں اور زخمیوں کی مَرہم پٹی اور غازیوں کی خدمت کیا کرتی تھیں۔

جنّتی خاتون

ایک مرتبہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو کسی جنّتی خاتون سے نکاح کرنا چاہتا ہے وہ اُمِّ اَیمَن سے نکاح کرلے۔ [4] آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان آپ رضی اللہ عنہا کے جنّتی ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

---

1 ...... حلیۃ الاولیاء، 2/80، رقم: 1531۔
2 ...... المواھب اللدنیۃ، 1/428 ملخصاً۔
3 ...... حلیۃ الاولیاء، 2/80۔
4 ...... الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 8/359۔

www.dawateislami.net

نکاح و اولاد

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرتِ زید بن حارثہ رضی اللہُ عنہ نے آپ سے نکاح کیا جن سے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہُ عنہ پیدا ہوئے۔[1] رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہُ عنہ سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ عام طور پر صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم آپ رضی اللہُ عنہ کو "محبوبِ رَسول" کہا کرتے تھے۔[2]

شیخین کریمین کی تشریف آوری

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وِصالِ ظاہری کے بعد ایک دن حضرت ابو بکر صِدیق رضی اللہُ عنہ نے حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: چلو حضرتِ اُمِّ اَیمَن رضی اللہُ عنہا سے ملنے چلتے ہیں جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان سے ملنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہُ عنہا نے ان دونوں حضرات کو دیکھا تو رونے لگیں۔ حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہُ عنہما نے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ عرض کی: میں حُضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وِصال کی وجہ سے نہیں رو رہی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ پہلے سے بہتر مقام کی جانب تشریف لے گئے ہیں، بلکہ میں تو اِس وجہ سے رو رہی ہوں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ اِتنا سُن کر یہ دونوں حضرات بھی رونے لگے۔[3]

---

1 الاستیعاب، 4/478۔
2 اسد الغابہ، 1/102، کراماتِ صحابہ، ص294۔
3 مسلم، ص1024، حدیث:6318ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

وِصالِ پُر ملال

آپ رضی اللہ عنہا کا اِنتقال مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔[1]

اللہ پاک کی آپ پر رَحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146189

1 ...... سیر اعلام النبلاء، 3/489۔

حضرتِ اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنھا

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہاں رونق افروز تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھ گیا تو پہلے میں نے اللہ پاک کی حمد و ثنا کی پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرود پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگی تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا: سَلْ تُعْطَه یعنی مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔[(1)]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ایک ایسی خاتون کا تذکرہ کرنے والے ہیں جنہیں یہ سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے بیعتِ عُقبہ، بیعتِ رِضوان اور غزوۂ اُحد میں شرکت کی۔[(2)] جنہوں نے غزوۂ اُحد میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حفاظت کی خاطر تیرہ زخم کھائے حتّٰی کہ زخموں کی وجہ سے اُن کا ایک ہاتھ کاٹنا پڑا۔[(3)] ان کی بہادری اور شجاعت کا یہ عالَم تھا کہ ہر غزوہ میں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ شامل رہیں۔ وہ بہت محنت اور کوشش کرنے والی، بہادُر، راہِ خدا میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والی، نماز و روزہ کی پابند اور اللہ پاک پر بھروسا کرنے والی خاتون تھیں۔[(4)] ہم بات کر رہے ہیں حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کی۔

---

1. ترمذی، 2/104، حدیث: 593۔
2. طبقات ابن سعد، 8/303، مراٰۃ المناجیح، 3/201۔
3. طبقات ابن سعد، 8/303-304۔
4. الاستیعاب 4/502، حلیۃ الاولیاء، 2/77۔

www.dawateislami.net

نام اور کنیت

آپ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ بنتِ کعب بنتِ عوف ہے۔ آپ کی کنیت اُمِّ عمارہ ہے۔ آپ اپنے نام سے زیادہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں، آپ انصاریہ صحابیہ ہیں۔ [1]

اِزدواجی زندگی

آپ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی صحابیِ رسول حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی، ان سے آپ کے ہاں دو بیٹے حضرت حبیب اور حضرت عبدُاللہ رضی اللہ عنہما ہوئے اور پہلے شوہر کی وفات کے بعد آپ رضی اللہُ عنہا کی دوسری شادی حضرت غَزِیَّہ بن عَمرو رضی اللہُ عنہ سے ہوئی، ان سے بھی آپ کے ہاں دو بچے تمیم اور خولہ پیدا ہوئے۔ [2]

حضور سے عقیدت

آپ رضی اللہ عنہا کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے بے پناہ عقیدت تھی، صلحِ حُدیبیہ کے موقع پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حلق کروا کر اپنے سَرِ انور کے بال مبارک ایک کھجور کے درخت پر رکھ دیئے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس درخت کے پاس جمع ہو گئے اور اُن بالوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگے، آپ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے بھی چند بال حاصل کر لئے، آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد جب کوئی بیمار ہوتا تو میں اُن مبارک بالوں کو پانی میں ڈُبو کر وہ پانی مریض کو پلاتی تو اللہ پاک اُسے صحت عطا فرما دیتا۔ [3]

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، 3/201بتغیر۔

2 ...... طبقات ابن سعد، 8/303۔

3 ...... مدارج النبوت، 2/217ملخصاً۔

Go To Index

حضور کے لیے جان کی قربانی

آپ رضی اللہ عنہا کے عشقِ رسول کا اَندازہ اِس بات سے لگائیے کہ آپ رضی اللہ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے اپنی جان کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کرتی تھیں۔ جنگِ اُحد میں آپ اپنے شوہر حضرت زید بن عاصم اور اپنے دو بیٹوں حضرت عمارہ اور حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر میدان میں کود پڑی تھیں۔ جب کفار نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر حملہ کر دیا تو آپ ایک خنجر لے کر کفار کے مقابلہ میں کھڑی ہو گئیں اور کفار کے تیر و تلوار کے ہر ایک وار کو روکتی رہیں۔ یہاں تک کہ جب ابن قمیہ ملعون نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر تلوار چلا دی تو آپ نے اس تلوار کو اپنی پیٹھ پر روک لیا۔ چنانچہ آپ کے کندھے پر اتنا گہرا زخم لگا کہ غار پڑ گیا۔ پھر خود آگے بڑھ کر آپ نے ابن قمیہ کے کندھے پر اس زور سے تلوار ماری کہ وہ دو ٹکڑے ہو جاتا مگر وہ ملعون دو زرہ پہنے ہوئے تھا اس لئے بچ گیا۔ اس جنگ میں آپ رضی اللہُ عنہا کے سر اور گردن پر تیرہ زخم آئے تھے۔ (1)

کمال بہادری

آپ رضی اللہ عنہا کو اللہ پاک نے کمال کی بہادری سے نوازا تھا۔ اِسی غزوۂ اُحد کے بارے میں آپ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک کافر نے جنگِ اُحد میں زخمی کر دیا اور میرے زخم سے خون بند نہیں ہو رہا تھا۔ میری والدہ اُمِّ عمارہ رضی اللہُ عنہا نے فوراً اپنا کپڑا اپھاڑ کر زخم کو باندھ دیا اور کہا: بیٹا اُٹھو! کھڑے ہو جاؤ! اور پھر جہاد میں مشغول ہو جاؤ! آپ کے بیٹے کہتے ہیں کہ اِتفاق سے وہی کافر ہمارے سامنے

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/304۔

www.dawateislami.net

آگیا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے اُمِّ عمارہ! دیکھ تیرے بیٹے کو زخمی کرنے والا یہی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ رضی اللہُ عنہا جھپٹ کر اس کافر کی ٹانگ میں تلوار کا ایسا بھرپور وار کیا کہ وہ کافر گر پڑا، اور پھر چل نہ سکا بلکہ گھسٹتا ہوا بھاگا۔ یہ منظر دیکھ کر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسکرائے اور فرمایا: اے اُمِّ عمارہ! تو خدا کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھ کو اتنی طاقت اور ہمت عطا فرمائی کہ تو نے خدا کی راہ میں جہاد کیا۔(1)

جنَّت میں حضور کی رفاقت

آپ رضی اللہُ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ اللہ پاک سے دُعا کیجئے کہ اللہ پاک ہم لوگوں کو جنَّت میں آپ کی خدمت گزاری کا شرف عطا فرمائے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ، آپ کے شوہر اور آپ کے بیٹوں کے لئے دعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّۃِ یعنی اے اللہ پاک! ان سب کو جنَّت میں میرا رفیق بنادے۔(2) اِس دُعا کے بعد آپ رضی اللہ عنہا زندگی بھر اِعلانیہ یہ کہتی رہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِس دُعا کے بعد دُنیا میں بڑی سے بڑی مصیبت مجھ پر آجائے تو مجھ کو اس کی کوئی پروا نہیں ہے۔(3) کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دُعا کی وجہ سے آپ کو یہ یقین حاصل ہو گیا تھا کہ اللہ پاک آپ کو جنَّت میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ساتھ عطا فرمائے گا۔(4)

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146184

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/305۔
2 ...... طبقات ابن سعد، 8/305۔
3 ...... مدارج النبوت، 2/126۔
4 ...... سیرتِ مصطفٰی، ص279۔

حضرت اُمِّ حرام رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس کے لیے 10 نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کے 10 گناہ معاف فرما دیتا ہے، اس کے 10 دَرَجات بلند فرما دیتا ہے اور یہ 10 غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ان جنتی خاتون کا تذکرہ کرنے والے ہیں کہ جنھوں نے خود اپنے کانوں سے اپنے بارے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جنَّت کی بشارت سنی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت گزار، جذبۂ جہاد و شہادت سے لبریز، جنتی صحابیہ حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہُ عنہا کی بہن، حضرت انس رضی اللہُ عنہ کی سگی خالہ حضرت اُمِّ حرام رضی اللہُ عنہا۔

آپ کا تعارف

آپ کی کنیت ''اُمِّ حرام'' ہے۔ آپ کے اصل نام کے بارے میں بہت اِختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض رِوایات کے مطابق آپ کا اصل نام ''رُمیصاء یا غُمیصاء'' ہے اور آپ اپنی کنیت ''اُمِّ حرام'' ہی سے مشہور ہیں۔[2] آپ کا تعلق مدینۂ منوّرہ کے قبیلۂ خزرج کے خاندان ''بنو نجار'' سے تھا۔ والد کا نام ''مِلْحان'' اور والدہ کا نام ''مُلَیکہ'' ہے۔ آپ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رضاعی خالہ حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہُ عنہا کی بہن اور حضرت اَنس بن

1 ...... الترغیب والترھیب، 2/322، حدیث: 2574۔

2 ...... اسد الغابۃ، 7/342۔

مالک رضی اللہ عنہ کی سگی خالہ ہیں۔ (1)

پہلا نکاح

آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت عَمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ جن سے آپ کے ہاں دو بچوں حضرت قیس بن عَمرو اور حضرت عبدُاللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔

پہلے شوہر کی شہادت

حضرت عَمرو بن قیس رضی اللہ عنہ جنگِ بدر اور اُحد دونوں میں شریک رہے اور جنگِ اُحد میں ان کی شہادت ہوئی۔

دوسرا نکاح

حضرت عَمرو بن قیس رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح حضرت عُبادہ بن صامِت رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ جن سے آپ کے یہاں محمد بن عبادہ کی ولادت ہوئی۔ (2)

راہِ خدا میں جہاد کا شوق

آپ رضی اللہ عنہا کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا بہت شوق تھا۔ اس حوالے سے آپ رضی اللہ عنہا کا ایک واقعہ بہت مشہور ہے۔ چنانچہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب ”قباء“ تشریف لے جاتے تو اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا کے گھر بھی تشریف لے جاتے

1 ...... تہذیب التہذیب، 10/515، طبقات ابن سعد، 8/319-320۔

2 ...... تہذیب التہذیب، 10/515، طبقات ابن سعد، 3/376، طبقات ابن سعد، 7/282۔

www.dawateislami.net

تھے۔ آپ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کرتی تھیں۔ ایک بار پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کے یہاں تشریف لے گئے اور آرام فرمایا۔ کچھ دیر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ آپ کے حسین چہرۂ مبارک پر مسکراہٹ دیکھ کر حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کے مسکرانے کا کیا سبب ہے؟ آپ نے اِرشاد فرمایا: میں نے ابھی ابھی اپنی اُمَّت میں سے اللہ پاک کی راہ میں لڑنے والے کچھ لوگوں کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ سمندر میں کشتیوں پر اِس طرح بیٹھے ہوئے جہاد کے لئے جارہے ہیں جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھا کرتے ہیں۔ آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! دُعا فرمایئے: اللہ پاک مجھے ان میں شامل فرمائے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کے لئے دُعا فرمائی اور پھر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آرام فرما ہوگئے۔ دوبارہ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اسی طرح ہنستے ہوئے اُٹھے اور یہی خواب بیان فرمایا۔ آپ نے پھر وہی عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ دعا فرمایئے: میں ان میں شامل رہوں۔ آپ نے فرمایا: تم پہلے والوں (یعنی پہلے خواب میں جو گروہ دِکھایا گیا تھا ان) کی صف میں ہوگی۔ [(1)]

نبی کا خواب وحی ہوتا ہے

نبی کا خواب وحی ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس خواب کی تعبیر 27 ہجری میں اس وقت پوری ہوئی کہ جب حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ہونے والی بحری جنگ میں آپ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت عُبادہ بن صامِت رضی اللہ عنہ کے ساتھ قُبرُص کے سمندری سفر پر روانہ

1 ...... بخاری، 2/275، حدیث: 2877-2878 ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

ہوئیں۔(اللہ پاک نے مسلمانوں کی مدد فرمائی اور قبرص فتح ہو گیا)۔[1]

جنّت کی بشارت

ویسے تو ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہر صحابی اور ہر صحابیہ جنّتی ہیں لیکن اس جنگ میں شریک ہونے کی وجہ سے آپ کو خصوصی طور پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جانب سے جنّت کی بشارت حاصل ہو گئی کیونکہ یہ کوئی عام جہاد نہیں تھا بلکہ اس جہاد میں حصہ لینے والوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک خصوصی فضیلت اِرشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ

پہلا دَریائی سفر کرنے والا لشکر

آپ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سنا ہے کہ میری اُمَّت کا سب سے پہلا لشکر جو دریائی سفر کرکے جہاد کے لیے جائے گا، اس نے (اپنے لیے اللہ کی رحمت و مغفرت) واجب کرلی۔ اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں، تم بھی ان کے ساتھ ہو گی۔[2] چونکہ آپ رضی اللہ عنہا اس جہاد میں شریک ہوئیں لہٰذا یہ فضیلت آپ کو بھی حاصل ہوئی اور آپ کا جنّتی ہونا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرمان سے ثابت ہو گیا۔

شہادت و تدفین

”قُبْرُص“ سے واپسی کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی سواری کے لئے خچر لایا گیا جس پر آپ سوار ہوئیں اور اس سواری سے گرنے کے سبب آپ رضی اللہ عنہا کی شہادت واقع ہو گئی۔ شہادت سے سرفراز ہونے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کو وہیں دفن کیا گیا۔[3]

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146302

1 ...... اسد الغابۃ، 7/343۔ 2 ...... بخاری، 2/288، حدیث: 2924۔ 3 ...... اسد الغابۃ، 7/343۔

حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو میرے حق کی تعظیم کرتے ہوئے مجھ پر دُرُودِ پاک بھیجتا ہے، اللہ پاک اس سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے، جس کا ایک پَر مشرق میں، دوسرا مغرب میں، اس کی دونوں ٹانگیں ساتویں زمین میں اور گردن عرش کے نیچے ہوتی ہے۔ اللہ پاک اس سے فرماتا ہے: تم میرے بندے پر اسی طرح دُرُود بھیجو جس طرح اس نے میرے نبی پر بھیجا۔ پس وہ فرشتہ تا قیامت اس بندے پر دُرُود بھیجتا رہے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج تذکرہ ہے ان جنّتی خاتون کا جن کے گھر سے مکی مدنی آقا، شَبِ اسریٰ کے دولہا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معراج پر تشریف لے کر گئے، جو جنّتی نوجوانوں کے سردار حضرات حسنینِ کریمین رضی اللہ عنہما کی پھوپھی جان، مولا علی رضی اللہُ عنہ کی بہن اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی چچازاد بہن یعنی حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا۔

نام، کنیت اور تعارف

آپ رضی اللہُ عنہا کا اصل نام فاختہ بنتِ ابی طالب ہے مگر آپ اپنی کنیت اُمِّ ہانی سے مشہور ہیں۔[2] آپ کا تعلق قبیلۂ بنو ہاشم سے ہے اور والدہ کا نام حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہُ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہُ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی چچازاد بہن اور

1 ...... مسند الفردوس، 1/170، حدیث: 1131۔

2 ...... اسد الغابۃ، 7/442۔

www.dawateislami.net

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہُ عنہ کی سگی بہن ہیں۔[1]

قبولِ اسلام

آپ رضی اللہُ عنہا نے 8 سن ہجری میں فتحِ مکّہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ ہُبَیرہ بن ابو وہب مخزومی کے نکاح میں تھیں، آپ کے اسلام قبول کرنے کے بعد ہُبَیرہ چونکہ اپنے کفر پر اَڑا رہا اور مسلمان نہیں ہوا لہٰذا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ اور آپ کے شوہر کے درمیان جدائی کروادی، جو اسلام کا حکم ہے۔ ہُبَیرہ بن ابو وہب مخزومی سے آپ کے چار بیٹے عَمرو، ہانی، یوسف اور جَعدہ تھے۔[2]

حضور کا اَدب واِحترام

آپ رضی اللہُ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بہت محبت کیا کرتی تھیں اور آپ کا بے حد اَدب واِحترام بھی کیا کرتی تھیں، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی آپ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ چنانچہ فتحِ مکّہ کے دن پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کے مکان کو یہ اِعزاز بخشا کہ آپ کے مکان میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعت نمازِ چاشت ادا فرمائی۔[3]

دو خصوصیات

آپ رضی اللہ عنہا کو دو خصوصیات حاصل ہیں: پہلی خصوصیت یہ کہ آپ کی پناہ کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی پناہ قرار دیا۔ اس کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ فتحِ مکہ کے دن پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ رضی اللہُ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: کیا

---

1 ...... اسد الغابۃ، 7/442۔

2 ...... الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 8/485، الاستیعاب، 4/517-518، اسد الغابۃ، 7/442۔

3 ...... بخاری، 1/397، حدیث: 1176۔

Go To Index

گھر میں کچھ کھانا ہے؟ عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! خشک روٹی کے چند ٹکڑے ہیں۔ مجھے بہت شرم آرہی ہے کہ انہیں آپ کے سامنے پیش کروں۔ ارشاد فرمایا: لاؤ۔ پھر آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان خشک روٹیوں کو توڑا اور پانی میں بھگو کر نرم کیا۔ آپ رضی اللہُ عنہا نے روٹیوں کے سالن کے لئے نمک پیش کیا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی سالن گھر میں نہیں ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ میرے گھر میں سرکہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: سرکہ لے آؤ۔ آپ نے سرکہ کو روٹی پر ڈالا اور تناول فرما کر اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔ پھر فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے اور جس گھر میں سرکہ ہوگا اس گھر والے محتاج نہ ہوں گے۔ پھر آپ رضی اللہُ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں نے حارث بن ہشام (یہ ابوجہل کے بھائی تھے بعد میں انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا) اور زہیر بن اُمیہ کو امان دے دی ہے۔ لیکن میرے بھائی علی رضی اللہُ عنہ اِن دونوں کو اس جُرم میں قتل کرنا چاہتے ہیں کہ ان دونوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہُ عنہ کی فوج سے جنگ کی ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے اُمِّ ہانی! جس کو تم نے امان دے دی اس کے لئے ہماری طرف سے بھی امان ہے۔[1] دوسری خصوصیت یہ کہ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معراج پر تشریف لے گئے۔[2]

جنتی خاتون

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ رضی اللہُ عنہا جنتی خاتون ہیں۔ حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (ایک دن) نمازِ عصر ادا فرمائی، آپ چوتھی رکعت ادا فرمارہے تھے کہ حضرت امام حسن و

1 ...... شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، 3/464، سیرتِ مصطفیٰ، 434-435۔ 2 ...... مراٰۃ المناجیح، 8/135۔

www.dawateislami.net

حسین رضی اللہُ عنہما تشریف لائے اور وہ دونوں آپ کی کمر مبارک پر سوار ہو گئے۔ آپ نے سلام پھیرنے کے بعد انہیں اپنے سامنے بٹھالیا۔ پھر حضرت حسین رضی اللہُ عنہ آگے بڑھے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہُ عنہ کو اپنے دائیں کندھے پر اور حضرت حسین رضی اللہُ عنہ کو اپنے بائیں کندھے پر اُٹھالیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا، نانی کے اِعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اِعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین (رضی اللہُ عنہما) ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی اُمِّ ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ ان کی خالائیں اللہ کے رسول کی بیٹیاں زینب، رُقیہ اور اُمِّ کلثوم رضی اللہُ عنہم ہیں۔ (پھر آپ نے فرمایا:) ان کے نانا جنتی، ان کے والد جنتی، ان کے چچا جنتی، ان کی پھوپھی جنتی، ماموں جنتی اور ان کی خالائیں جنتی ہیں۔[1] حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا چونکہ حضراتِ حسنینِ کریمین رضی اللہُ عنہما کی پھوپھی ہیں لہٰذا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان آپ کے جنتی ہونے کی سند ہے۔

اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتمِ النّبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146306

1 ...... معجم کبیر، 3/66، حدیث: 2682۔

حضرت اُمِّ رومان رضی اللّٰہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

ایک قول کے مطابق اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللّٰہُ عنہا کے اِنتقال کے بعد حضرتِ خَولہ بنتِ حکیم رضی اللّٰہُ عنہا مکّۂ مکرّمہ کے ایک معزز گھرانے کی صاحبزادی کے لئے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پیغامِ نکاح لے کر گئیں، انہوں نے صاحبزادی کی والدہ سے کہا: اللہ پاک نے آپ پر برکت نازِل فرمائی ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیسی برکت؟ حضرت خَولہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے اللہ پاک کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کی صاحبزادی کا رِشتہ مانگنے کے لئے بھیجا ہے۔ تو وہ خوش نصیب خاتون اپنے شوہر سے مشورہ کر کے اس رشتے پر بخوشی راضی ہو گئیں، پھر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس خوش نصیب خاتون کی بیٹی سے نِکاح فرمایا۔[2] رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پیغامِ نکاح اپنی صاحبزادی کے لئے قبول کرنے والی یہ خوش نصیب خاتون وہ ہیں جن کا شمار اُن پانچ خوش نصیب خواتین میں ہوتا ہے جن کی قبر میں خود اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اُترے، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللّٰہُ عنہ کی

1 ...... ترمذی، 2/28، حدیث: 486۔
2 ...... تاریخ طبری، 2/350۔

www.dawateislami.net

زوجۂ محترمہ، اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا کی والدۂ ماجدہ، ماہر تیر انداز، تجربہ کار شہسوار، بہادر اور نڈر صحابی حضرت عبدُ الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہُ عنہ کی والدۂ ماجدہ حضرت اُمِّ رومان رضی اللہُ عنہا ہیں۔ آیئے! ان کی سیرتِ مبارکہ کے بارے میں پڑھتے ہیں:

نام و نسب

حضرت اُمِّ رومان رضی اللہُ عنہا کا اصل نام زینب بنتِ عامر یا زینب بنتِ عبد ہے۔[1]

نکاح و اولاد

آپ رضی اللہُ عنہا پہلے حارث بن سَخبرہ کے نکاح میں تھیں، ان سے آپ کے ایک بیٹے تھے، جن کا نام حضرت طفیل رضی اللہُ عنہ ہے اور یہ حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا کے والدہ کی طرف سے بھائی اور صحابیِ رسول ہیں۔ آپ رضی اللہُ عنہا اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ اپنے علاقے سَراۃ سے ہجرت کر کے مکّۂ مکرّمہ آگئی تھیں۔ لیکن کچھ عرصے بعد حارث بن سَخبرہ نے وفات پائی اور آپ رضی اللہُ عنہا بے سہارا ہو گئیں تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ نے آپ سے نِکاح کر لیا۔ ان سے حضرت عبد الرحمٰن اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کی ولادت ہوئی۔[2]

قبولِ اسلام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بعثت کے بعد جب دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز فرمایا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ اُن چاروں عظیمُ المرتبت ہستیوں میں سے ایک تھے، جنہوں نے سب سے پہلے دینِ اسلام کو اپنایا (یعنی اُمُّ المؤمنین حضرتِ خدیجۃُ الکبریٰ، حضرت

1 ...... الاصابۃ، 8/391۔

2 ...... الاصابۃ، 8/391 ماخوذاً، تہذیب الکمال، 5/60۔

www.dawateislami.net

Go To Index

علی، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہُ عنہم)۔ حضرت اُمِّ رومان رضی اللہُ عنہا کو جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے اسلام کا حال معلوم ہوا تو آپ بھی (اسلام قبول کر کے) اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ (یعنی وہ حضرات جنہوں نے اعلانِ نبوت کے ساتھ ہی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ایمان لایا) کی مقدس جماعت میں شامل ہو گئیں۔

اوصاف و خدمات

آپ رضی اللہُ عنہا ایک نیک اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ اسلام کی خاطر آپ نے بہت قربانیاں دیں، آپ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت کی سعادت حاصل کی نیز جن خواتین نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بیعت کا شرف پایا اُن میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔[1]

جمالِ صورت اور حُسنِ سیرت

آپ رضی اللہُ عنہا کی شکل و صورت، بہترین عادتوں اور خصلتوں کی بنا پر رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دُنیا میں اگر کسی کو حور دیکھنے کی خواہش ہو تو وہ اُمِّ رومان کو دیکھ لے کہ وہ جمالِ صورت اور حُسنِ سیرت میں بالکل جنّت کی حور جیسی ہیں۔[2] پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِس فرمان میں آپ رضی اللہُ عنہا کے لیے جنّت کی بشارت کا پیغام ہے کہ ”اگر کسی کو جنّتی حور دیکھنے کی خواہش ہو تو وہ اُمِّ رومان کو دیکھ لے۔“[3]

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/216۔
2 ...... الاستیعاب، 4/489، جنّتی زیور، ص523۔
3 ...... طبقات ابن سعد، 8/216۔

www.dawateislami.net

وفات اور دُعائے مغفرت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ پر بڑا خاص کرم فرمایا کرتے تھے۔ 6 سِنِ ہجری میں جب آپ رضی اللہُ عنہا کا اِنتقال ہوا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کی قبر میں بنفسِ نفیس خود اُترے اور اپنے دَستِ مبارک سے آپ کو زمین کے سپرد کیا اور آپ کی مغفرت کے لئے دُعا کرتے ہوئے عرض کیا: یااللہ! اُمِّ رومان نے تیرے اور تیرے رسول کے ساتھ بہترین سلوک کیا ہے، وہ تجھ پر پوشیدہ نہیں لہٰذا تو ان کی مغفرت فرما۔[1]

محبتِ رسول کا اِنعام

اللہ پاک اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی محبت و اِطاعت کی بدولت حضرت اُمِّ رومان رضی اللہُ عنہا کو کتنی عظیم سعادت اور کتنی بڑی فضیلت نصیب ہوئی کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے دَستِ مبارک سے آپ کو قبر میں اتارا اور کتنے پیارے الفاظ سے آپ کی مغفرت کے لئے دُعا فرمائی۔ یقیناً یہ آپ کی بہت بڑی خوش نصیبی ہے اور اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی محبت و اِطاعت سے دین و دُنیا کی کتنی بڑی بڑی نعمتیں اور دولتیں ملتی ہیں۔

اللہ پاک تمام مسلمان مَردوں اور عورتوں کو اپنی اور اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت و اِطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146639

1 ...... الاستیعاب، 4/489۔ جنتی زیور، ص524۔

حضرت اُمِّ زُفَر رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو مومن جمعہ کی رات دو رَکعت اِس طرح پڑھے کہ ہر رَکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد 25 مرتبہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد پڑھے، پھر ہزار مرتبہ یہ دُرُودِ پاک "صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیّ" پڑھے تو آنے والے جمعہ سے پہلے خواب میں وہ میری زیارت کرے گا اور جو میری زیارت کرے گا اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ایسی عظیم خاتون کا تذکرہ کریں گے جنہوں نے جنَّت حاصل کرنے کے لئے بڑی قربانی دی اور بہت تکالیف و مصیبتوں کا سامنا کیا اور ساری زندگی پریشانیوں پر بخوشی راضی رہیں۔ ان کا شمار ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحابیات میں ہوتا ہے۔ یہ خاتون اُمِّ زُفَر رضی اللہُ عنہا کے نام سے مشہور تھیں۔

مِرگی کی بیماری کیا ہے؟

آپ رضی اللہُ عنہا ایک بڑی خطرناک بیماری میں مبتلا تھیں، یہ بیماری، اگر بچوں کو ہو تو عربی میں اسے "اُمُّ الصبیان" کہتے ہیں اور اگر بڑوں کو ہو تو اسے عربی میں "صَرع" کہتے ہیں۔ صرع کا معنیٰ ہوتا ہے "بے ہوش ہو کر گر پڑنا۔" عام طور پر اسے مِرگی کہتے ہیں۔ مِرگی چاہے بڑے کو ہو یا بچے کو، یہ اِنسان کے اَہم جسمانی اَعضا (یعنی دِل، جگر، دماغ، پھیپھڑے اور گردے وغیرہ) کو صحیح طور پر کام کرنے سے روکتی ہے۔ اس بیماری کے واقع ہوتے ہی

1 ...... القول البدیع، ص383۔

مریض کے جسمانی اَعضا مڑنے لگتے ہیں، وہ کھڑا نہیں رہ پاتا اور گر پڑتا ہے اور اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگتی ہے۔(1)

مِرگی ایسی خطرناک بیماری ہے کہ سنتے ہی خوف آتا اور دِل لرزتا ہے۔ اگر ایک لمحہ تصور ہی کیا جائے کہ دوستوں کی محفل سجی ہوئی ہے یا رِشتے داروں کے ساتھ بیٹھے ہیں اور خوشگوار سماں بنا ہوا ہے اور اچانک کسی کے جسمانی اَعضا ٹیڑھے ہونے لگ جائیں، اُس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگے اور وہ بے ہوش ہو جائے تو دیکھنے والوں پر خوف ورِقت طاری ہو جائے گی اور جسے دورہ پڑا ہے اُسے کتنی بڑی پریشانی اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مِرگی ہونے کی دو وجوہات

اِس بیماری کی دو وجوہات بتائی جاتی ہیں: ایک کا تعلق ظاہری اَسباب سے ہے، جبکہ دوسری کا تعلق باطنی اَسباب سے ہے۔ ظاہری سبب اِس کا یہ بتایا جاتا ہے کہ آلودہ ہوا کا دماغ کے راستوں میں رُک جانا یا پرانے بخار کا جسمانی اَعضا کے ذَریعے دماغ کی طرف پہنچنا۔ جبکہ باطنی سبب بُرے جنات کی شرارت بتایا جاتا ہے۔(2)

مِرگی کی بیماری پر صبر کے بدلے جنّت

حضرت اُمِّ زُفَر رضی اللہُ عنہا بھی اِسی بیماری میں مبتلا تھیں، لیکن آپ نے اپنی اس بیماری کو اپنے حق میں فائدہ مند بنالیا، اِس طرح کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہُ عنہا اس بیماری سے پریشان ہو کر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مجھے مِرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میرا دوپٹہ اُتر جاتا ہے اور میں

---

1 ...... فیضان ریاض الصالحین، 1/379۔

2 ...... فیضان ریاض الصالحین، 1/379-380۔

خوف کرتی ہوں کہ کبھی بے ہوشی کی حالت میں میرا ستر نہ کھل جائے(سبحانَ اللہ! کیا ان کی سوچ تھی، کیسا ان کا پردے کا ذہن تھا، اللہ پاک ہماری خواتین کو بھی نصیب فرمائے)۔ یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ میرے لئے دُعا فرمایئے۔ آپ رضی اللہُ عنہا کی پریشانی سن کر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اگر تم (اس بیماری پر) صبر کرو تو تمہارے لئے جنَّت ہے اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے صحت یابی کی دُعا کر دیتا ہوں۔[1]

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت اُمِّ زُفَر رضی اللہُ عنہا کو دو پیشکش دے کر کسی ایک کے اِختیار کرنے کا فرمایا: یا تو دُعا کے ذَریعے اس بیماری سے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے یا صبر کر کے جنَّت پالی جائے۔ آپ رضی اللہُ عنہا صحابیہ تھیں، دُنیاوی زندگی کی مدت اور جنَّت کی اعلٰی نعمتوں سے باخبر تھیں، اِسی وجہ سے فیصلہ کرنا آپ کے لیے آسان ہو گیا۔ چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہا نے اسی بیماری کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں صبر کروں گی مگر آپ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ دورانِ مِرگی میں بے پردہ نہ ہوا کروں۔ چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کے لئے دُعا فرمائی تو اس کے بعد وہ بے پردہ نہیں ہوتی تھیں۔[2]

جنَّتی عورت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا آپ رضی اللہُ عنہا کے صبر کے بدلے آپ کو جنَّت کی پیشکش کرنا، پھر آپ کا صبر کو اِختیار کر لینا، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اس

1 ...... بخاری، 4/6، حدیث:5652۔

2 ...... بخاری، 4/6، حدیث:5652، عمدۃ القاری، 14/647، تحت الحدیث:5652۔

www.dawateislami.net

فرمان کے مطابق آپ کے جنتی ہونے کو ثابت کرتا ہے۔ حضرت عبدُ اللہ ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما نے ایک مرتبہ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃُ اللہِ علیہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اہلِ جنَّت میں سے کوئی عورت نہ دِکھاؤں ؟ عطاء ابن ابی رباح نے عرض کی: ضرور دِکھائیے۔ تو پھر آپ نے (حضرت اُمِّ زفر رضی اللہُ عنہا کی طرف) اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ سیاہ رنگ کی عورت ہے۔ (1)

اللہ پاک کی آپ پر رَحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146642

1 ...... بخاری، 4/6، حدیث: 5652۔

حضرت اُمِّ سُلیم اَنصاریہ رضی اللہ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے اور خوشی آپ کے چہرۂ اقدس میں نمایاں تھی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل علیہ السّلام آئے اور کہا: آپ کا رَب فرماتا ہے: کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی اُمَّت میں جو کوئی آپ پر دُرُود بھیجے، میں اس پر 10 بار دُرُود بھیجوں گا اور آپ کی اُمَّت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے، میں اس پر 10 بار سلام بھیجوں گا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم اَنصار خواتین میں ممتاز مقام رکھنے والی، علم و فضل، فہم و بصیرت، جود و سخا کی پیکر، رشتے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خالہ، جلیلُ القدر صحابیِ رسول اور خادمِ رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدۂ ماجدہ حضرت اُمِّ سُلیم انصاریہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں سنیں گے۔

مختصر تعارف

آپ رضی اللہ عنہا کے نام کے بارے میں بہت سے اَقوال ہیں۔ بعض رِوایات میں سَہْلَہ بعض میں رُمَیْلَہ اور بعض رُمَیْصَاء یا غُمَیْصَاء وغیرہ نام آئے ہیں۔ (2) آپ رضی اللہ عنہا کی مشہور کنیت اُمِّ سُلَیم ہے۔ اس کے عِلاوہ ایک کنیت اُمِّ اَنَس بھی ہے۔ (3)

1 ...... نسائی، ص222، حدیث:1292۔

2 ...... عمدۃ القاری، 4/364، تحت الحدیث:727۔

3 ...... بخاری، 2/184، حدیث:2630۔

www.dawateislami.net

آپ رضی اللہُ عنہا کے والِد کا نام مِلحان اور والدہ کا نام مُلَیکہ ہے۔[1] آپ رضی اللہُ عنہا کا تعلق قبیلہ خَزرَج کی ایک شاخ بنو نجّار سے تھا۔[2]

نکاح اور اولاد

آپ رضی اللہُ عنہا پہلے مالک ابن نَضر کے نکاح میں تھیں انہیں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، جب آپ اپنی قوم سمیت مُشَرَّف بہ اسلام ہوئیں تو آپ نے اپنے شوہَر مالِک بن نضر کو بھی اِسلام کی دعوت پیش کی لیکن یہ اَبدِی سَعادت چونکہ اس کے نصیب میں نہیں تھی لہٰذا وہ اپنے کفر پر ڈٹا رہا بلکہ ناراض ہو گیا اور پھر بعد میں مُلکِ شام چلا گیا جہاں اس کو اس کے کسی دشمن نے ہلاک کر دیا۔ مالک کے قتل ہو جانے کے بعد، ابو طلحہ نے آپ کو نکاح کا پیغام دیا، آپ نے فرمایا کہ میں مسلمان ہوں، تم مشرک ہمارا نکاح کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تم سے نکاح کر سکتی ہوں اور میں اس کے عوض تم سے مہر بھی نہیں لوں گی اور میں تم سے نکاح کر لوں گی، حضرت ابو طلحہ نے سوچنے کے لیے کچھ وقت مانگا پھر بالآخر اللہ پاک نے آپ کو ایمان کی دولت سے نوازا اور اس کے بعد آپ نے حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہُ عنہا سے نکاح کیا۔[3] جن سے آپ کے ہاں حضرت عبدُ اللہ اور حضرت ابو عُمَیر رضی اللہُ عنہما کی ولادت ہوئی۔[4]

پسینا مبارک جمع کر لیتیں

آپ رضی اللہُ عنہا کی سیرتِ مبارکہ میں تعظیمِ رسول کا عنصر بہت نمایاں تھا۔

1. طبقات ابن سعد، 8/312۔
2. اسد الغابہ، 7/376۔
3. مراٰۃ المناجیح، 5/517بتغیر۔
4. طبقات ابن سعد، 8/312، تہذیب التہذیب، 10/523۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کے یہاں تشریف لاتے اور قیلولہ فرماتے تھے، آپ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے چمڑے کا بستر بچھادیتی تھیں، جس پر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آرام فرماتے تھے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پسینا بہت آتا تھا تو آپ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پسینا مبارک جمع کر لیتیں اور اسے خوشبو میں ڈال لیتی تھیں، ایک مرتبہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بیدار ہوئے تو اِرشاد فرمایا: اے اُمِّ سُلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟ عرض کی: حُضور! یہ آپ کا پسینا ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ڈال لیتے ہیں یہ بہترین خوشبو ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں اپنے بچّوں کے لئے اس کی برکت کی اُمید کرتی ہوں، فرمایا: تم ٹھیک کرتی ہو۔ چنانچہ جب حضرت انس رضی اللہُ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے وصیت کی کہ ان کے کفن میں لگانے والی خوشبو میں اس خوشبو کو ملایا جائے لہٰذا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پسینا مبارک کو اس خوشبو میں ملایا گیا۔[1]

مشکیزے کے ٹکڑے کو بطورِ تبرک رکھ لیا

ایک دن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ رضی اللہُ عنہا کے گھر تشریف لائے اور ایک مشکیزے سے پانی پیا، تو آپ نے مشکیزے کے اُس حصّے کو کاٹ کر بطورِ تبرک اپنے پاس رکھ لیا جس حصّے سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پانی نوش فرمایا تھا۔[2] یہ آپ رضی اللہُ عنہا کے عشقِ رسول اور تعظیمِ رسول کا انداز تھا۔

1 ...... بخاری، 4/182، حدیث: 6281، مسلم، ص 913-979، حدیث: 2341-6057۔
2 ...... مسند امام احمد، 10/319، حدیث: 27185۔

www.dawateislami.net

آپ کے گھر نبیِّ کریم کی تشریف آوری

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اکثر اوقات آپ کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اَنَس بن مالِک رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا گزر جب حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہُ عنہا کے گھر کے قریب سے ہوتا تو آپ ان کے گھر تشریف لے جاکر سلام فرماتے تھے۔[1] رِوایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینہ شریف میں حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہُ عنہا اور اپنی اَزواجِ مطہرات رضی اللہُ عَنہُنَّ کے سِوا اور کسی کے گھر (کثرت سے) تشریف نہیں لے جاتے تھے۔[2]

جنَّت میں دیکھا گیا

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ جنَّت میں ہوں اچانک ابو طلحہ کی زوجہ رُمَیصاء کو جنَّت میں پایا۔[3] نبی کا خواب وحی ہوتا ہے اِس اِعتبار سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان آپ رضی اللہُ عنہا کے جنّتی ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

عہدِ عثمانی میں وفات

حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہُ عنہا نے زندگی کا طویل حصہ زمانۂ اسلام میں گزارا اور ایمان لانے کے بعد آپ اپنے ہر عمل اور فعل سے اللہ پاک اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1 ...... بخاری، 3/451، حدیث:5163۔
2 ...... بخاری، 2/267، حدیث:2844، فیضانِ بی بی امِ سلیم، ص47۔
3 ...... بخاری، 2/525، حدیث:3679۔

کی رِضا کے حُصُول کے لئے کوشاں رہیں، بالآخر مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دَورِ خِلافت میں آپ کا اِنتقال ہوا۔[1]

آپ کا ترکہ

آپ رضی اللہ عنہا کی زندگی سے عشقِ رسول کا سبق ملتا ہے بلکہ اِنتقال فرمانے کے بعد بھی آپ کے ترکے سے اسی کا درس ملتا ہے کیونکہ آپ کے ترکہ میں بجائے دُنیوی مال و متاع کے صرف اور صرف پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آثارِ مُبارَکہ اور تبرکاتِ شریفہ تھے۔[2]

اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146643

1 ...... تقریب التہذیب، ص1381۔

2 ...... کنز العمال، جز:7، 4/85، حدیث:18683، فیضان بی بی ام سلیم، ص53۔

حضرتِ اُمِّ منذر رضی اللہ عنہا

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت فَضالہ بن عُبید رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں کہ رَسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرماتھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور یہ دُعا کی: اے اللہ! میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحم فرما۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس سے اِرشاد فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ پاک کے شایانِ شان اس کی حمد بیان کر اور پھر مجھ پر دُرود بھیج، پھر اللہ پاک سے دُعا کر۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی، اس نے اللہ پاک کی حمد بیان کی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! دُعا کر، تیری دُعا قبول کی جائے گی۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

آج ہم اس خوش نصیب خاتون کا تذکرہ کرنے والے ہیں کہ جو مدینۂ منورہ میں آباد بنو نجار قبیلے کی چشم و چراغ، غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے جلیلُ القدر صحابی حضرت سُلَیط بن قیس رضی اللہُ عنہ کی بہن، جنہوں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امامت میں وہ تاریخی نماز ادا کی جس میں قبلے کی تبدیلی کا حکم نازل ہوا، جو رِشتے میں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خالہ لگتی ہیں یعنی حضرتِ اُمِّ منذر سلمٰی بنتِ قیس رضی اللہُ عنہا۔

آپ کا تعارف

حضرتِ اُمِّ منذر رضی اللہُ عنہا کا نام "سلمٰی" اور کنیت "اُمِّ منذر" ہے۔ آپ کی کنیت

1 ...... ترمذی، 5/290، حدیث: 3487۔

آپ کے بیٹے منذر کی نسبت سے ہے۔[1] آپ اپنے نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔[2] آپ کے والد کا نام قیس بن عَمرو اور والدہ کا نام رُغَیبہ بنتِ زُرارہ ہے۔ بعض مؤرّخین نے رُغَیبہ کو "زا" کے ساتھ یعنی زُغیبہ بنتِ زُرارہ ذِکر کیا ہے۔[3] آپ کا تعلق قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھا۔ چونکہ عربوں کے ہاں باپ دادا کی خالہ کو بھی خالہ ہی کہا جاتا ہے اور آپ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دادا کی طرف سے خالہ تھیں۔[4] اس اِعتبار سے رِشتے میں آپ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خالہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔[5] آپ کے بھائی حضرت سُلیط بن قیس رضی اللہُ عنہ بھی جلیلُ القدر صحابی ہیں۔ انہوں نے غزوۂ بدر، اُحد اور خندق سمیت تمام غزوات میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ شرکت کی سعادت پائی۔[6]

قبولِ اسلام

آپ رضی اللہُ عنہا نے اِسلام کے اِبتدائی دِنوں میں ہی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہُ عنہ کی تبلیغ سے متأثر ہو کر دینِ اسلام قبول کیا تھا۔ اس طرح آپ سابقین و اولین انصار میں سے تھیں۔

نکاح

آپ کا نکاح حضرت قیس بن صَعصعہ رضی اللہُ عنہ سے ہوا تھا۔

1 ...... طبقات ابن سعد، 8/310۔
2 ...... الاصابۃ، 8/185۔
3 ...... طبقات ابن سعد، 3/388۔
4 ...... اسد الغابۃ، 7/165۔
5 ...... معجم کبیر، 24/297، حدیث: 753۔
6 ...... طبقات کبیر، 10/393۔

www.dawateislami.net

قبلے کی تبدیلی کا حکم

آپ کو دونوں قبلوں یعنی بیتُ المقدس اور خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنے کا شرف بھی حاصل ہے۔[1] آپ رضی اللہ عنہا 2 سِن ہجری میں اس ظہر کی نماز میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی امامت میں نماز ادا کر رہی تھیں جس میں کعبے کی طرف قبلے کی تبدیلی کا حکم نازل ہوا تھا۔

آپ کی بہن بھی جنتی ہیں

آپ حضرت اُمِّ سُلیم اور حضرت عُمیرہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ آپ کی بہن حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا کو بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے جنتی ہونے کی بشارت عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ جنّت میں ہوں اچانک میں نے ابو طلحہ کی زوجہ رُمَیصاء (یعنی اُمِّ سلیم) کو جنّت میں پایا۔[2]

علمِ دِین سے محبت

حضرت اُمِّ منذر رضی اللہ عنہا کو علمِ دِین سیکھنے سے بہت مَحبّت تھی۔ آپ خود فرماتی ہیں کہ میں انصاری عورتوں کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان شرائط پر ہم سے بیعت لی کہ ہم نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، نہ وہ بہتان لائیں گی اور کسی اچھی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مزید اِرشاد فرمایا: اور کبھی اپنے شوہروں کے ساتھ

1 ...... معجم کبیر، 24/296۔

2 ...... بخاری، 2/525، حدیث: 3679۔

www.dawateislami.net

دھوکا بھی نہ کرنا۔ آپ فرماتی ہیں: ہم نے ان شرائط پر بیعت کی پھر لوٹ آئیں۔ وہاں سے لوٹنے کے بعد میں نے ایک عورت سے کہا: واپس جاؤ اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پوچھو کہ شوہروں کے بارے میں ہم پر کیا چیز حرام ہے؟ اس عورت نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوری چھپے (یعنی بغیر اجازت) شوہر کا مال کسی کو نہ دیں۔ (1)

آپ رحم دل اور حُسنِ اخلاق والی تھیں

آپ رضی اللہُ عنہا بہت رحم دل اور حُسنِ اخلاق والی تھیں۔ غزوۂ اَحزاب کے بعد جب مسلمانوں نے یہودیوں کے عہد توڑنے کی وجہ سے ان کے قلعے کا محاصرہ کرلیا تھا تو ان یہودیوں میں سے ایک رفاعہ بن سموال قرظی آپ رضی اللہُ عنہا کے پاس آئے اور آپ سے عرض کی: آپ مجھے پناہ دے دیجیے۔ میں آپ کا یہ اِحسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔ آپ کو رفاعہ پر ترس آگیا۔ چنانچہ آپ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! رفاعہ کو میں نے پناہ دی آپ اسے قبول فرمالیجیے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کی درخواست قبول فرماکر رفاعہ کے لئے ضمانت عطا فرمادی۔ کچھ عرصے بعد رفاعہ نے دینِ اسلام قبول کرلیا اور آپ رفاعہ سے حضرتِ رفاعہ ہوکر صحابہ کی فہرست میں شامل ہوگئے۔ حضرت اُمِّ منذر رضی اللہُ عنہا کی نیکی اور بھلائی آپ رضی اللہُ عنہ کے ایمان لانے کا سبب بنی جو کہ یقیناً بہت بڑی فضیلت کی بات ہے۔ (2)

1 ...... حلیۃ الاولیاء، 2/127۔

2 ...... سیرت حلبیہ، 2/452، الروض الانف، 3/449۔

آپ بیعتِ رضوان میں شریک تھیں

آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی دونوں بہنوں حضرت اُمِّ سُلیم اور حضرت عُمیرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیعتِ رضوان میں شرکت کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔[1] پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس بیعت میں شریک ہونے والے صحابہ وصحابیات کے بارے میں ارشاد فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔[2] اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یہ حدیثِ مبارکہ آپ رضی اللہ عنہا کے جنتی ہونے کی واضح سند ہے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146766

---

1 ...... طبقات کبیر، 10/393۔

2 ...... مسلم، ص1041، حدیث:6404۔

حضرت اُمِّ وَرَقہ بنتِ نوفل رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تمہارے دِنوں میں جمعہ کا دِن سب سے افضل ہے۔ اس میں حضرتِ آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن ان کی رُوح قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سب بے ہوش ہوں گے۔ پس اس روز مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اس وقت بھلا ہمارا دُرُود پڑھنا کس طرح پیش ہو گا جبکہ آپ رحلت فرما چکے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام کے جسموں کو زمین پر حرام فرما دیا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ایک ایسی جنتی خاتون کا تذکرہ کریں گے جنہیں ان کی زندگی ہی میں "شہیدہ" کہہ کر پکارا جاتا تھا، وہ جنگ میں نہیں گئیں اور دُشمنوں سے مقابلہ بھی نہیں کیا مگر شہادت کا مرتبہ پایا۔ وہ جنتی خاتون ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحابیہ حضرت اُمِّ وَرَقَہ بنتِ عبدُ اللہ رضی اللہ عنہما ہیں۔

مختصر تعارف اور نام و نسب

آپ کا نام "لیلیٰ" کنیت "اُمِّ وَرَقہ" اور اَلقابات "شَہیدَہ اور قارِیہ" ہیں۔ آپ کو

1 ...... ابنِ ماجہ، 2/304، حدیث: 1636۔

آپ کے جدِّ اعلیٰ نَوْفَل کی نسبت سے وَرَقَہ بنتِ نَوْفَل بھی کہا جاتا ہے۔[1] مگر آپ اپنی کنیت اُمِّ وَرَقَہ سے زیادہ معروف ہیں۔ آپ حضرت عبدُ اللہ بن حارِث بن عُوَیْمَر رضی اللہُ عنہ کی بیٹی اور امیرُ المؤمنین حضرتِ عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کی خالہ ہیں۔[2]

قبولِ اسلام

آپ رضی اللہُ عنہا اُن خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اِبتدائی دِنوں ہی میں دینِ اسلام قبول کر کے سابِقِین اَوَّلِین میں داخل ہونے کی فضیلت پائی۔

یاد رَکھیے! سابِقِین اَوَّلِین صحابہ و صحابیات رضی اللہُ عنہم کا وہ گروہ ہے جن کے بارے میں قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے خصوصی طور پر جنَّت کی خوش خبری عطا فرمائی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ پاک کی سورۂ توبہ آیت نمبر 100 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾
(پ11، التوبۃ:100)

ترجَمۂ کنز العرفان: اور بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اولین اور دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

شہادت کی تمنا و بشارت

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم حضرتِ

1 ...... الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 8/489۔
2 ...... الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 8/489۔

اُمِّ وَرَقہ رضی اللہ عنہا پر بہت ہی مہربان تھے اور کبھی کبھی آپ کے گھر بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ کو اللہ پاک کی راہ میں شہید ہونے کا بہت شوق تھا۔ آپ کے اسی شوق کو دیکھتے ہوئے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کی زندگی ہی میں آپ کو شہادت کی خوش خبری عطا فرمادی تھی اور آپ کو "شہیدہ" کے لقب سے سرفراز فرمایا تھا۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ جنگِ بدر کے موقع پر آپ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ مجھے بھی اس جنگ میں چلنے کی اِجازت دے دیجئے۔ میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور ان کی تیمارداری کروں گی شاید اللہ پاک مجھے شہادت نصیب فرمادے۔ یہ سن کر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو اللہ پاک تمہیں شہادت سے سرفراز فرمائے گا، یقیناً تم شہیدہ ہو۔[1]

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِس فرمان کے بعد سے آپ کو شہیدہ کہہ کر پُکارا جانے لگا۔ یہاں تک کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی آپ کو شہیدہ کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب آپ کے ہاں تشریف لے جانے کا اِرادہ کرتے تو فرماتے: چلو! ہم شہیدہ سے ملنے چلتے ہیں۔[2]

جامِ شہادت نوش

حضرتِ اُمِّ وَرَقہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کے بارے میں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں سچ ثابت ہوا۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا قرآنِ پاک کی بہترین قاریہ تھیں۔ آپ

1 ...... ابو داوٗد، 1/243، حدیث: 591۔
2 ...... سنن کبریٰ للبیہقی، 3/186، حدیث: 5354۔

www.dawateislami.net

رات کے وقت گھر میں بہت عمدہ لہجے میں قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتی تھیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ آپ کی تلاوتِ قرآن سماعت کرتے تھے۔ایک رات جب خلافِ معمول آپ رضی اللہُ عنہا کی آواز حضرتِ عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کو سنائی نہ دی تو آپ کو کچھ تشویش لاحق ہوئی۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے صبح ہوتے ہی اِرشاد فرمایا کہ آج رات میں نے اپنی خالہ حضرت اُمِّ وَرَقہ رضی اللہُ عنہا کی تلاوت کی آواز نہیں سُنی۔ پھر آپ تفتیش کرنے کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے، معلوم ہوا کہ آپ کو گزشتہ رات آپ کے گھر میں موجود آپ کے ایک غلام اور کنیز نے شہید کر دیا تھا اور شہید کرنے کے بعد دونوں فرار ہو گئے تھے۔[1]

شہید کرنے کی وجہ

حضرتِ اُمِّ وَرَقہ رضی اللہُ عنہا کو شہید کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ان دونوں یعنی غلام اور کنیز سے آپ رضی اللہُ عنہا نے فرمادیا تھا کہ میری وفات کے بعد تم دونوں آزاد ہو۔ انہوں نے سوچا کہ پتا نہیں کب ان کی وفات ہو گی اور پھر کب ہم آزاد ہوں گے لہٰذا غلام اور کنیز دونوں نے اپنی آزادی کی لالچ میں سونے کی حالت میں آپ رضی اللہُ عنہا کو شہید کر دیا اور آپ پر چادر ڈال کر راتوں رات فرار ہو گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کو آپ رضی اللہُ عنہا کی وفات کا سن کر بڑا صدمہ پہنچا۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: صَدَقَ اللہُ وَ رَسُوْلُہٗ یعنی اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سچ فرمایا (کہ آپ کو شہادت کا رُتبہ ملے گا)۔[2]

1 ...... الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 8/489۔
2 ...... الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 8/489۔

غلام اور کنیز دونوں سولی پر لٹکائے گئے

حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں قاتلوں کو گرفتار کرایا۔ پھر مدینۂ منورہ میں ان دونوں کو سولی پر لٹکانے کا حکم دے دیا۔ مدینۂ منورہ میں یہ پہلا موقع تھا جب دو اَفراد کو قتل کی سزا دیتے ہوئے سولی پر لٹکایا گیا۔ [1]

حافظہ اور راویۂ حدیث

حضرت اُمِّ وَرَقہ رضی اللہُ عنہا کا شمار حافظۂ قرآن صحابیات میں ہوتا ہے۔ آپ کو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اَحادیثِ مبارکہ رِوایت کرنے کا بھی شرف حاصل ہے۔ [2] آپ قرآنِ پاک کی بہترین قاریہ بھی تھیں۔ آپ سابقینِ اولین میں سے بھی تھیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ کو شہید ہونے کی خوش خبری بھی عطا فرمائی تھی۔ یہ تمام فضیلتیں آپ کے جنتی ہونے اور آپ کے بلند مقام و مرتبے کی طرف اِشارہ کرتی ہیں۔ [3]

اللہ پاک کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

❁❁❁

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146817

1 ...... الاصابہ فی تمیز الصحابہ، 8/489، الاستیعاب، 8/486۔

2 ...... طبقات ابن سعد، 8/334۔

3 ...... جنتی زیور، ص538تا539، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جنوری 2020۔

حضرت اُمِّ ھشام رضی اللہُ عنہا

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب کوئی بندہ مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود بھیجتا ہے تو اللہ پاک اس کی سانسوں سے ایک سفید بادل پیدا کرتا ہے، پھر اس بادل کو سمندرِ رَحمت سے اِستفادہ کرنے کا حکم ملتا ہے، اس کے بعد اسے برسنے کا حکم ملتا ہے، اس کا جو قطرہ زمین پر پڑتا ہے اس سے اللہ پاک سونا، اور جو پہاڑوں پر پڑتا ہے اس سے چاندی پیدا کرتا ہے اور جو قطرہ کسی کافر پر پڑتا ہے اسے ایمان کی دولت عطا ہوتی ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ رسول! آج ہم ایک ایسی صحابیہ کا تذکرہ کریں گے کہ جو صدق و وَفا اور جود و سخا کی پیکر، علم و فضل، فہم و بصیرت اور تقویٰ و طہارت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھیں اور جنہیں مدینۂ منورہ میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پڑوسن ہونے کی سعادت ملی یعنی حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہُ عنہا۔

مختصر تعارف اور خاندانی نسب

حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہُ عنہا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحابیہ ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلۂ انصار سے ہے۔ آپ کے والدِ ماجد حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہُ عنہ ہیں اور والدۂ ماجدہ صحابیۂ رسول حضرتِ اُمِّ خالد بنتِ خالد رضی اللہُ عنہا ہیں۔ حضرتِ حارثہ رضی اللہُ عنہ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد وغیرہ تمام اسلامی جنگوں میں شریک رہے۔ آپ رضی اللہُ عنہ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ ہجرت کے بعد پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اہل و عیال مدینہ

1 ...... مکاشفۃ القلوب، ص 92۔

شریف میں آپ کے مکان میں ٹھہرے۔ اس وجہ سے آپ کی صاحبزادی حضرتِ اُمِّ ہشام رضی اللہُ عنہا کو کئی بار کھانا تیار کرکے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک پڑوس میں آپ کی زندگی گزری۔ آپ نے نورِ نبوت کو بہت قریب سے ملاحظہ کیا، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کی اَزواجِ مطہرات سے حُسنِ سلوک سیکھا۔ چونکہ آپ رضی اللہُ عنہا کا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بہت نزدیکی تعلق تھا، اسی لئے آپ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حالات کو بخوبی جانتی تھیں۔ چنانچہ فرماتی ہیں: ہمارا اور رَسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا تنور دو سال یا ایک سال چند ماہ تک ایک ہی تھا۔ (1)

آپ رضی اللہُ عنہا کے اِس قول کی شرح یہ ہے کہ حضرت اُمِّ ہشام بنتِ حارثہ رضی اللہُ عنہا کی یہ بات اِس طرف اِشارہ کرتی ہے کہ آپ نہ صرف رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَحوال کی پہچان رکھتی تھیں بلکہ آپ نے ان اَحوال کو اپنے حافظے کی زینت بھی بنایا ہوا تھا، نیز آپ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مکانِ عالی شان کے ساتھ بھی قرب حاصل تھا۔ (2)

آپ رضی اللہُ عنہا حضرت عمرہ بنتِ عبد الرّحمٰن رضی اللہُ عنہا کی ماں شریک بہن ہیں۔ (3) جو فقیہہ (یعنی دِینی مَسائل کے علم میں پختہ) ہونے کے ساتھ ساتھ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا کی تربیت یافتہ شاگردہ اور تابعیہ تھیں۔ (4) آپ کا پورا کا پورا خاندان ہی مسلمان تھا۔

1 ...... مسلم، ص336، حدیث:2015۔
2 ...... شرح مسلم للنووی، 6/161 ماخوذاً۔
3 ...... تقریب التہذیب، ص1386۔
4 ...... سیر اعلام النبلاء، 5/416۔

www.dawateislami.net

حفظِ قرآن وحدیث کا شوق

حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہ عنہا کو قرآنِ کریم کی ”سورۂ قٓ“ مکمل حفظ تھی۔ چنانچہ آپ فرماتی ہیں: میں نے ”سورۂ قٓ“ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زبان سے سُن کر ہی یاد کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس سورت کو ہر جمعہ میں خطبے کے اندر پڑھتے تھے۔ (1)

اِس حدیثِ پاک کی شرح میں حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اِس طرح کہ کسی خطبہ میں ”سورۂ قٓ“ کی کوئی آیت اور کسی میں دوسری آیت، کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پوری ”سورۂ قٓ“ کسی خطبہ میں نہیں پڑھی، یہ چونکہ جمعہ میں حاضر رہتی تھیں اس لئے سنتے سنتے اس سورۃ کی حافظہ ہو گئیں۔ (2)

قرآنِ کریم کے لیے اِہتمام اور قرآنی سورتیں یاد کرنے کے ساتھ ساتھ آپ اَحادیثِ مبارکہ کے لیے بھی بہت اِہتمام کرتی تھیں۔ آپ نے کئی اَحادیثِ مبارکہ یاد کر کے اپنے پاس محفوظ کر لی تھیں اور انہیں رِوایت بھی کیا۔ آپ کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے براہِ راست احادیثِ مبارکہ رِوایت کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ (3)

بیعتِ رضوان

ہجرت کے چھٹے سال رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مسلمانوں میں اعلان کرایا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عمرہ کی اَدائیگی کے لئے مکہ شریف جانے کا اِرادہ رکھتے ہیں۔ یہ اعلان ہوتے ہی مہاجرین و انصار کا ایک قافلہ تیار ہو گیا جس میں تقریباً 1400 اَفراد رَسولُ اللہ صلی

1 ...... مسلم، ص336، حدیث:2014۔
2 ...... مراٰۃ المناجیح، 2/344۔
3 ...... تہذیب التہذیب، 12/482، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، 4/480۔

www.dawateislami.net

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ عمرہ کرنے کے اِرادے سے نکلے، لیکن دوسری طرف قریش کو جب معلوم ہوا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عمرہ کی نیت سے مکہ شریف آرہے ہیں تو وہ سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور انہوں نے متفقہ طور پر یہ رائے منظور کی کہ مسلمانوں کو عمرہ نہیں کرنے دیا جائے گا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو بات چیت کرنے کے لئے قریش کے پاس بھیجا۔ اب حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کے مکۂ مکرمہ سے واپس آنے میں کچھ دیر ہوئی تو یہاں مسلمانوں میں اَفواہ پھیل گئی کہ انہیں مکۂ مکرمہ میں شہید کر دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کفارِ قریش سے آپ رضی اللہُ عنہ کا بدلہ لینے کا پختہ اِرادہ فرمالیا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بیعت کی دعوت دی۔[(1)]

دُنیا میں جنَّت کی بشارت

اس دعوت پر 1400 صحابہ وصحابیات رضی اللہُ عنہم نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھ مبارک پر کفارِ مکہ کے خلاف مَر مٹنے کے لیے بیعت کی تھی۔ ان بیعت کرنے والے خوش نصیبوں میں حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہُ عنہا بھی شامل تھیں، جس کی وجہ سے آپ کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے جنَّت کی بشارت حاصل ہوئی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ ”جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہو گا۔“[(2)] بیعتِ رضوان کی فضیلت میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان آپ رضی اللہ عنہا کے جنتی ہونے کی واضح سند ہے۔ اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لیے اس لنک پر کلک کیجئے

CLICK HERE https://www.dawateislami.net/medialibrary/146818

1 ...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 3/222-226 ملخصاً، سیرتِ مصطفیٰ، ص347 ملخصاً۔

2 ...... ترمذی، 5/462، حدیث:3886۔

www.dawateislami.net

مَصادرومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کانام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنزالعرفان	ابوصالح مفتی محمد قاسم قادری	مکتبۃالمدینہ کراچی
تفسیر در منثور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر قرطبی	ابو عبدُاللہ محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃالمدینہ کراچی
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاءالقرآن پبلی کیشنزلاہور
تفسیر صراط الجنان	ابوصالح مفتی محمد قاسم قادری	مکتبۃالمدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
بخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃبیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابوداود	امام ابوداوٗد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ابن ماجہ	امام ابوعبدُاللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃبیروت ۱۴۲۰ھ
نسائی	امام ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃبیروت ۱۴۲۶ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃبیروت ۱۴۲۱ھ
مستدرک	ابوعبدُاللہ محمد بن عبدُاللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃبیروت ۱۴۱۸ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند ابی یعلیٰ	ابویعلیٰ احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃبیروت
مسند بزار	امام ابوبکر احمد عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃالعلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
معجم کبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
معجم اوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
فردوس الاخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃبیروت ۱۴۲۱ھ
کنزالعمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃبیروت ۱۴۱۹ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت
الترغیب والترھیب	زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃبیروت

www.dawateislami.net

القربۃ لابن بشکوال	ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوال متوفی ۵۷۸	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مشکاۃ المصابیح	ابو عبدُاللہ محمد بن عبدُاللہ خطیب تبریزی، متوفی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
السنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	ملتان
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الھاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُاللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
البدور السافرۃ	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	موسسۃ الکتب الثقافیۃ
المطالب العالیہ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تہذیب التہذیب	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت
تقریب التہذیب	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار العاصمہ عرب
تاریخ ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
البدایہ والنہایہ	ابو فداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شافعی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
اسد الغابۃ	عز الدین ابو الحسن علی بن محمد الجزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار الاحیاء التراث العربی بیروت
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	ابو عمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
معرفۃ الصحابہ	احمد بن عبد اللہ بن اسحاق ابو نعیم اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
تہذیب الکمال	یوسف بن الزکی عبد الرحمٰن بن یوسف مزی، متوفی ۷۴۲ھ	مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۰۰ھ
طرح التثریب فی شرح التقریب	عبد الرحیم بن الحسین العراقی، متوفی ۸۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
الاعلام للزرکلی	خیر الدین زرکلی، متوفی ۱۳۹۶ھ	دار العلم للملایین بیروت 2005ء
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2008ء
تاریخ طبری	ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار المعارف مصر
تاریخ الخمیس	شیخ حسین بن محمد دیار بکری، متوفی ۹۶۶ھ	مؤسسۃ شعبان بیروت
الکامل فی التاریخ	ابن الاثیر الجزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
امتاع الاسماع	تقی الدین ابو عباس احمد بن علی مقریزی، متوفی ۸۴۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
صفۃ الصفوۃ	امام جمال الدین ابی الفرج ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
جذب القلوب	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت

شرح النووی علی المسلم	امام محی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۱ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
فیضان ریاض الصالحین	اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی
الروض الفائق	شیخ شعیب الحریفیش، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
الروض الانف	امام ابو قاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ خثعمی سہیلی، متوفی ۵۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سبل الہدی والرشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
الرّیاض النضرۃ	الامام شیخ ابو جعفر احمد الشہیر الطبری، متوفی ۶۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شرح الزرقانی علی المواھب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کتاب المغازی	ابو عبد اللہ امام محمد بن عمر واقدی، متوفی ۲۰۷ھ	عالم الکتب بیروت ۱۴۰۴ھ
القول البدیع	امام ابو الفرج محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی شافعی، متوفی ۹۰۲ھ	موسسۃ الریان
دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
السیرۃ النبویۃ لابن ھشام	ابو محمد عبد الملک بن ہشام، متوفی ۲۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
سیرت حلبیہ	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
مدارج النبوت	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ لاہور
مواھب اللدنیہ	شہاب الدین احمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سیرت رسول عربی	علامہ نور بخش توکلی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سیرت مصطفٰی	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
جنتی زیور	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کرامات صحابہ	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحابہ کرام کا عشق رسول	مولانا محمد اکرم رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
فتاوٰی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
فیضان اُمّہات المؤمنین	اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی
شان خاتون جنت	اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان بی بی ام سلیم	اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ماہنامہ فیضانِ مدینہ	مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ
یاد داشت	3
اِس کتاب کو پڑھنے کی 18 نیتیں	5
المدینۃُ العلمیۃ (Islamic Research Center)	6
مختصر فہرست	8
پہلے اِسے پڑھئے	10
اُمُّ الْمؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	11
نام، کنیت اور اَلقابات	12
خاندان اور سلسلۂ نسب	12
طہارت و پاک دامنی	13
رِشتۂ اِزدواج میں منسلک ہونا	13
آپ کی موجودگی میں دوسرا نکاح نہ فرمایا	13
اَولادِ پاک	13
ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون	14
جنَّت میں آپ کیلئے موتی کا گھر	14
حضور کی آپ سے محبت	14
چار افضل جنتی خواتین میں شامل	15
آپ کی سخاوت	15
جنتی پھل سے لطف اندوز ہونا	16

عنوان	صفحہ
وِصالِ پُر ملال	16
جنَّتُ المعلیٰ میں تدفین	16
بعدِ وِصال آپ کی سہیلیوں کا اِکرام	17
اِجازت طلب کرنا یاد آ گیا	17
اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	18
نام اور کنیت	18
خاندانی شرف و کمال	19
فضائل و کمالات	19
پاک دامنی پر اٹھارہ (18) آیتیں	19
اِمتیازی خصوصیات	20
دُنیا و آخرت میں حضور کی زوجہ	20
حجرۂ مُبارَکہ فِرِشتوں کے جھرمٹ میں	20
حضور کی آپ سے محبت	21
دِین کا ایک حصہ حمیرا سے سیکھو	21
وِصال تک فتویٰ دیتی رہیں	21
تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ	22
عبادت و ریاضت	22
نمازِ تہجد اور روزے کی پابند	22
وفات و تدفین	23

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
اُمُّ الْمؤمنین حضرت سَودہ بنتِ زَمعہ رضی اللّٰہُ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	24
مختصر تعارف	24
نام و نسب	25
قبولِ اسلام	25
پہلا نکاح	25
حضور سے نکاح	26
جنّت کی بشارت	26
خدمت و وفاداری	26
باری کا دِن حضرت عائشہ کو ہبہ کیا	27
حُسنِ اخلاق	27
سخاوت	27
وِصالِ پُر ملال	28
اُمُّ الْمؤمنین حضرت اُمِّ حَبیبہ رضی اللّٰہُ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	29
مختصر تعارف	29
پہلی شادی اور ہجرتِ حبشہ	30
حضور سے نکاح	30
اَزواجِ پاک جنّتی	31
آپ کی خصوصیات	31
شوقِ عبادت	32
حضور کا ادب و احترام	32
معافی مانگنا	32
وفاتِ غمناک	33
اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ زینب بنت جحش رضی اللّٰہُ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	34
نام و نسب	34
کُنیت و اَلقابات	35
اِبتدا میں ایمان قبول کرنے والی	35
اعلیٰ اَوصاف	36
بے مثال سخاوت	36
صدقہ و خیرات کرنے والی	37
خاص فضیلتیں	38
وِصالِ پُر ملال	38
وراثت میں کوئی مال نہیں چھوڑا	39
اُمُّ الْمؤمنین حضرت اُمِّ سَلمہ رضی اللّٰہُ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	40
نام و نسب	40
نکاح	41
ہجرت	41

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
حضور کی زوجیت کا شرف	42
حضور سے محبت	43
فضائل و خصائص	43
حضور کے مُوئے مبارَک	44
جبریل امین علیہ السّلام کی زیارت	44
اِنتقال و تدفین	46
اُمُّ الْمومنین حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہُ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	47
مختصر تعارف	48
قبولِ اسلام	48
نکاح	48
حضور کی زوجیت کا شرف	49
حضور کے لئے خود کو ہبہ کرنا	49
سنِ وفات و جنازہ	50
حضور کی زندگی میں وفات پانے والی اَزواج	50
اُمُّ الْمؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہُ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	52
جان و مال اور اولاد سے بڑھ کر حضور سے محبت	52
شاہی محلات میں پرورش پانے والی	53
نام و تعارف	53
سرکار نے زوجیت میں قبول فرمایا	54
جنّت کا وعدہ	54
صحابہ کرام نے آپ کے قبیلے کے غُلام آزاد کر دیئے	54
خیر و برکت والا نِکاح	55
حُسن و جَمال	55
عبادت کا ذوق	55
وفات و تدفین	56
اُمُّ الْمومنین حضرت میمونہ بنتِ حارث رضی اللہُ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	57
نام و نسب	57
معزز خاندان	57
ازدواجی زندگی	59
حالتِ اِحرام میں نِکاح	59
خوفِ خدا	60
وِصالِ پُرملال	60
آپ رضی اللہ عنہا کی چند خصوصیات	61
اُمُّ الْمؤمنین حضرت حَفصہ رضی اللہُ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	62

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نام و تعارف	36	وفات و تدفین	71
اسلام قبول کرنے اور ہجرت کا واقعہ	63	**حضرت زینب بنتِ رسول اللہ رضی اللہ عنہا**	
عابِدہ اور زاہدہ خاتون	63		
تلاوتِ قرآن	64	دُرُود شریف کی فضیلت	72
اَزواجِ مطہرات میں شامل	64	مختصر تعارف	72
خاندان کے چھ اَفراد کی جنگِ بدر میں شرکت	64	قبولِ اسلام اور والدہ کا ہار	73
علمِ دِین کا شوق	65	ہجرت اور آزمائش	74
علمِ حدِیث اور فقہ میں مَہارَت	65	ابو العاص کا قبولِ اسلام	75
اللہ پاک کی راہ میں صدقہ	66	حضرت زینب کی اَولاد	75
اِنتقال اور تدفین	66	حضرت زینب کا جنتی ہونا	75
اُمُّ المؤمنین حضرت صَفیہ رضی اللہ عنہا		وفاتِ غمناک	76
		حضور کا غمگین ہونا	76
دُرُود شریف کی فضیلت	67	قبر میں تبرک رکھنا	77
نام و نسب	67	**حضرت رُقیہ بنتِ رسول اللہ رضی اللہ عنہا**	
قبولِ اسلام	68		
سرکار کی زوجیت کا شرف	68	دُرُود شریف کی فضیلت	78
فضل و کمال والی خاتون	68	تعارف	78
جاؤ! آج سے تم آزاد ہو	69	قبولِ اسلام	78
حضور کا اَدب و اِحترام	69	پہلا نکاح	79
حضور کی آپ سے محبت	70	عثمانِ غنی سے نکاح اور ہجرت	79
تین نبیوں سے نسبت	70	سب سے خوبصورت جوڑا	80
جنتی خاتون	70	آپ کی اَولاد	80

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
وصالِ پُرملال	80
جنگِ بدر کے مالِ غنیمت سے حصہ	81
جنتی خاتون	81
حضرت اُمِّ کلثوم بنتِ رسول اللہ رضی اللہ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	83
مختصر تعارف	83
جنتی گھرانہ	84
پہلا نکاح	84
عتیبہ خوں خوار شیر کے حملے کا شکار	85
حضرت عثمانِ غنی سے نکاح	86
نکاح اور شوہر کا اِنتخاب	87
وفات و تدفین	87
حضور کی بے پناہ محبت	87
خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	88
نام اور اَلقابات	88
پرورش کا خاص اِہتمام	89
حضور سے مشابہت	89
عبادت و ریاضت کا شوق	90
شرم و حیا اور پردہ کرنا	90
اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا	90
نکاح و اولاد	90
حضور سے بے اِنتہا محبت	91
اِظہارِ محبت کا ایک اَنداز	91
اَحادیثِ مبارکہ میں آپ کے فضائل	92
حضور کے وصالِ ظاہری کے بعد حضرت فاطمہ کی کیفیت	92
وصالِ پُرملال	93
جنازہ و مزارِ پُرانوار	93
حضرت فاطمہ بنتِ اَسد رضی اللہ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	94
تعارف	94
نکاح واَولاد	95
رسولُ اللہ کی پرورش	95
قبولِ اسلام	95
مشکل میں حضور کا ساتھ	95
ہجرتِ مدینہ	96
وفات	96
کفن دفن اور نمازِ جنازہ	97
حضور کی آپ سے محبت	97
جن کی قبروں میں حضور اُترے	98

عنوان	صفحہ
قبر کے دبوچنے سے محفوظ	98
کفن کے لیے اپنا کپڑا دیا	98
مزارِ پُرانوار	99
حضرت اَسماء بنتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما	
دُرُود شریف کی فضیلت	100
نام اور لقب	100
قبولِ اسلام	101
اسلام سے محبت	101
آپ کا نکاح	101
عشقِ مصطفٰے	102
سخاوت	102
جرأت، دلیری اور حق گوئی	103
وصال	104
حضرت سُمَیّہ بنتِ خُبّاط رضی اللہ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	105
تعارف	105
نکاح و اَولاد	106
آپ کے گھرانے پر ظلم و ستم	106
اے آلِ یاسر! صبر کا دامن تھامے رہنا	106
حضرت عمار پر ظلم و ستم	107

عنوان	صفحہ
آپ کی شہادت	107
آلِ یاسر کیلئے حضور کی دُعا	108
حضرت رُبیع بنتِ مُعَوِّذ رضی اللہ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	109
مختصر تعارف	109
گستاخِ رسول مسلمانوں کا سردار نہیں	110
نکاح میں حضور کی تشریف آوری	111
بیعتِ رضوان میں شرکت	111
غزوات میں شرکت	111
حُسنِ مصطفٰے کا بیان	112
وصال مبارک	112
حضرت فُرَیْعہ بنتِ مالک رضی اللہ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	113
مختصر تعارف اور خاندانی نسب	113
جہاد کی خواہش	114
آنکھ بہہ کر رُخسار پر آگئی	115
شوہر کے گھر عدت	115
بیعتِ رضوان	116
حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ عنہا	
دُرُود شریف کی فضیلت	118
نام و تعارف	118

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضور کی رضاعی والدہ	119	دوسرا نکاح	128
حبشہ اور مدینۂ منورہ کی طرف ہجرت	119	راہِ خدا میں جہاد کا شوق	128
غیبی مدد	119	نبی کا خواب وحی ہوتا ہے	129
حضور کی نگاہوں میں آپ کا احترام	120	جنّت کی بشارت	130
عبادت گزار خاتون	120	پہلا دَریائی سفر کرنے والا لشکر	130
جنّتی خاتون	120	شہادت و تدفین	130
نکاح و اولاد	121	**حضرت اُمِّ ھانی رضی اللہ عنہا**	
شیخین کریمین کی تشریف آوری	121	دُرُود شریف کی فضیلت	131
وصال پُر ملال	122	نام، کنیت اور تعارف	131
حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا		قبولِ اسلام	132
دُرُود شریف کی فضیلت	123	حضور کا اَدب واِحترام	132
نام اور کنیت	124	دو خصوصیات	132
اِزدواجی زندگی	124	جنّتی خاتون	133
حضور سے عقیدت	124	**حضرت اُمِّ رومان رضی اللہ عنہا**	
حضور کے لیے جان کی قربانی	125	دُرُود شریف کی فضیلت	135
کمال بہادری	125	نام و نسب	136
جنّت میں حضور کی رفاقت	126	نکاح و اولاد	136
حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا		قبولِ اسلام	136
دُرُود شریف کی فضیلت	127	اوصاف و خدمات	137
آپ کا تعارف	127	جمالِ صورت اور حُسنِ سیرت	137
پہلا نکاح	128	وفات اور دُعائے مغفرت	138
پہلے شوہر کی شہادت	128	محبتِ رسول کا اِنعام	138

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حضرت اُمِّ زُفَر رضی اللہ عنہا		قبلے کی تبدیلی کا حکم	150
دُرُود شریف کی فضیلت	139	آپ کی بہن بھی جنتی ہیں	150
مِرگی کی بیماری کیا ہے؟	139	علمِ دین سے محبت	150
مِرگی ہونے کی دو وجوہات	140	آپ رحم دل اور حُسنِ اخلاق والی تھیں	151
مِرگی کی بیماری پر صبر کے بدلے جنّت	140	آپ بیعتِ رضوان میں شریک تھیں	152
جنّتی عورت	141	**حضرت اُمِّ وَرَقہ بنتِ نوفل رضی اللہ عنہا**	
حضرت اُمِّ سُلیم اَنصاریہ		دُرُود شریف کی فضیلت	153
رضی اللہ عنہا		مختصر تعارف اور نام و نسب	153
دُرُود شریف کی فضیلت	143	قبولِ اسلام	154
مختصر تعارف	143	شہادت کی تمنا و بشارت	154
نکاح اور اولاد	144	جامِ شہادت نوش	155
پسینا مبارک جمع کر لیتیں	144	شہید کرنے کی وجہ	156
مشکیزے کے ٹکڑے کو بطورِ تبرک رکھ لیا	145	غلام اور کنیز دونوں سولی پر لٹکائے گئے	157
آپ کے گھر نبی کریم کی تشریف آوری	146	حافظہ اور راویۂ حدیث	157
جنّت میں دیکھا گیا	146	**حضرت اُمِّ ہشام رضی اللہ عنہا**	
خِلافتِ عثمانی میں وفات	146	دُرُود شریف کی فضیلت	158
آپ کا ترکہ	147	مختصر تعارف اور خاندانی نسب	158
حضرتِ اُمِّ منذر رضی اللہ عنہا		حفظِ قرآن و حدیث کا شوق	160
دُرُود شریف کی فضیلت	148	بیعتِ رضوان	160
آپ کا تعارف	148	دُنیا میں جنّت کی بشارت	161
قبولِ اسلام	149	مَصادر و مراجع	162
نکاح	149	تفصیلی فہرست	165

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بندے کیلئے سعادت مندی

حضرت سیّدُنا ابو محمد حبیب عجمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: بندے کے لئے یہ سعادت کی بات ہے کہ جب وہ مَرے تو اُس کے ساتھ اُس کے گناہ بھی مَر جائیں۔

(حلیۃ الاولیاء، 6/164، رقم: 8158)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net